وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ۝

ہم نے تمہیں پیاس بجھانے والا پانی پلایا۔ پ ۲۹ ع ۲۱

تفسیر فراتؒ (اردو)

تالیف

شیخ المحدثین علامہ

فرات بن ابراہیم کوفیؒ

ترجمہ

ملک العلماء الحاج مولانا

محمد شریف صاحب مرحوم

پیشکش

قرآن ریسرچ کمیٹی

جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

لئے میں خاموش رہا اب، جبرائیل نے آکر کہا ——

"اے محمدؐ! اگر تم نے (اسلام کی قریش کو) تبلیغ نہ کی تو، تمہارا رب تمہیں عذاب دے گا"

اے علیؑ! بکری کی ایک ران پکواؤ، ایک صاع کھانا، ایک پیالہ دودھ کا مہیا کرو۔ پھر اولاد عبدالمطلب کو جمع کرو، میں نے یہ تمام انتظام کر لیا، چالیس آدمی جمع ہوئے، ایک کم ہوگا، یا ایک آدمی زائد ہوگا۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ذیل چچا بھی موجود تھے، عباس، حمزہ، ابوطالب اور ابولہب کافر، میں نے ان حضرات کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے گوشت کا ٹکڑا لیا، دندانِ مبارک سے ٹکڑے کر کے پیالے کے کونوں میں پھیلا دیا، پھر فرمایا خدا کا نام لیکر کھانا کھاؤ، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ حالانکہ یہ صرف ایک آدمی کا کھانا تھا۔ —— آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ! ان کو دودھ پلاؤ، میں نے انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا، انہوں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا، حالانکہ یہ دودھ صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام فرمانا چاہا تو ابولہب نے مداخلت کرتے ہوئے کہا ——

"محمدؐ نے جادو کر دیا ہے، اٹھکر چلے جاؤ"

اس روز رسول اللہ صلعم کوئی بات نہ کر سکے۔ دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے علیؑ! کل کی طرح کھانے پینے کا بندوبست کرو، اس شخص (ابولہب) نے میرے معاملہ میں مداخلت کی ہے اور مجھے لوگوں سے بات نہیں کرنے دی —— میں نے گذشتہ روز کی طرح تمام انتظام کیا، انہوں نے خوب کھایا اور پیا، حالانکہ کھانا اتنا تھا کہ جس سے صرف ایک آدمی سیر ہو سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ________ تفسیر فرات

مؤلف ________ شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراہیم کوفی

مترجم ________ ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ رسولوی ملتان

پیشکش ________ تنظیم محبّ علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ________ قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ________ 175/- روپے

اگست 2003ء

تنظیم انتظار مہدیؑ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

فہرست

تفسیرِ فرات (اردو)

مضامین	صفحہ
فہرست	۲
حالات مولف تفسیر ہذا	۳
قرآن چار حصوں میں نازل ہوا	۹
سورہ فاتحہ شیعہ کے حق میں آیت	۱۰
سورہ بقرہ علیؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب کے حق میں آیت، رسول اللہؐ اور علیؑ کی شان میں آیت	〃
علیؑ کا چار درھم تصدق کرنا آیت یرید اللہ بکم الیسر اور انما ولیکم اللہ ...... کا علیؑ کی شان میں نازل ہونا۔	۱۱
جس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا نازل ہوا، علیؑ اس میں امیر اور شریف ہیں	۱۲
آیت الیوم اکملت کا علیؑ کے حق میں خاص طور پر نازل ہونا، خم غدیر پر آیت بلغ کا نازل ہونا، رسول اللہؐ کا اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنا کر علیؑ کی خلافت کا اعلان کرنا۔	۱۳
آیت واستعینوا بالصبر...... نبیؐ اور علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔	۱۴

علیؑ کے قرآن میں کئی نام ہیں۔
آیت بشر الذین آمنوا.... علیؑ اور آپ کے اوصیاء اور آپ کے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ۱۵
علیؑ کا بستر رسولؐ پر سونا، کافر علیؑ کو رسولؐ اللہ تصور کرتے رہے، جناب امیرؑ کا فرمانا مجھے اس رات بستر رسولؐ پر جسقدر گہری نیند آئی ایسی کبھی نہیں آئی تھی۔ ۱۶
حدیث اہل بیت بہت مشکل ہے۔ ۱۷
رسول اللہؐ کا عرش کے دائیں جانب آئمہؑ کے نور کو دیکھنا ۱۹
آیت اذا العہدی، آیت کذالک جعلناکم، آیت افیضوا.... کی تفسیر ۲۰
آیت انعام کی تفسیر علیؑ، سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ کی فضیلت ۲۱
حدیث سلونی..... ۲۲
صبغۃ اللہ سے کون مراد ہے؟ مثل الذین ینفقون.... کی تفسیر ۲۷
وکذالک جعلناکم کی تفسیر، امامؑ نے فرمایا امت عادلہ ہم ہیں ۲۸

سورہ آل عمران

واعتصموا الحبل اللہ کی تفسیر
آیت مباھلہ پنجتن کے بارے میں ہے۔ ۲۹
آیت الیوم..... ولایت علیؑ کے بارے میں ہے۔ ۳۰
حضرت علیؑ کا امام حسن علیہ السلام کو خطبہ پڑھنے کا حکم دینا ۳۷
جنگ احد میں علیؑ اور ایک انصاری کے سوا تمام صحابہ چھوڑ کر بھاگ گئے ۴۲
سیدہ کی عائشہ پر فضیلت، ۴۳
جبرائیلؑ کا لافتیٰ الا علیؑ کہنا ۴۵
جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی تو ابوذرؓ نے مسجد نبوی میں خطبہ دیا۔ ۴۸

سورہ نساء ۵۱
والدین سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں، لوگ جن لوگوں پر حسد کرتے ہیں وہ آلِ محمدؐ ہیں ۔ ″
صاحب امر سے مراد آلِ محمدؐ ہیں، خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں علیؑ کی اطاعت شامل ہے ۔ ۵۲
جمل کی جنگ کے بعد حبیب اثیر کا عائشہ کے پاس جانا ۔ ۵۴
سات افضل آدمیوں کے نام ۵۶
امانت سے مراد ولایت آئمہؑ ہے ۵۷
آیت ارحام نبیؐ اور آپؐ کے اقرباء کے بارے میں نازل ہوئی ۔ ۶۰
میت کے پاس رسول اللہؐ اور علیؑ کا آنا
کبیرہ گناہ سات ہیں ۶۱
مومن جب مرتا ہے تو علیؑ کو دیکھتا ہے ۔ ۶۴
آیت تطہیر خمسہ نجباء کے حق میں ہے ۔ ۶۶
سورہ مائدہ ۷۰
آیت بلغ ، حدیث من کنت مولاہ
آیت انما ولیکم اللہ ۷۲
سورہ انعام ۷۸
الذین آمنوا ولم یلبسوا ...... کی تشریح
ان ہذا صراطی ..... من جاء بالحسنۃ کی تفسیر ۷۹
ہذا صراط علی مستقیم کی تفسیر ۹۱
سورہ اعراف ۸۴

اصحاب جمل اور نہروان ملعون ہیں ۸۴
گھروں سے مراد آئمہؑ ہیں، اعراف سے مراد کون ہیں ۸۶
نبیؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے روز اپنے دوستوں کو ۹۰
پہچان لیں گے،
عرش کے سایہ میں علیؑ کو امیرالمومنین کا لقب ملا ۹۱
عالم ارواح میں علیؑ کو امیرالمومنین کہا گیا۔ ۹۲
سورہ انفال ۹۴
اولوا الارحام اور انفال کی تفسیر
جنگ نہروان کا ذکر ۹۷
سورہ توبہ ۹۹
سچوں کیساتھ رہو، اذان علیؑ کا نام ہے۔ ۱۰۰
آیت اجعلتم سقایۃ الحاج کی تفسیر
علیؑ کا ابوبکر سے رسول اللہ کا صحیفہ لے لینا اور آیات کی تبلیغ کرنا ۱۰۵
حدیث منزلت
رسولؐ نے حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کی ۱۰۶
ائمہ کفر سے مراد جمل، صفین اور نہروان والے ہیں۔ ۱۱۳

سورہ یونس

واللہ یدعوا الی دارالسلام ..... قل بفضل اللہ،
وان کنت فی شک .... کی تفسیر ۱۱۵
علیؑ کا مسجد کوفہ میں خطبہ پڑھنا، ۱۱۶
رسول اللہ سوار ہونا ناپسند کرتے تھے جب علیؑ پیدل چل رہے ہوں

سورہ ہود

آیت فلولا کان...... کی تفسیر ۱۲۰
افمن کان علی بینۃ کی تفسیر ۱۲۱
کعب احبار کا عمرؓ سے کہنا کہ علیؑ وصی رسولؐ ہیں۔ ۱۲۳
وما آمن معہ الا قلیل سے علیؑ کے شیعہ مراد ہیں ۱۲۶
فرمانِ علیؑ اگر میرے لئے مسند بچھادی جائے۔ ۱۲۷

سورہ یوسف ۱۲۹

علیؑ کی بُرائی گمراہ کرے گا۔ امام حسن علیہ السلام کا خطبہ ۱۳۳
آیت مودت کی تفسیر وغیرہ وغیرہ

سورہ رعد ۱۳۴

درخت طوبیٰ کا ذکر 〃
ڈرانے والے نبیؐ ہیں اور علیؑ ہادی ہیں ۱۳۹
صادق آل محمدؐ کی کوفہ کی تعریف کرنا 〃

سورہ ابراہیمؑ ۱۴۲

پاکیزہ درخت کی توضیح 〃

سورہ حجر ۱۴۷

صراطِ مستقیم اور سبع مثانی کی تفسیر 〃
نشانیوں والے کون ہیں ۱۴۸
رسول اللہ کا علیؑ کو اپنا بھائی بنانا ۱۴۹

سورہ نحل کے بعض آیات کی تفاسیر ۱۵۲

سورہ بنو اسرائیل وات ذالقربی وغیرہ کی تفسیر ۱۵۶

سورہ کہف ۱۶۰
زید بن علی بن ابی طالبؑ نے اما الجدار کی تفسیر بیان کی
بعض دیگر آیات کی تفسیر
سورہ مریم ۱۶۲
آیت وُدّا کی مفصل تشریح
سورہ طٰہٰ وانی لغفار لمن تاب کی تفسیر ۱۶۹
رسولؐ اللہ کا خداوند عالم سے دعا کرنا کہ علیؑ کو میرا وزیر بنا دے ۱۷۰
آیت اولو النہیٰ کی تفسیر
سورہ انبیاء ۱۷۴
یونسؑ بن متی نے علیؑ کی ولایت کا انکار کیا، خدا نے اس کو سزا کے
طور پر مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، دیگر واقعات
ہر جمعہ کو شیعوں کے اعمال کا علیؑ کی خدمت میں پیش ہونا۔ ۱۷۸
سورہ حج ۱۸۴
بعض آیات کی تفسیر
آلِ محمدؐ کی برکت سے ایک اندھی بوڑھی کی آنکھوں کا ٹھیک ہو جانا ۱۸۷
سورہ مومنون ۱۹۰
بعض آیات کی تصریح اور تفسیر
رسولؐ اللہ کو جبرائیلؑ کا آگاہ کرنا کہ آپ کے انتقال کے بعد آپ کی
امت اختلاف میں پڑ جائیگی۔
سورہ نور ۱۹۴
بعض آیات کی تفسیر، درخت زیتون کی وضاحت

بسم اللہ الرحمن، لاحول ولاقوہ الا باللہ کی فضیلت ۱۹۷
آئمہؑ کے پاس علم منایا اور انساب ہے۔
جناب امیرؑ کا اپنے بیٹے حسنؑ کو خط تحریر کرنے کا حکم دینا اور آپ کا خط لکھنا ۲۰۰
سورہ فرقان ۲۰۲
بعض آیات کی تفسیر
نبی کریمؐ اور آپ کے خلفاء کا نطفہ اصلاب طاہرین سے ارحام مطہرات کی طرف منتقل ہوتا رہا۔
علیؑ کے شیعوں کا حوض کوثر پر ہونا۔ ۲۰۴
علیؑ کے بالاخانہ کی تعریف وغیرہ ۲۰۵
سورہ شعراء ۲۰۷
بعض آیات کی تفاسیر جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں
وانذر عشیرتک .... کی تفسیر ۲۰۸
فاطمہؑ کی فضیلت، ۲۱۵
سورہ نمل ۲۱۸
اہل بیتؑ اور ان کے شیعہ قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔
رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ اگر تم نہ ہوتے تو اللہ کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی۔
سورہ قصص ۲۲۰
آئمہؑ کا ذکر ، بعض آیات کی تفاسیر

سورہ عنکبوت

آیات بینات اہل بیتؑ ہیں، علیؑ کو گالیاں نہ دو۔

سورہ روم ۲۲۶
رسولؐ اللہ نے فاطمہؑ کو بلا کر فدک عطا کیا۔

سورہ لقمان ۲۲۷
والدین سے مراد رسولؐ اللہ اور علیؑ ہیں۔

سورہ سجدہ "

سورہ احزاب ۲۲۸
آیتِ تطہیر کا شان نزول، ائمہ کی تعریف، منصور مہدیؑ کا نام، علیؑ کے دروازے کے سوا، تمام اصحاب کے دروازوں کا بند ہونا۔
علیؑ کا بستر رسولؐ پر سونا۔

سورہ سبا ۲۴۰
جس کا میں حاکم ہوں اُس کے علیؑ حاکم ہیں

سورہ فاطر سابق بالخیر کی تفسیر ۲۴۱
قیامت کے روز شیعہ نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے
شیعوں کے مراتب کا ذکر اور ثنا الکتاب کی تفسیر

سورہ یٰسٓ صدیق تین ہیں علیؑ ان سے افضل ہیں ۲۴۷

سورہ صافات ۲۴۸
قیامت کے روز علیؑ کی ولایت کا سوال ہوگا۔

سورہ صٓ ایک عجیب و غریب تفسیر ۲۴۹

سورہ زمر احادیث کے مراتب، جنب اللہ سے مراد علیؑ ہیں ۲۵۱
رسولؐ اللہ کا علیؑ کی صفت بیان کرنا۔ علیؑ نے فرمایا، میں اور رسولِ خدا حوض کوثر پر وارد ہوں گے، ہماری عترت ہمارے ساتھ ہوگی۔

سورہ مومن ۲۷۱

مرنے والوں کو لا الہ کی تلقین کرد۔ انا لننصرنا، یحملون العرش، ہل یستوی الذین کی تفسیر، صادق آل محمدؐ نے فرمایا۔ ہماری اور انبیاء کی روحیں ہر شب جمعہ عرش کو چھوتی ہیں۔

سورہ شوریٰ ۲۷۴

آنحضرتؐ کی خدمت میں لاغر اونٹ کا آنا مودۃ قربیٰ کی تفسیر علیؑ کے فقراء شیعہ قبیلہ مضر و ربیعہ کے برابر سفارش کریں گے۔

سورہ زخرف جنت میں علیؑ کے دوستوں کی عزت کی جائے گی۔ ۲۸۵

سورہ احقاب علیؑ کی شادی کا ذکر ۲۹۳

سورہ محمدؐ لاتبطلوا کی تفسیر ۲۹۶

سورہ فتح ابن عباس کا علیؑ کے خصوصیات کا ذکر ۲۹۸

سورہ حجرات امر اہل بیت بہت مشکل ہے۔

حجرات سے مراد کون ہیں۔

علیؑ جیسا فرزند جننے سے عورتیں عاجز ہیں۔

سورہ قٓ رسول اللہؐ اور علیؑ کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے۔ ۳۰۱

علیؑ نے فرمایا میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں۔

سورہ زریات راستوں والے آسمان سے مراد کون ہیں۔ ۳۱۵

سورہ طور فاطمہؑ میدان حشر سے کس طرح گزریں گی۔ سب سے بہتر قبر سے کون باہر آئیں گے۔ ۳۱۶

سورہ نجم امانت اور نجم کی تعریف ۳۲۴

سورہ قمر آل محمدؐ خیر البریہ ہیں ۳۲۶
سورہ رحمٰن دو دریاؤں کی تفسیر ۳۲۹
سورہ واقعہ سابقوں سے کون مراد ہیں ۳۳۰
انبیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں۔
سورہ حدید نور سے کون مراد ہیں۔ ۳۳۳
سورہ مجادلہ نجویٰ کی تفسیر ۳۳۴
سورہ حشر اصحاب جنت کون ہیں ۳۳۶
سورہ ممتحنہ ۳۳۷
سورہ صف عیسیٰؑ کے حواری شیعہ ہیں ۳۳۸
سورہ جمعہ ذکر اللہ سے مراد علیؑ ہیں۔ ۳۴۰
سورہ منافقین ۳۴۱
سورہ تحریم صالح المومنین علیؑ ہیں 〃
سورہ ملک لوگ حضرت علیؑ کو چھوڑ کر اپنے کو امیر المومنین کہتے تھے۔ ۳۴۳
سورہ قلم مجنون کی تفسیر ۳۴۵
سورہ حاقہ یاد کرنے والے کان سے علیؑ مراد ہیں ۳۴۸
سورہ معارج عذاب طلب کرنے والا کون تھا ۳۵۰
سورہ جن حضرت امیرؑ کا عجیب و غریب سفر ۳۵۶
سورہ مدثر اصحاب یمین کون ہیں ۳۶۱
سورہ دہر حضرات اہل بیت کے تین روز روزے رکھنے کا مفصل واقعہ ۳۶۵

سورہ مرسلات ۔ رکوع نہ کرنے والے کون ہیں۔ ۳۷۳

سورہ عم	بڑی خبر سے کون مراد ہیں۔	۳۷۴
سورہ نازعات	دُنیا اور آخرت میں ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے۔	۳۷۶
سورہ عبس	قیامت کے روز ماں، باپ اور بیٹوں کو چھوڑ کر نہ بھاگنے والے کون لوگ ہوں گے۔	۳۷۷
سورہ کورت	امام نے فرمایا جو شخص ہماری مؤدت کی وجہ سے قتل ہوا اس کے بارے میں پوچھا جائیگا۔	〃
سورہ مطففین	مذاق کرنے والے کون ہیں۔	
سورہ انشقت	رسول اللہؐ کا غار سے غمگین نکلنا۔	۳۸۴
سورہ غاشیہ	صادق آل محمدؐ نے فرمایا ہم لوگ سورج کے نگران ہیں۔ لوگوں سے قیامت کے روز حساب ہم لیں گے۔	۳۸۷
سورہ فجر	مومن کی وفات کے وقت رسولؐ اللہ اور آپ کے اہل بیتؑ تشریف لاتے ہیں۔	۳۹۲
سورہ بلد	امامؑ نے فرمایا ہم اور ہمارے شیعوں کے علاوہ سب لوگ دوزخ کے غلام ہیں	۳۹۶
سورۂ شمس	سورج سے مراد رسولؐ اور چاند سے مراد علیؑ ہیں۔	۳۹۸
سورہ لیل	علیؑ کا ایک شخص سے باغ خریدنا۔	۴۰۰
سورہ الضحیٰ	جناب امیرؑ نے فرمایا زمین سات آدمیوں کی وجہ سے خلق کی گئی ہے	
سورہ الشراح	رسولؐ اللہ کا علی الاعلان اپنے وصی کا ذکر کرنا۔	۴۰۶
سورہ تین	تین سے امام حسنؑ اور زیتون سے مراد امام حسینؑ ہیں۔	۴۰۸

سورہ قدر فرشتے ہر معاملہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ۴۰۹
سورہ بینہ ۴۱۰
علیؑ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔
سورہ زلزلہ علی علیہ السلام نے فرمایا زمین مجھے اپنے حالات سے آگاہ کرے گی، ۴۱۵
سورہ عادیات عادیات کی تفسیر
سورہ الہٰکم نعیم کی تفسیر ۴۲۹
سورہ کافرون اس سورہ کی تفسیر ۴۳۱
سورہ فتح "
فتح سے مراد کون لوگ ہیں۔
سورہ اخلاص ۴۳۲
قل ہو اللہ .... کی تفسیر
سورہ فلق ۴۳۳
سورہ ناس دونوں سورتوں کی تفسیر ۴۳۴

نوٹ

مفصل حالات اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

فہرست میں صرف چیدہ چیدہ واقعات کو درج کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حالات مؤلف تفسیر ہذا

شیخ المحدثین ـــــ علامہ فرات بن ابراھم بن فرات کوفی ـــــ کا شمار تیسری صدی ہجری کے علمائے محدثین میں ہوتا ہے، آقا صدرؒ نے اپنی کتاب الشیعۃ وفنون الاسلام میں فرمایا ہے کہ ـــــ آپ امام محمد تقی علیہ السلام کے ہم زمانہ تھے ـــــ اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ آپ نے حسین بن سعیدؒ کوفی اہوازی نزیل مکہ مشرفہ سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، حسین بن سعیدؒ کا انتقال مکہ میں ہوا، آپ نے تیس کتب تالیف فرمائیں، آپ امام رضا جواد اور ہادی علیہم السلام کے صحابی ہیں۔ فراتؒ نے جعفر بن محمد بن مالک بزاز فرازی، کوفی متوفی ۳۰۰ھ سے اور عبید بن کثیر عامری کوفی متوفی ۳۹۴ھ مولف کتاب التخریج سے کافی احادیث نقل کی ہیں۔

اس بات کا بھی امکان ہے کہ آپ چوتھی صدی ہجری کے شروع تک زندہ رہے ہوں، بحار الانوار میں علامہ مجلسیؒ، ریاض العلماء میں میرزا عبداللہ آفندی اصبھانی نے آپ کا ذکر محدث اور مفسر کی حیثیت سے کیا ہے، اس رائے کا مندرجہ ذیل علماء نے اظہار کیا ہے۔ محدث نیشاپوری نے اپنے رجال میں، آقا خوانساری نے روضات اور علامہ مامقانی نے تنقیح المقال ج ۲ ص ۳ حرف ف میں، علامہ رازی نے ذریعہ ج ۴ صفحہ ۲۹۸ سے ۳۰۰ تک، محدث العصر شیخ قمی نے سفینۃ البحار ج ۲ ص ۳۵۲، مؤلف کتاب صحیفۃ الابرار ص ۲۳۶ میں،

اس کتاب کی تالیف سے لیکر آج تک تمام علماء نے اس پر اعتماد کیا ہے،

اس تفسیر کے معتبر ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ابوالحسن علی بن حسین بن موسیٰ ابن بابویہ قمیؒ والد شیخ صدوق علیہ الرحمہ جیسے جلیل القدر اور ثقہ عالم نے اس سے روایت نقل کی ہے، نیز آپ کے فرزند رئیس المحدثین شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب امالی اور کتاب اخبار الزہراؑ وغیرہ میں احادیث کو نقل فرمایا ہے، کبھی اپنے شیخ حسن بن محمد بن سعید ہاشمی اور کبھی اپنے والد کے وسائط سے روایت کرتے ہیں۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اپنے والد کے بعد اس تفسیر کو کس قدر معتبر گردانا اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے بہت سی احادیث کو اس سے نقل فرمایا۔ یہ اس کتاب کے معتبر ہونے کی سب سے واضح اور معتبر دلیل ہے۔ —— شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو ترجیح دی اور درست اور غلط کی تمیز کا معیار قرار دیا۔

مفسر محمد رضا ابن الحسین نصیری طوسی نزیل اصبہان نے اپنی کتاب تفسیر الائمہ میں تحریر کیا ہے کہ ——

"شیخ صدوق علیہ الرحمہ اور آپ کے والدؒ کی طرح غیاث بن ابراہیم نے بھی تفسیر فراتؒ سے روایات کو اخذ کیا ہے۔"

اس کو شیخ رازی نے اپنی کتاب الذریعہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۸، ۲۹۶ اور ۲۹۹ پر تحریر کیا ہے۔ بذاتِ خود مفسر نصیری نے تفسیر فرات سے روایات نقل کی ہیں —— نیز عالم اہلِ سنت، حاکم حسکانی نے اپنی کتاب شواہد التنزیل میں تفسیر فرات سے روایات کو اخذ کیا ہے، اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تفسیر فرات فریقین میں معتبر مانی جاتی ہے۔ متاخرین میں شیخ الاسلام مجدد مجلسیؒ نے اپنی کتاب بحار الانوار میں تفسیر فرات کو اپنی کتاب کا مصدر قرار دیا ہے،

شیخ حر عاملی اپنی ضخیم کتاب وسائل الشیعہ میں جو ہمارے علماء کے فتویٰ کا محور ہے میں تفسیر فرات سے احادیث کو اخذ کیا ہے —— کتاب وسائل الشیعہ ا۔۔

زمانہ تالیف سے لیکر ہمارے زمانہ تک احادیثِ فقہ کا مرجع تسلیم کی جاتی ہے۔

سید رضی الدین علی بن طاؤس نے کتاب الیقین میں، سید علامہ بحرانی نے اپنی تفسیر برہان میں، ابوالحسن شریف مشکوٰۃ الانوار میں، فقیہہ اور محدث نوری نے مستدرک الوسائل میں تفسیر فرات کو معتبر قرار دیا ہے، صاحب ریاض العلماء نے ان الفاظ سے یاد کیا ہے،

"فرات بن ابراہیم ——— قدیم علماء اور روات میں سے ہیں، آپ کی تفسیر (فرات) مشہور ہے"

صاحب الروضات نے محدث عمید اور مفسر حمید سے آپ کا ذکر کیا ہے۔

سیدنا ابو محمد حسن صدر الدین نے فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی کو شیخ کے لفظ سے یاد کیا ہے پھر ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن الحسنی راوی التفسیر کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:———

حدثنا الشیخ الفاضل استاذ المحدّثین فی زمانہ فرات بن ابراهیم کوفی رحمہ اللہ علیہ الی اخرہ

"ہمیں اپنے زمانہ کے شیخ فاضل استاذ المحدثین فرات بن ابراہیم کوفی آپ پر خدا کی رحمت ہو، نے حدیث بیان کی"

فراتؒ نے ائمہ علیہم السّلام سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں، آپ کی جلالت قدر امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بخوبی معلوم کی جا سکتی ہے:———

اعرفوا منازل الرجال منا علی قدر روایاتهم عنا

"لوگوں کی قدر اس بات سے معلوم کرو کہ انہوں نے ہم سے کس قدر روایات بیان کی ہیں" (رجال کشی ص۲)

اگر اس سے امامؑ کی مراد کثرتِ احادیث کا بیان ہے تو یہ بات آپ کے حق میں ثابت ہے، کیونکہ آپ کے مشائخ کی تعداد سو سے زیادہ ہے، اگر آپ یہ تفسیر تحریر نہ فرماتے

تب بھی آپ کی منزلت عظیمہ کثرت روایات کی وجہ سے باقی رہتی ——— امامؑ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا: ———

اعرفوا منازل شیعتنا بقدر ما یحسنون من روایاتهم عنا فانا لا نعد الفقیه منهم فقیهاً حتی یکون محدثاً فقیل له او یکون المؤمن محدثاً قال یکون مفهماً والمفهم محدث۔

"ہمارے شیعوں کی منزلت اس بات سے معلوم کرو کہ وہ ہم سے کس قدر صحیح احادیث بیان کرتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا مومن محدث ہو سکتا ہے؟ فرمایا مفہم ہو سکتا ہے، اور مفہم محدث ہے۔"

(رجال کشی ص۳)

خلاصہ مقدمہ تفسیر ہذا از علامہ محمد علیؒ اردو آبادی۔

شیخ حاجی عبداللہؒ صاحب تنقیح المقال نے ان الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ ———

فرات بن ابراهیم بن فرات الکوفی هو من مشایخ الشیخ ابی الحسن علی بن بابویه وقد اکثر الصدوقؒ فی کثیر الروایة عنه بواسطة الحسن بن محمد بن سعید الهاشمی وهو یروی عن الحسین بن سعید غالباً ویروی عن محمد بن احمد علی الهمدانی ایضاً وله تفسیر بلسان الاخبار واغلبها فی شان الائمة الاطهارؑ یعد اعداد تفسیری عن العیاشی وعلی بن ابراهیم القمی وظاهر روایة الحر فی الوسائل والفاضل المجلسی فی البحار اعتمادهما علیه کما ان ذلک ظاهر الصدوقؒ وغیره وقال الفاضل المجلسیؒ فی البحار ان تفسیر فرات وان لم یتعرض الاصحاب بمؤلفه بمدح ولا قدح لکن کون اخباره

موافقة لما وصل الينا من الاحاديث المعتبرة وحسن الضبط فی نقلها ما يعطی الوثوق لمؤلفه وحسن الظن به انتهی المهم مما فی البحار واقول ان اقل ما يفيد به كونه من المشائخ علی بن بابويه و اكثار الصدوقؒ الرواية عنه وكذا رواية الشيخ الحر والفاضل المجلسی وهما عنه هو كون الرجل فی اعلی درجات الحسن لعد استفادة كونه احاديثاً من الاخبار التی رواها والعلم عند الله تعالی۔

"فرات بن ابراہیم بن فرات کوفیؒ ابوالحسن علی بن بابویہؒ کے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ صدوق نے حسن بن محمد بن سعید ہاشمی کے واسطے سے آپ سے اکثر روایات بیان کی ہیں۔ وہ اکثر حسین بن سعید سے روایت کرتے ہیں نیز محمد بن احمد بن علی صمدانی سے فراتؒ نے قرآن مجید کی تفسیر احادیث کے ذریعے تحریر کی ہے جو زیادہ تر آئمہ معصومین علیہم السلام کی جلالت قدر کے اظہار میں ہے آپکی تفسیر کا مرتبہ تفسیر عیاشی اور تفسیر علی بن ابراہیم قمی کے برابر ہے، علامہ حر عاملی نے وسائل میں اور فاضل مجلسی نے آپ کی تفسیر کو قابل اعتبار قرار دیا ہے یہی نظریہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا ہے۔ فاضل مجلسی نے فرمایا ہے اگرچہ اصحاب حدیث نے مؤلف تفسیر فرات کی تعریف اور تنقیص بیان نہیں کی۔ تب بھی مؤلف کے جلالت قدر میں فرق نہیں آتا، کیونکہ جو احادیث ہم تک وارد ہوئی ہیں وہ نہایت معتبر اور ان کے نقل کرنے میں حسن ضبط سے کام لیا گیا ہے، یہی بات مؤلف پر اعتماد اور حسن ظن پیدا کرتی ہے، میں کہتا ہوں کہ فرات علیہ الرحمہ کی شان میں یہی بات سب باتوں سے فائق ہے کہ آپ شیخ صدوقؒ کے والد علی بن بابویہ کے شیخ ہیں اور خود صدوقؒ نے آپ سے اکثر روایات نقل کی ہیں۔

اسی طرح شیخ حر عاملی اور فاضل مجلسی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں، آپ امامی ہونے کے بعد حسن کے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں احادیث نقل کرتے ہیں والعلم عند اللہ تعالیٰ"

(ملاحظہ ہو تنقیح المقال ص۳ باب الفاء)

کس قدر ظلم کی بات ہے کہ آج تک اس نایاب اور بے حد معتبر تفسیر کا اردو میں ترجمہ نہ ہو سکا، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے یہ سعادت میرے حق میں مقدر کی۔ یہ تفسیر کیا ہے: ــــــ اس کو مطالعہ فرما کر اندازہ فرمائیں گے، بے حد مختصر اور جامع تفسیر آج تک اردو میں ہمارے ہاں شائع نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ اس سے جملہ مومنین کو استفادہ کرنے کا موقعہ عطا کرے، آمین ــــــ میں نے اس کا ترجمہ صرف خوشنودی خدا، رسولؐ اور آئمہ علیہم السلام کی خاطر کیا ہے، بار بار آنیوالی ایک ہی مطلب کی احادیث کو حذف کر دیا ہے، مومنین کرام سے ملتمس ہوں کہ وہ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین حق کی خدمت کے لئے مزید توفیقات عطا فرمائے۔ آمین!

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

محمد شریف عفا اللہ عنہ و عن والدیہ
جمعۃ المبارک ۳۰ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ
۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء
۸۵ شمس آباد کالونی۔ ملتان (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۃ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو گناہوں کو بخشنے والا، تکلیفوں کو دور کرنے والا غائب کی باتوں کو جاننے والا، دلوں کے راز سے آگاہ، حدود و جہات، نقائص اور عیوب سے پاک، لباس اور کھانے سے بے پرواہ، اپنی قدرت سے ہر غالب پر غالب، اپنی نشانیوں کی وجہ سے ظاہر، غیر چھپا ہوا، قول میں سچا، جھوٹ سے بعید، عبادت کے لائق، شکریہ کے قابل، دلوں کی تکلیف کے وقت خوشخبری سنانے والا، وہ معبود جس کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ کی رحمت آپؐ پر اور آپؐ کے اہلبیتؑ پر نازل ہو، ——— یہ اہل بیتؑ وہ ہیں جنکا پہلا شخص علی مرتضیٰ امیرالمومنین علیہ السلام ہیں جو نبیؐ کے علم کے شہر کا دروازہ ہیں، ان کے آخر مہدیؑ ہیں، حسنؑ اور حسینؑ اور نیک آئمہ پر صلواۃ و سلام ہو۔

اما بعد یہ قرآن مجید کے اُن آیات کی تفسیر ہے جو آئمہؑ سے مروی ہیں، شیخ فاضل استاد المحدثین فرات بن ابراہیم کوفی نے کہا کہ ———

"امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے"

اصبغ بن نباتہ امیرالمومنین علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ———

"قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا، ایک حصہ ہمارے حق میں ایک ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک حصہ فرائض و احکام میں اور ایک حصہ حلال و حرام میں۔ اور قرآن کا بہترین حصہ ہمارے حق میں نازل ہوا ہے"

حکم بن عباس سے روایت ہے کہ ———

"رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، قرآن چار حصوں میں نازل ہوا، چوتھا حصہ وہ خاص طور پہ ہم اہل بیتؑ کے حق میں نازل ہوا، ¼ حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا، ¼ حلال و حرام ہیں، ¼ فرائض اور احکام ہیں، ہمارے حق میں قرآن کی بہترین آیات نازل ہوئی ہیں۔

ابنِ عباس نے کہا کہ ———

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کی بہترین آیات حضرت علیؑ کے حق میں نازل کی ہیں"

سورۃ فاتحہ ——— قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ———

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

"ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان پر نہ ناراض ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس سے مراد علیؑ کے شیعہ ہیں، جن پر علی بن ابی طالبؑ کی ولادت کیساتھ انعام کیا، ان پر نہ ناراض ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔"

سورۃ بقرہ ——— عن ابن عباس قال ———

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

"ان لوگوں کو خوشخبری دو، جنہوں نے ایمان لایا اور نیک عمل کیے۔ ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت علیؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔"

آیت وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔

"رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کیساتھ۔ رسول اللہؐ اور علیؑ کی شان میں

نازل ہوئی ہے۔ ان دونوں نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور رکوع کیا ہے۔[1]

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ۔

"وہ لوگ جو اپنا مال دن رات پوشیدہ اور ظاہر میں خرچ کرتے ہیں اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے، آپ کے پاس چار درھم تھے، ایک رات میں ایک دن میں ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ۔

"اللہ تعالیٰ تم سے فراخی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا"۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فراخی سے مراد علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ ۲ ع ۸)

"اے ایمان والو، تمام کے تمام اسلام میں داخل ہو جاؤ، شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"۔

شریک کہتے ہیں سلم سے مراد علیؑ ہیں۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ۔

---

[1] تفصیلات کیلئے ہماری کتابیں خصائص امیر المومنینؑ اور مناقب آلِ رسولؐ ملاحظہ فرمائیں۔

"تمہارا حاکم اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے، نماز قائم کی اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کی۔"

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ہم لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے، آپ تخت پر تشریف فرما تھے، حضرت نے حدیث بیان فرمائی، جس سے ہم میں سرور اور وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنت میں موجود ہیں۔ اسی دوران کسی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، معلوم ہوا کہ سلام جعفی آنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی، ہم نے انتہائی ناگوار صورت میں اس کو اندر آنے دیا۔ کیونکہ اس نے ہم کو حضرت کی باتوں سے محروم کر دیا تھا، سلام نے اندر آ کر حضرت کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا۔ سلام نے عرض کیا، فرزندِ رسولؐ! —— مجھے خثیمہ نے کہا ہے کہ آیت:۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا —— إلى آخره،

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے؟

فرمایا —— "خیثمہ نے سچ کہا ہے"

نوٹ:۔ —— "سائل نے مسجدِ رسولؐ میں سوال کیا کسی نے کوئی چیز نہ دی، حضرت نے حالتِ رکوع میں اشارے سے انگوٹھی سائل کو دی، آپکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آپکی خلافت پر دلالت کرتی ہے۔"

ابن عباس نے کہا کہ —— جہاں کہیں بھی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا نازل ہوا ہے علی بن ابی طالبؑ اس آیت کے سر، امیر اور شریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض آیات میں اصحابِ محمدؐ کی سرزنش کی ہے، علیؑ کو ہر جگہ بھلائی کیساتھ یاد کیا ہے۔"

مجاہد نے کہا —— "ہر چیز کا ذکر قرآن میں موجود ہے، قرآن میں جہاں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آیا ہے علیؑ کو اس میں سبقت اور فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ آپ تمام لوگوں سے پہلے ایمان لائے تھے۔"

امام جعفر صادق علیہ السّلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں بھی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کا ذکر آیا علیؑ اس میں امیر اور شریف فرد ہیں۔

علی بن بدیحہ ابن عباس کے غلام عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ کا جہاں بھی ذکر قرآن میں آیا ہے۔ علیؑ اس میں سردار اور امیر ہیں۔ علیؑ کے سوا تمام اصحابِ محمدؐ کی قرآن میں سرزنش تحریر ہے۔"

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

"آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تمام کر دی۔ دین اسلام سے راضی ہوا۔"

" اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔"

نوٹ ——— یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی، جہاں رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے علیؑ کو اپنے بعد تمام مسلمانوں کا خلیفہ بنایا تھا۔ جب رسولؐ اللہ آخری حج سے واپس ہوئے تو خم غدیر کے مقام پر جبرائیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ

"اے رسول وہ بات پہنچا دے جو تم پر نازل ہوئی، اگر یہ کام نہ کیا تو تم نے کارِ رسالت کا کوئی کام نہیں کیا، خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔"

اس کے بعد آپ نے اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنا کر تمام اصحاب کو جمع کر کے اعلان فرمایا ———

من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

"جسکا میں سردار ہوں علیؑ اس کے سردار ہیں" حضرت عمر وغیرہ نے آپ کو مبارک باد دی ——— امام غزالی نے سر العالمین کے مقالہ چہارم میں تحریر کیا ہے، کہ عمر نے علیؑ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ مگر بعد میں پھر گئے تھے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

"(مصیبت پر) روزہ اور نماز سے قابو پاؤ، نماز بہت گراں گزرتی ہے مگر نماز میں عاجزی کرنے والوں پر نہیں جو یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں پلٹ کر خدا کے سامنے جانا ہے، اس کے حضور پیش ہونا ہے۔"

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کے مصداق رسولؐ اللہ اور علیؑ ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔

"جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔"

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت خاص طور پر علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ آپ پہلے مومن ہیں اور سب سے پہلے رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہیں۔

ابو صالح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے قرآن مجید میں کئی نام ہیں، جن سے لوگ بے خبر ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون سے ہیں؟ جواب دیا ان میں سے ایک دریا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے کہا تمہارا ایک دریا کے ذریعے امتحان لے گا:

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ

جسطرح بنی اسرائیل کا امتحان لیا تھا جو جالوت سے لڑنے نکلے تھے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارا امتحان علیؑ کی ولایت کے ذریعے لیا ہے۔" "اللہ نے کہا کہ تمہارا امتحان ایک

دریا کے ذریعے لے گا۔"

بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ " ان لوگوں کو بشارت
دو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت علیؑ آپ کے اوصیاؑ۔ اور آپ کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی، جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے اَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا۔ ان کے لیے بہشت ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ آخر آیت تک۔"

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ۔

"اس سے کافی گمراہ اور کافی ہدایت پاتے ہیں، گمراہ فاسق ہوتے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ ہیں، اللہ علیؑ کی وجہ سے گمراہی دیتا ہے جو آپ سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کو ہدایت دیتا ہے جو آپ کو دوست رکھتا ہے۔ فرمایا علیؑ کی وجہ سے فاسق قوم گمراہ ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ولایت (علیؑ) سے نکل گئے وہ فاسق ہیں۔ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى۔ جب میری طرف سے ہدایت آگئی (ہدایت سے مراد علیؑ ہیں) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ ہیں۔ جبرائیل اس آیت کو لیکر اس طرح نازل ہوئے تھے۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا (فِي عَلِيٍّ) أَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ۔

"کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ جو کچھ اللہ نے نازل کیا علیؑ کے حق میں انکار کر دیں۔ یہ بغاوت اس لیے کی خدا اپنے بندوں پر جس طرح چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ وہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہوئے۔ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ فَضْلِهِ مِنْ عِبَادِهِ فرمایا فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلٰى

غَضَب۔ ——— اس سے مُراد بنو اُمیہ ہیں۔

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ

"منکرین کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مقرر کیا گیا ہے"

یہ بھی بنو اُمیہ کے بارے میں ہے۔

ابو صالح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (پ ۲ ع ۸) بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر فروخت کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے، کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ شب ہجرت رسولؐ اللہ کے بستر پر سو گئے تھے۔ کفار رسولؐ اللہ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

نوٹ ——— علیؑ اس قدر آرام سے لیٹے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی کہ علیؑ ہیں یا رسولؐ اللہ ہیں جناب امیرؑ نے فرمایا بستر رسولؐ پر مجھے جسقدر اچھی نیند آئی، ایسی نیند کبھی نہیں آئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرنا کوئی آسان کام نہ تھا، یہ شرف صرف حضرت علیؑ کو نصیب ہوا، کہ آپ بستر رسولؐ پر سو گئے۔ اور رسولؐ اللہ مدینہ کی طرف ہجرت فرما گئے۔ مشرکین علیؑ کو رسولؐ تصور کرتے رہے۔ جب دیکھا کہ بستر پہ تو علیؑ ہیں۔ پوچھا رسولؐ اللہ کہاں گئے؟ فرمایا کیا تم میرے سپرد کر گئے تھے۔

جابر بن یزید امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— جب میں شب معراج آسمان پر گیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا، رسول ایمان لایا ہر چیز پر جو اس کی طرف نازل ہوئی رب کی طرف سے۔ میں نے کہا مومنین بھی۔ کہا محمدؐ! آپ نے سچ کہا، اُمت میں اپنے بعد کس کو خلیفہ بنا آئے ہو۔ میں نے عرض کیا بہترین شخص کو، فرمایا علی ابن ابی طالبؑ کو خلیفہ بنایا ہے۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اے محمدؐ! میں نے تمام روئے زمین پر نظر دوڑائی اس سے تمہیں منتخب کیا، میں نے تمہارا نام اپنے نام

سے نکالا، جہاں میرا ذکر ہوتا ہے وہاں تمہارا ذکر ہوتا ہے۔ فَاَنَا الْمَحْمُوْدُ میں محمود ہوں۔ وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ اور تم محمدؐ ہو۔ وَاَنَا الْاَعْلٰی وَهُوَ عَلِیٌّ میں اعلیٰ ہوں، وہ علیؑ ہیں

يَا مُحَمَّدُ خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
اَشْبَاحَ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِیْ وَعَرَضْتُ وَلَايَتَكُمْ عَلَى السَّمَاءِ وَاَهْلِهَا
وَعَلَى الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَمَنْ قَبِلَ وَلَايَتَكُمْ كَانَ عِنْدِیْ
مِنَ الْاَظْفَرِيْنَ وَمَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِیْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ۔
يَا مُحَمَّدُ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَنِیْ حَتّٰى يَنْقَطِعَ وَيَصِيْرَ كَالشَّنِّ
الْبَالِیْ ثُمَّ اَتَانِیْ جَاحِدًا لِوَلَايَتِكُمْ مَا غَفَرْتُ لَهٗ حَتّٰى
يُقِرَّ بِوَلَايَتِكُمْ ۔

"اے محمدؐ میں نے آپ کو علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نور سے پیدا کیا میں نے آپ حضرات کی ولایت آسمان اور زمین کے رہنے والوں پر پیش کی جس نے اس کو قبول کیا وہ کامیاب ہے، جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔ اے محمدؐ! اگر کوئی شخص میری اس قدر عبادت کرے کہ اس کے جسم کے جوڑ جوڑ جدا ہو جائیں اور اس کا جسم سوکھ کر خشک لکڑی بن جائے تو پھر میرے پاس آئے اور تمہاری ولایت کا منکر ہو، جب تک تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے گا۔ میں اس کو کبھی نہیں بخشوں گا"

صالح بن ہیثم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بازار میں جا رہا تھا۔ میری ملاقات اصبغ بن نباتہ سے ہو گئی اس نے کہا میں نے امیرالمومنینؑ سے ابھی ایک بہت ہی مشکل حدیث سنی ہے۔ کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ کہا کہ میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم اہل بیت کی حدیث بہت مشکل ہے، گراں تر ہے۔

حَدِيْثُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهٗ اِلَّا مَلَكٌ

مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ فَقُمْتُ مِنْ فَوْرِیْ فَاَتَیْتُ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ (ع) فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ جُعِلْتُ فِدَاکَ حَدِیْثٌ اَخْبَرَنِیْ بِهٖ الاصبغ عنک قد ضقت به ذَرْعًا قَالَ فَمَا هُوَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ اِجْلِسْ یَا مِیْثَمُ اَوَکُلُّ عِلْمِ الْعُلَمَآءِ یَحْتَمِلُ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ جَاعِلٌ۔ الی آخر ○

اس کو صرف مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کیساتھ لیا ہو، میں فوراً اٹھا امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے اصبغ نے ایک حدیث بیان کی ہے جس کو سنکر میں شش و پنج میں پڑ گیا ہوں۔ فرمایا کون سی حدیث ہے؟ میں نے حدیث بتائی، آپ مسکرانے لگے۔ فرمایا میثم بیٹھ جاؤ، کیا عالم تمام علم کو جانتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا آپ زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنانے ہیں جو زمین پر فساد اور خونریزی کریگا تو کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی منشا کو سمجھ سکے؟ میں نے عرض کیا یہ تو اس سے بھی زیادہ پیچیدہ بات ہے۔ ایک اور بات سنیئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر توراۃ نازل کی موسےؑ نے یہ خیال کیا کہ دُنیا میں مجھ ایسا کوئی عالم ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بتایا کہ تم سے بھی زیادہ عالم موجود ہے، یہ سنکر موسےؑ کو حیرانی ہوئی۔ عرض کیا پالنے والے میری ایسے عالم سے ملاقات کرائیے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور خضرؑ کی ملاقات کرائی، خضرؑ نے کشتی میں شگاف کیا، موسیٰؑ حقیقت نہ سمجھ سکے، اس پر اعتراض کیا، خضرؑ نے دیوار بنائی موسےؑ نے اس پر اعتراض کیا، خضرؑ نے لڑکے کو قتل کیا موسےؑ نے اس پر اعتراض کیا، اصل حقیقت کو سمجھ نہ سکے جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ ملاحظہ کیجیے:۔

غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا:۔

"اے معبود! جس کا میں مولا ہوں، اُس کے علیؑ مولا ہیں"

تو کیا تمام مومن حقیقت کو سمجھ گئے اور ثابت قدم رہے۔ ان میں سے صرف وہ ثابت قدم رہے، جن کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی، تم لوگوں کو خوشخبری ہو، خوشخبری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسی خصوصیت عطا کی، جو فرشتوں اور انبیاء کو نصیب نہیں ہوئی (کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مومن جو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو سمجھ گئے (علیؑ کو جانشینِ رسولؐ مان لیا)[1] امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ حدیث ابھی ابھی مذکور ہوئی اس کے آخر میں یہ فقرے یہاں درج ہیں ——— اللہ تعالیٰ نے کہا اے محمدؐ! ان لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہو! عرض کیا ہاں۔

قَالَ اِلْتَفِتْ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِالْاَشْبَاحِ عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَآلْاَئِمَّةِ كُلِّهِمْ حَتّٰى بَلَغَ الْمَهْدِيَّ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نُّوْرٍ قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ وَالْمَهْدِيُّ وَسْطَهُمْ كَاَنَّهٗ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰؤُلَاءِ الْحُجَجُ وَهٰذَا الثَّائِرُ مِنْ عِتْرَتِكَ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّهٗ حُجَّةٌ وَّاجِبَةٌ لِّاَوْلِيَائِيْ مُنْتَقِمٌ مِّنْ اَعْدَائِيْ

"فرمایا عرش کی دائیں جانب دیکھو، میں نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، مہدی علیہ السلام تک تمام آئمہ کی شکلوں کو نور کی شکل میں دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے، مہدی علیہ السلام ان کے درمیان روشن ستارہ کی مانند چمک رہے تھے، فرمایا اے محمدؐ! یہ تمام تر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اور یہ (درمیان والے) بدلہ لینے والے ہیں ان لوگوں سے جو تمہاری عترت پر ظلم کریں گے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم یہ میرے دوستوں کیلئے حجتِ واجبہ اور میرے دشمنوں سے بدلہ لینے والے ہیں۔"[2]

---

[1] علیؑ کی فضیلت میں ہماری کتاب "علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں" ملاحظہ کریں [2] ہماری کتاب "بصائر الدرجات" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام آیت:۔ ———

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

"میرا وعدہ پورا کرو، میں تم سے اپنا وعدہ پورا کرونگا"

کے بارے میں فرماتے ہیں ——— "علیؑ کی ولایت کے اقرار کا وعدہ پورا کرو، جو تم پر فرض کی گئی ہے، میں تمہارے ساتھ جنت دینے کا وعدہ پورا کروں گا"۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

"ہم نے تمہیں گروہ انصف پر در بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو"

اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ——— "ہم ہیں ہر زمانہ میں ایک گروہ رہا ہے علیؑ اپنے زمانہ میں، حسنؑ اور حسینؑ اپنے اپنے زمانہ میں، ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف دعوت دیتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا علی زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ——— ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا امیرالمومنینؑ ناس (لوگ)، اشباہ النّاس (لوگوں کی مانند) نسناس (جانور) سے کیا مراد ہے؟

حضرت نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ تم اس شخص کو جواب دو، آپ نے اس کو جواب دیا کہ ناس سے مراد رسول اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

"پھر اسی راستے سے چلو جس سے اور لوگ چلیں" (لوگ سے مراد رسول اللہ ہیں، ہم رسول اللہ سے ہیں۔ اشباہ الناس ہمارے شیعہ ہیں، وہ ہم سے ہیں اور

ہمارے اشیاع ہیں نسناس سواد اعظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا۔

"یہ تو جانور ہیں۔ بلکہ جانور سے بدتر ہیں:

سلیم بن قیسؒ ہلالی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے پوچھا:۔ ——

شخص —— یا امیرالمومنینؑ آپ کے اصحاب کون ہیں!

امیرالمومنینؑ —— میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم دیا ہے۔ آگاہ کیا ہے کہ وہ خود بھی اُن سے محبت کرتا ہے۔ بہشت ان کی آمد کی مشتاق ہے۔

لوگ —— وہ کون ہیں اے اللہ کے رسولؐ۔

رسولؐ اللہ —— علیؑ بن ابی طالب ان میں سے ہیں۔

لوگ —— باقی کون ہیں!

رسولؐ اللہ —— ایک ان میں علیؑ ہیں —— (یہ کہہ کر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے)

لوگ —— یا رسولؐ اللہ! باقی تین کون ہیں!

لہ سلیم بن قیسؒ ہلالی امیرالمومنین علیہ السلام کے صحابی ہیں آپ نے پانچ ائمہؑ کا زمانہ دیکھا۔ آپ نے ایک کتاب بھی تحریر فرمائی جو کتاب سلیمؒ کے نام سے مشہور ہے صادق آلِ محمدؐ نے کتاب کو دیکھ کر فرمایا اگر ہمارے شیعہ کے پاس سلیمؒ بن قیس کی کتاب نہیں ہے تو ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس میں آلِ محمدؐ کے پوشیدہ راز تحریر ہیں۔ کتاب کا اردو ترجمہ "مکتبۃ الساجدہ ۸۵ شمس آباد کالونی، ملتان پاکستان نے شائع کیا ہے، دیکھنے کی چیز ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

رسول اللہ ـــــــ وہ تین علیؑ کیساتھ ہوں گے، آپ ان کے امام، قائد، رہنما اور ہادی ہوں گے، یہ لوگ گمراہ نہیں ہوں گے، یہ سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ ہیں۔

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ایک طویل واقعہ بیان کیا پھر فرمایا علیؑ کو بلا لاؤ۔ میں خدمت میں حاضر ہوا، مجھے ایک ہزار باب علم کے تعلیم کئے، ہر باب سے ایک ایک ہزار باب مجھ پر خود بخود منکشف ہوئے۔ سلیم بن قیسؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ہم لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ ـــــــ

وَقَالَ سلونی قبل ان تفقدونی فوالذی خلق الحبّۃَ وبرءَ النسمہ انی لاعلم بالتوراۃ من اھل التوراۃ وَانی لاعلم بالانجیل من اھل الانجیل وَانی لاعلم بالقرآن مِن اھل القرآن وَالذی خلق الحبّۃ وبرءَ النسمۃ ما مِن فئۃٍ تبلغ مأۃِ رجل الی یوم القیامۃ الا وانا عارفٌ بقائدھا وسائقھاوَ سلونی عن القرآن فانّ فی القرآن بیان کل شیءٌ فیہِ علم الاوّلین وَالآخرین وَانّ القرآن یدع لقائلٍ مقالاً (وما یعلم تاویلہ الا اللہ وَالراسخون فی العلم) لیس بواحدٍ رسول اللہ صلعم منھم اعلمہ ایّاہ نعلمنیہ رسول اللہ صلعم ثمّ لا تزال فی عقبنا الیٰ یوم القیامۃ ثم قرأ امیر المومنین (لبقیۃ مِمّا ترک آلُ موسیٰ وآلُ ھارون) وانا من رسول اللہ صلعم بمنزلۃ ھارون من موسیٰ والعلم فی عقبنا الیٰ ان تقوم الساعۃُ۔

" مجھ سے جو چاہو پوچھو، اس سے پہلے کہ تم مجھے دنیا میں نہ پاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا۔ میں تورات کو تورات والوں سے اور انجیل کو انجیل والوں اور قرآن کو قرآن والوں سے زیادہ جانتا ہوں،

قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا میں قیامت تک ہونے والے ہر اس گروہ کو جانتا ہوں، جن کی تعداد سو تک ہو جائیگی۔ (قیامت تک پیدا ہونے والے ہر شخص کو جانتا ہوں) میں اس گروہ کے سردار اور اس کے چلانے والے کو جانتا ہوں، تم مجھ سے قرآن کے بارے میں پوچھو، قرآن میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے، اس میں علم اولین اور آخرین موجود ہے، قرآن نے کہنے والے کی بات تک کو اپنے اندر درج کیا ہوا ہے لیکن اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ اور وہ لوگ جانتے ہیں جو علم کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہیں اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو قرآن کی تعلیم دی۔ آنحضرتؐ نے اسکی ہمیں تعلیم دی، قرآن کا علم ہماری نسل میں قیامت تک باقی رہے گا، پھر امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت کیا۔ بقیہ ہے جسکو آل موسٰیؑ اور آل ہارونؑ چھوڑ گئی، مجھے رسول اللہؐ سے وہ منزلت حاصل ہے جو موسٰیؑ سے ہارونؑ کو حاصل تھی، علم ہماری نسل میں قیامت تک باقی رہے گا۔"

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارك وتعالی کان ولا شیئٌ فخلق خمسةً من نور جلاله ولكل واحد فهم إسمٌ من اسمائه المنزلة فهو الحميد وسمّى محمداً صلعم وهو الاعلى سمّى امير المومنين عليًّا وله الاسماء الحسنى فاشتق منها حسناً وحسيناً وهو فاطر فاشتق لفاطمة اسماً من اسمائه فلمّا خلقهم جعلهم فی الميثاق فانهم عن يمين العرش وخلق الملائكة مِن نور فلما ان نظروا اليهم عظموا امرهم وشانهم و لقنوا التسبيح فذلك قولهٗ تعالى (وَاِنَّا لَنَحنُ الصَّافُونَ وَ اِنَّا لَنَحنُ المسبّحون) فلما خلق الله آدم عليه السلام نظ

اليهم عن يمين العرش فقال يارب من هؤلاء قال يا آدم هؤلاء صفوتی وخاصتی خلقتهم من نور جلالی وشققت لهم اسماً من اسمائی قال يارب فبحقك عليهم علمنی اسمائهم قال يا آدم فهم عندك امانة سرٌّ من سرّی لا يطلع عليه غيرك الا باذنی قال نعم يارب قال يا آدم اعطنی علىٰ ذلك عهداً فاخذ عليه العهد ثم علمه اسمائهم ثم عرضهم علَى الملائكة ولم يكن علمهم باسمائهم فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان كنتم صادقين قالوا سبحانك لا علم لنا الّا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم۔ قال يا آدم انبئهم باسمائهم فلما انبأهم باسمائهم علمت الملائكة انه مستودعٌ وانه مفضل بالعلم وامروا بالسجود اذ كانت سجدتهم لآدم تفضيلاً له وعبادةً لله اذ كان ذلك بحق له وابى ابليس الفاسق عن امر ربه فقال (ما منعك ان تسجد اذ امرتك قال انا خيرٌ منه) قال فقد فضلته عليك حيث امر بالفضل للخمسة الذين لم نجعل لك عليهم سلطاناً ولا علىٰ شيعتهم۔ فبان لك استثنا اللعين (الّا عبادك منهم المخلصين قال انّ عبادی ليس لك عليهم سلطانٌ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی اور کوئی چیز نہیں تھی۔ اپنے نور جلال سے پنجتن پاک کو پیدا کیا۔ ہر ایک کو اپنے نام عطا کیے۔ خود حمید ہیں آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا۔ خود اعلیٰ ہیں امیر المومنینؑ کا نام علیؑ رکھا اپنے اسمائے حسنہ سے حسنؑ اور حسینؑ کا نام مشتق کیا۔ خود فاطر (پیدا کرنے والے ہیں اپنے ناموں سے فاطمہؑ کا نام رکھا۔ ان کو پیدا کرنے کے

بعد عالم میثاق میں رکھا۔ یہ حضرات عرش کے دائیں جانب قیام فرما ہوئے۔ فرشتوں کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ جب پنجتن پاک کو دیکھا تو ان کی عظمت اور شان کو بڑا جانا، اور تسبیح پڑھنا شروع کی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم صف بستہ ہیں ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں۔ آدمؑ کو پیدا کیا عرش کی دائیں جانب انوار خمسہ نجبار کو دیکھا۔ عرض کیا پالنے والے یہ کون ہیں؟ فرمایا اے آدمؑ یہ میرے برگزیدہ اور خاص لوگ ہیں۔ میں نے ان کو اپنے نور جلال سے خلق کیا ہے۔ ان کے نام اپنے ناموں سے مشتق کئے ہیں۔ عرض کیا پالنے والے تیری ذات کا واسطہ ان کے نام تو بتائیے۔ فرمایا یہ میرا راز ہیں اور تمہارے پاس امانت ہیں۔ میری اجازت کے بغیر تمہارے سوا ان کو کوئی نہ جانتا ہو۔ عرض کیا پالنے والے ایسا ہو گا۔ فرمایا میرے ساتھ وعدہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے اس بات کا وعدہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پنجتن پاک کے نام بتائے، تمام فرشتوں پر پیش کئے فرشتے پہلے آگاہ نہیں تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں تو اتنا علم ہے جتنا آپ نے تعلیم کیا ہے۔ تو علم والا اور حکمت والا ہے۔ آدمؑ سے فرمایا تم یہ نام بتاؤ۔ اس نے بتا دیئے۔ فرشتوں نے سمجھا کہ یہ نام بطور راز ان کو بتائے گئے ہیں۔ آدمؑ علم کی وجہ سے ان سے افضل ہے۔ ان کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ فرشتوں کا سجدہ آدمؑ کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تھا۔ شیطان فاسق نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ میرے حکم کے باوجود تم نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ کہا میں آدمؑ سے افضل ہوں۔ فرمایا آدمؑ تم سے افضل ہے یہ فضیلت خمسہ نجبار کی وجہ سے اس کو حاصل ہوئی ہے۔ جن پر تمہاری دسترس نہیں ہو گی اور نہ ہی ان کے شیعوں کا تم کچھ بگاڑ سکو گے ابلیس لعین نے خود ہی استثنا

کردی کہ میں تمہارے مخلص بندوں کا کچھ نہیں کر سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں کا تم نقصان نہیں کر سکتے۔ اس سے مراد شیعہ ہیں۔

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیطان شیعوں کو گمراہ نہیں کر سکتا، جو شیطان کے پھندے میں پھنسے ہوتے ہیں وہ شیعہ نہیں ہوتے اگرچہ وہ شیعہ ہی کیوں نہ کہلاتے ہوں، معلوم ہوا کہ زبان سے شیعہ ہونے کا اعتراف کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ عمل بھی شیعہ والا ہونا چاہیئے، صرف مومن کہلانا یا جا کر مجلس پڑھنا یا سُننا کافی نہیں۔

عبدالواحد بن علی کا بیان ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:- ———

"ہم انبیاءؑ سے اوصیاءؑ کی طرف اور اوصیاءؑ سے انبیاءؑ کی طرف منتقل ہوتے رہے، خدا نے جو بھی نبی دُنیا میں بھیجا میں نے اس کا قرض ادا کیا اور اس کے وعدے پورے کئے۔ مجھے رب نے علم اور کامیابی سے سرفراز کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارہ مرتبہ پیش ہوا۔ اس نے مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا کی، غیب کی کنجیاں مجھے دیں، اس اثنا میں قنبر سے فرمایا دیکھو دروازہ پہ کون آگیا ہے۔ عرض کیا میثم تمار ہیں، میثم حاضر ہوا، اس سے فرمایا تمہیں ایک بات بتاتا ہوں اگر اس پر عمل کرو گے تو مومن ہو جاؤ گے اور اس کو چھوڑ دو گے تو کافر ہو گے۔ پھر فرمایا میں فاروق ہوں جو حق اور باطل کو الگ کرتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں ڈالوں گا۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا (نہیں انتظار کرتے، مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ بیچ سائوں کے بادلوں سے اور فرشتے اور تمام کیا جاوے کام اور طرف اللہ کے پھر جاتے ہیں سب کام)۔"

(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

ابن عباس سے روایت ہے کہ ——— جب آدمؑ سے ترک اولیٰ ہوا، تو جنت

سے نکالا گیا۔ جبرائیلؑ نے آدمؑ سے کہا، اللہ کو پکارو، کہا کس طرح پکاروں۔ کہا کہو پالنے والے میں تم سے ان پانچ افراد کا نام لیکر سوال کرتا ہوں، جنکو تو میری پشت سے آخری زمانہ میں پیدا کریگا تو میری توبہ قبول فرما۔ آدمؑ نے جبرائیلؑ سے کہا کہ ان حضرات کے ناموں سے مجھے آگاہ کیجئے کہا کہو پالنے والے! تیرے نبی محمدؐ کا واسطہ، تیرے نبی کے وصی علیؑ کا واسطہ، حسنؑ اور حسینؑ تیرے نبی کے نواسوں کا واسطہ، تیرے نبی کی بیٹی فاطمہؑ کا واسطہ، تو میری توبہ منظور فرما۔ آدمؑ نے ان ناموں کے واسطے سے دعا کی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول کی، اس آیت کا یہی مطلب ہے۔

فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

خلوصِ دل سے جو شخص ان حضرات کے واسطے سے دعا کرے گا۔ خدا اس کی مصیبت دور کرے گا اور اس کی دعا قبول کرے گا۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

”یہ اللہ کا رنگ ہے۔ اللہ سے چوکھا رنگ ہوگا کس کا! ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں“

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت میں صبغۃ سے مراد عالم میثاق میں علیؑ ہیں ——— اور آپ ہی سے روایت ہے کہ آیت ———

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

۔ ان لوگوں کی مثل جو اپنے اموال کو خدا کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے اور اپنی ذات کی ثابت قدمی کی وجہ سے صرف کرتے ہیں، اس باغ کی سی ہے جو بلندی پر ہو اس پر پرزور مینہ پڑے، پھر وہ دو چند پھل دے پھر اگر زور کا مینہ

نہ پڑے تو پھوار ہی سہی، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے"۔ حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

"ہم نے تم کو امت عادلہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں"۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہم امت عادلہ ہیں ہم مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں اور زمین پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔

سورہ آل عمران

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ۔

"جہاں پائے جائیں گے ان پر ذلت مسلط ہوگی مگر اللہ اور لوگوں کی پناہ کیساتھ"

ابان ابن تغلب نے کہا کہ میں نے اس آیت کی تفسیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھی تو آپ نے فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں۔ عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد خدا کی کتاب ہے، لوگوں کی رسی سے مراد علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اعرابی کی شکل میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ـــــ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، تفرقہ نہ ڈالو" کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا نبیؐ ہوں اور علیؑ اللہ کی رسی ہیں ـــــ اعرابی یہ کہتے ہوئے چلا کہ میں اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کی رسی پر ایمان لایا۔

ابان بن تغلب نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی

ولایت وہ رسی ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اختلاف نہ کرو۔ جس نے رسّی کو پکڑا، مومن بنا، جس نے نہ پکڑا وہ ایمان سے نکل گیا۔

جب نصاریٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ کرنا چاہا تو رسولؐ اللہ میدانِ مباہلہ میں پنجتن پاک کو لے گئے اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت ہے:۔

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ مِنَ الْعِلْمِ ۔ الی اخرہ

"تم سے عیسیٰؑ کے بارے میں حجت کرے بعد اس کے کہ تمہارے پاس علم آچکا ہے"

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ اے محمدؐ! ان کو کہدو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں، تم اپنی عورتوں کو بلاؤ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر مباہلہ کریں وَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ اور جھوٹوں پر لعنت کریں

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ـــــ بیٹوں سے حسنؑ و حسینؑ، نفسوں سے رسولؐ اللہ اور علیؑ اور عورتوں سے فاطمہؑ زہرا مراد ہیں۔

جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی جماعت میں تشریف فرما تھے۔ ایک دیہاتی حاضر ہو کر دو زانو بیٹھ کر عرض گزار ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ ـــ "اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اختلاف نہ کرو" ـــــ جس رسّی کو پکڑنے کا حکم دیا ہے وہ کونسی رسّی ہے! آنحضرتؐ نے علیؑ کے شانہ پہ ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا ـــــ

"علیؑ کی ولایت مراد ہے"

یہ سنکر اعرابی نے کہا ـــــ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ۔ میں اللہ تعالیٰ کی رسّی کو پکڑتا ہوں"

ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ عرفات میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا تم میں علیؑ موجود ہیں؟ ہم نے کہا ہاں! یا رسولؐ اللہ ـــــــــ انہیں اپنے قریب بلا کر کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا ـــــــــ

"یا علیؑ! تمہیں بشارت ہو، ایک ایسی آیت اتری ہے جس میں تم اور میں برابر کے شریک ہیں وہ یہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ الی آخرہٗ۔"

یہ سامنے جبرائیل موجود ہیں۔ اور مجھے آگاہ کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا۔ تم اور تمہارے شیعہ نور کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے ذریعے ہوائیں اڑیں گے، بلند آواز سے میدان قیامت میں کہیں گے کہ ہم مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز آئیگی تم میرے مقرب ہو، تم خوف اور غم نہ کھاؤ۔

ابن عباس نے آیت الیوم کی تفسیر میں کہا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ سے مراد نبی علیہ السلام ہیں، اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ سے مراد علیؑ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا میں دینِ اسلام سے راضی ہوا میدان عرفات میں۔"

جعفر محمد علیہما السلام سے روایت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی وہ رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ـــــــــ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

اور علیؑ کی ولایت وہ نیکی ہے، جس نے اس کو اختیار کیا وہ مومن ہوا۔ جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر بنا۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ ـــــــــ صہیب کا ایک دفعہ اہل نجران سے گزر ہوا انہوں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کے فرزند ہیں، صہیب نے اس واقعہ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے ان کو بلایا انہوں نے آنحضرتؐ سے عیسیٰؑ کے بارے

میں وہی بات کی تو آپ نے فرمایا تَعَالَوْا ۔ اِلیٰ آخرہٖ ۔

رسول اللہؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا، آپ کے ہاتھ کو پکڑا، آپ کا سہارا لیکر اہل نجران کی طرف روانہ ہوئے ۔ آپ کیساتھ حسنؑ اور حسینؑ تھے۔ فاطمہؑ ان کے عقب میں چل رہی تھیں۔

نصاریٰ نے جب اس حالت میں آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر محمدؐ نبی ہیں اور ان سے تم نے مباہلہ کیا (آپس میں لعن کیا) تو ہلاک ہو جاؤ گے، مناسب یہی ہے کہ ان سے صلح کر لو، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو روئے زمین پر ان کا مال و دولت اہل اور اولاد سب برباد ہو جاتے ۔"

شعبی کا بیان ہے کہ ——— عاقب اور سید نجرانی رسول اللہؐ کی خدمت حاضر ہوئے ۔ آنحضرتؐ نے دونوں کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں فرمایا تم مسلمان نہیں ہو کیونکہ تم سور کا گوشت کھاتے ہو، عیسیٰؑ کے سولی پر چڑھنے کے قائل ہو اور عیسیٰؑ بن مریم کو خدا مانتے ہو۔

انہوں نے کہا ——— عیسیٰؑ کا باپ کون ہے؟

یہ سنکر رسول اللہؐ خاموش ہو گئے، فوراً قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی کَمَثَلِ آدَمَ ۔ اِلیٰ آخرہٖ ۔

"عیسیٰؑ کی پیدائش کی مثال آدمؑ کی پیدائش کی مانند ہے، یعنی آدمؑ ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے، اور عیسیٰؑ بغیر باپ کے متولد ہوئے "

رسول اللہؐ نے کہا آؤ مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ہمیں آپ سے مباہلہ کرنا منظور ہے، مباہلہ کے لئے صبح کی تاریخ مقرر ہوئی، ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہمیں مباہلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر محمدؐ خدا کے نبی ہیں تو خدا کی قسم ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ گھر لوٹ کر نہیں جا سکیں گے، مال و دولت۔ اہل اور اولاد سب تباہ ہو جائیں گے صبح کو رسول اللہؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا۔ حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لیا۔ یہ حضرات آپ کے آگے

اور فاطمہؑ پیچھے تھیں۔ میدان مباہلہ میں جاکر آپ نے دونوں نجرانیوں کو بلایا، فرمایا یہ حسنؑ اور حسینؑ ہمارے بیٹے ہیں، عورتوں سے مراد ہماری بیٹی فاطمہؑ ہیں۔ انفسنا سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا ہم آپ سے مباہلہ کریں گے۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ــــــــــ

۔ اہل نجران کا وفد رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے تین بزرگ نصرانی بھی تھے، جنکے نام عاقب، قیس اور اسقف تھے۔ یہ تینوں یہودیوں کے پاس چلے گئے، ان سے کہا کہ تم بندروں اور سوروں کو کھاتے ہیں اور ہمارے ہم مشرب ہو، محمدؐ اسلام کا دعویٰ کر کے تم پر غالب آچکا ہے، ہمارا ساتھ دو تا کہ ان کا مقابلہ کریں۔ منصور اور کعب اشرف نامی یہودی ان کے پاس گیا۔ نصرانیوں نے کہا کہ کل چل کر محمدؐ کا امتحان لیتے ہیں۔ آنحضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو وہ حاضر ہوئے۔

اسقف ــــــ اے ابا القاسم! موسیٰؑ کا باپ کون تھا؟

آنحضرتؐ ــــــ عمران۔

اسقف ــــــ یوسفؑ کا؟

آنحضرتؐ ــــــ یعقوبؑ۔

اسقف ــــــ آپ کا باپ؟

آنحضرتؐ ــــــ عبداللہ ابن عبدالمطلب

اسقف ــــــ عیسیٰؑ کا باپ کون ہے!

آنحضرتؐ خاموش ہوگئے، فوراً جبرائیل نازل ہوئے۔ جب آنحضرتؐ کسی بات میں متامل ہوتے تو جبرائیل فوراً حاضر ہوتے اس آیت کا یہی مطلب ہے: ــــــ

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ۔

"ہمارا امر ایک لمحے کے اندر پہنچ جاتا ہے۔"

جبرائیل نے آنحضرتؐ کو بتایا کہ عیسیٰؑ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔"

آنحضرتؐ ——— عیسیٰؑ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔

اسقف ——— روح بلا جسم!

رسولؐ اللہ پھر خاموش ہو گئے ——— اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ ———

"عیسیٰؑ کا مثال آدمؑ کی مانند ہے، جسکو مٹی سے پیدا کیا، اس سے کہا ہو جا، بس وہ ہو گیا۔"

اسقف نے کہا یہ بات تورات، زبور اور انجیل میں تحریر نہیں ہے یہ بات تو صرف آپ سے سُنی ہے۔ ——— اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی طرف وحی کی! ان سے کہو ———

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الخ

انہوں نے کہا کہ اے ابوالقاسم! آپ نے انصاف سے کام لیا۔ مباہلہ کب ہوگا؟

فرمایا ——— انشاءاللہ تعالیٰ کل ہوگا۔

علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ———

نبی علیہ السلام نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے آگے کیا، فاطمہؑ کو اپنے پیچھے، حسنؑ اور حسینؑ کو دائیں بائیں، اس شان سے مباہلہ کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گئے انہوں نے اس حالت میں آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کے نبیؐ ہیں اگر اپنے اہل کے ساتھ مل کر بددعا کی تو ہمیں کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔ بہتر صورت یہی ہے کہ ہم آپ کی بات کو مان لیں، حاضر ہو کر عرض کی کہ ——— اے ابوالقاسمؐ ہمیں معاف فرمائیے۔

فرمایا۔ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبیؐ بنا کر بھیجا، اگر میں مباہلہ کرتا تو تمام روئے زمین کے نصرانی مرد اور عورتیں ہلاک ہو جاتیں۔

امام جعفر صادق بن امام باقر علیہما السلام سے روایت ہے کہ ———

قال يحشر يوم القيامة شيعة عليٍّ (ع) رواء مرويين مبيضة وجوههم ويحشر اعداء عليٍّ يوم القيامة طامئين مسودة وجوههم ثم قرأ (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ)

"قیامت کے روز علیؑ کے شیعہ سیراب اور روشن چہروں کیساتھ ہونگے، دشمنان علیؑ پیاسے اور سیاہ چہروں سے لٹکے ہوں گے۔ پھر حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (یاد کرو اس وقت کو کہ بعض لوگوں کے چہرے روشن اور بعض کے سیاہ ہوں گے)۔"

عَنْ حُمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ (ع) يَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ۔

حمران سے روایت ہے کہ ــــــ امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل محمدؐ کو برگزیدہ کیا ــــــ میں نے عرض کیا کہ یہ آیت تو اس طرح نہیں پڑھی جاتی، فرمایا اسے اسی طرح حرف بحرف پڑھا کرو۔"

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ لِعَلِيٍّ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِسْمًا لَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ قُلْنَا وَمَا هِيَ قَالَ سَمَّاهُ الْاِيْمَانُ فَقَالَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۔

"ابن عباس نے کہا کہ ــــــ کتاب خدا میں علیؑ کا نام موجود ہے لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ ہم لوگوں نے پوچھا وہ کون سا نام ہے! کہا ایمان، پھر اس آیت کو تلاوت کیا (جس نے ایمان کا انکار کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان کرنے والوں میں ہو گا۔"

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝

"راہ خدا میں قتل کئے گئے یا اپنی موت مرگئے، تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں ان سب سے خدا کی مغفرت اور رحمت بہت ہی بہتر ہے"

فرات بن ابراہیم، جعفر ابن محمدؑ فزاری سے اور وہ امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوگئے یا مرگئے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے مراد کون لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں یہی بات تو آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں، جو شخص علیؑ سے محبت رکھتے ہوئے قتل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوا۔ جو علیؑ سے محبت کرتے ہوئے مرگیا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرگیا۔

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

"خدا نے اس بات کی شہادت دی کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں اور کل فرشتوں اور صاحبانِ علم نے جو عدل پر قائم ہیں (یہی شہادت دی کہ) سوائے اس زبردست حکمت والے کے کوئی معبود نہیں"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ویسے ہی ہے جیسے خود فرمایا ہے، اُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ صاحبانِ علم جو انصاف کرتے ہیں۔ وہ انبیاءؑ اور اوصیاءؑ مراد ہیں۔ عدل ظاہری سے مراد محمدؐ کی ذات ہے اور باطنی سے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ———— رسول اللہ اور علیؑ حج کے زمانہ میں مکہ ہی میں موجود تھے، رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے ابوالحسن تمہیں مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک واضح آیت میں میرا اور تمہارا ذکر ساتھ کیا ہے۔ وہ یہ ہے:
اَلْیَوْمَ۔ الیٰ اخرہٖ۔ ——— " آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کیا ہے اور
اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں دینِ اسلام سے راضی ہوں"

یہ عرفات کے مقام اور جمعہ کے روز کا واقعہ ہے، جبرائیلؑ میرے پاس موجود ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمہیں عمدہ اونٹنیوں پر سوار کرا کر اٹھائے گا۔ جن کی خلقت نور کی ہوگی۔ وہ ان کے قبور کے پاس جا کر بیٹھ جائیں گی۔ ان سے کہا جائیگا اے اولیاء اللہ ان پر سوار ہو جاؤ۔ ان کی قطار کو سیدھا رکھو، تم ان کے امام ہوگے۔ ان کو جنت کی طرف لاؤ گے، ایک ہوا جاری ہوگی جو ان کے چہروں پر مشک خالص کی بارش کرے گی۔ وہ لوگ کہیں گے ہم تو علیؑ والے ہیں تو ان سے کہا جائیگا۔

اِنْ کُنْتُمُ الْعَدِلُوْنَ وَاَنْتُمُ الْاٰمِنُوْنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

" اگر تم علیؑ والے ہو تو امن میں ہو، جن پر کوئی خوف اور غم نہیں۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ بَعْدَ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا پھر اس رنج کے بعد خدا نے تم پر چین کی نیند نازل کی:

وَطَائِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ

اور ایک گروہ کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے

ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت احد کے روز علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

(چین کی نیند سے مراد آپ ہیں)

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ
اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔

"جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور جو لوگ مشرک ہو گئے ہیں ان سے ضرر بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے، اگر صبر کرو گے اور پرہیزگار رہو گے، تو یہی پختگی کے کاموں میں سے ایک بات ہے۔"

مندرجہ بالا آیت رسول اللہؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے اور خاص طور پر آپ کے اہل بیت کے حق میں۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ (یعنی الجراحۃ) لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْہُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

"جنہوں نے زخم لگ جانے کے بعد بھی اللہ اور رسولؐ کا حکم مان لیا۔ ان میں سے جو نیکوکار اور پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے:"

علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نو آدمی ابوسفیان کی تلاش میں روانہ فرمائے، جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کی تعمیل کی۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

"اے ایمان والو صبر کرو ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور (اطاعت امام پر) کمر کس لو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

رسول اللہؐ، علی علیہ السلام اور حمزہ بن عبد المطلب کے حق میں نازل ہوئی، جس کا مطلب ہے اپنی نفسوں کو صبر کا عادی بناؤ، اپنے دشمن کے ظلم پر صبر کرو، اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلو، اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا کہ بیٹے اٹھو اور خطبہ پڑھو میں تمہارے کلام کو سننا چاہتا ہوں۔

امام حسنؑ نے عرض کیا بابا جان، میں کس طرح خطبہ پڑھ سکتا ہوں آپ جو میرے

سامنے موجود ہیں آپ کے ہوتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے، حضرت نے اپنی اولاد کو جمع فرمایا اور خود ایسی جگہ چھپ گئے جہاں سے حسنؑ کے کلام کو سن سکیں، امام حسنؑ نے کھڑے ہو کر اس طرح خطبہ ارشاد فرمایا ———

" تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جسکا کوئی نظیر نہیں، بغیر تکوین کے ہمیشہ سے قائم ہے تکلیف کے بغیر خالق ہے، دل اس کی ہیبت سے لرزتے ہیں، عقلیں اس کی عزت کے آگے حیران ہیں، گردنیں، اس کی قدرت کے آگے خم ہیں، انسان کا دل اس کی جبروت کا اندازہ نہیں کر سکتا، لوگ اس کی جلالت قدر کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے، تعریف کرنے والے اس کی عظمت کی وسعت بیان نہیں کر سکتے۔ ہماری اس تک رسائی ناممکن ہے، علماء کی عقلیں اس کے آگے عاجز صاحبانِ فکر اس کے رموز کی مصلحت نہیں سمجھ سکتے، اپنی مخلوق کو پوری طرح جانتا ہے، نگاہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، وہ نگاہوں پر محیط ہے وہ باریک بین ہے، اما بعد فَاِنَّ عَلِیًّا بَابٌ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْہُ کَافِرًا " علیؑ دروازہ ہیں جو اس کے اندر داخل ہوا، امن میں آگیا جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہوگیا۔ میں یہی بات کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ علیؑ نے اٹھکر آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ———

ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ابو کھمس نے کہا کہ ——— علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میری وجہ سے تین آدمی نجات پا جائیں گے اور تین آدمی ہلاک ہو جائیں گے، ہلاک ہونے والے یہ ہیں رہیں لعن کرنے والا اس کو سننے والا، اس بات کا اقرار کرنے والا ....

نجات پانے والے یہ ہیں ——— ہمارا محب، ہمارا دوست دار، اور ان لوگوں

سے دشمنی رکھنے والا جو ہمیں دشمن رکھتے ہیں۔ ہمارا محب وہ ہے جس نے ہمیں دوست رکھا جب ہمیں دوست رکھا تو ہمارے دوست کو بھی دوست رکھا اور میری پیروی کی، آدمی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیئے، اللہ نے آدمی کے اندر دو دل خلق نہیں کئے، ایک سے محبت کرے اور دوسرے سے بغض رکھے، جس کے دل میں غیر کی محبت ہے وہ ہمارا قائل ہے، یا ہم پر زیادتی کرنے والا ہے، اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ ایسے شخص کا دشمن اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے"

خیثمہ جعفی کا بیان ہے کہ ——————

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا —————— کیا آدمؑ اور نوحؑ کا بھی وہی مذہب تھا جو ہمارا ہے؟ —————— فرمایا اے خیثمہ صرف آدمؑ اور نوحؑ ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اور رسولوں کا وہی مذہب تھا جو اس وقت ہمارا مذہب ہے اے خیثمہ آسمان پر رہنے والے تمام فرشتوں کا طریقہ بھی وہی ہے، جس پر تم لوگ قائم ہو اس آیت کا مطلب یہی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ
عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ

"اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو برگزیدہ کیا۔ برگزیدہ صرف وہ لوگ ہیں جن کو اپنی ذات کے لئے منتخب کیا۔"

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ صبح کے وقت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور اس طرح گفتگو فرمائی۔ ——————

علیؑ —————— اے فاطمہؑ! کوئی کھانے کی چیز ہے؟

فاطمہؑ —————— اس ذات کی قسم جس نے میرے باپ کو نبوت اور آپ کو وصایت سے مکرم کیا میرے پاس کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ہے دو روز سے میں خود حسنؑ

اور حسینؑ فاقہ سے ہیں۔

علیؑ ——— مجھے اس بات سے مطلع کیوں نہیں کیا؟

فاطمہؑ ——— مجھے آپ کو تکلیف مالایطاق دینے سے شرم آتی ہے۔

علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق کی تلاش میں تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ ایک دینار قرض لیتے ہیں، راستے میں مقداد بن اسودؓ مل جاتے ہیں۔ دن سخت گرم تھا اس وجہ سے مقداد کی حالت سخت متغیر تھی، سورج کی گرمی نے اس کا رنگ بُری طرح سیاہ کر دیا تھا۔ حضرت نے جب مقداد کو پریشان دیکھا۔

علیؑ ——— مقداد! اس وقت کیا کر رہے ہو؟

مقدادؓ ——— مجھے جانے دیجئے کچھ نہ پوچھئے۔

علیؑ ——— وجہ بتائے بغیر نہیں جانے دوں گا۔

مقدادؓ ——— اے ابوالحسنؑ! تمہیں خدا اور آپ کی اپنی ذات کا واسطہ۔ میری حالت پوشیدہ رہنے دیجئے۔

علیؑ ——— بھائی تمہیں اپنی حالت ضرور بتانی پڑے گی۔

مقدادؓ ——— اے ابوالحسنؑ! اگر مانتے نہیں تو سنو، میرے بال بچوں کا بھوک سے بُرا حال ہے۔ مجھ سے ان کی آہ و بکا نہیں سنی جاتی، روزی کی تلاش میں پھر رہا ہوں ——— علیؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

علیؑ ——— جس چیز نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے، اس نے مجھے بھی پریشان کیا ہوا ہے، میں نے ایک دینار قرض لیا ہے، میں اپنی ضروریات پر تمہاری ضروریات کو ترجیح دیتا ہوں یہ دینار لو اور اپنی ضرورت کو پورا کرو۔

حضرت نے دینار مقداد کو دے دیا اور خود مسجدِ رسولؐ میں تشریف لا کر ظہر عصر اور مغرب کی نماز ادا فرمائی، رسول اللہ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد علیؑ جو صف

اول میں تھے کے پاس سے گزرے، پاؤں سے آپ کو حرکت دی، حضرت نگاہ جھکائے رسولؐ اللہ کے پیچھے چل پڑے مسجد کے دروازہ پر رسولؐ اللہ سے جا ملے، سلام عرض کیا رسولؐ اللہ نے سلام کا جواب دیا۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا ——— اے ابوالحسنؑ! رات کو کھانے کی کوئی چیز ہے میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں"۔

علیؑ نے تھوڑی دیر سر نیچے کر لیا، شرم سے کوئی جواب نہ دیا، ——— رسولؐ اللہ کو دینار کے بارے میں علم تھا کہ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اللہ کو وحی کی کہ آج رات کھانا علیؑ کے پاس کھائیں۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو خاموش دیکھ کر فرمایا ———

اے ابوالحسنؑ! تمہیں کیا ہو گیا، کوئی جواب کیوں نہیں دیتے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو واپس چلا جاتا ہوں اگر ہاں میں ہے تو تمہارے ساتھ چلتا ہوں"۔

علیؑ نے حیا اور احترام کی وجہ سے فرمایا ——— میرے ساتھ تشریف لے چلیے۔

رسولؐ اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا، فاطمہؑ کے پاس آئے جو مصلّی عبادت پر تشریف فرما تھیں سیدہؑ نے آنحضرتؐ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور سر پہ ہاتھ پھیرا۔ سیدہؑ آنحضرتؐ کو بے حد عزیز تھیں، فرمایا۔ بیٹی رات کس حال میں کی ہے، رات کا کھانا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے، ویسے تو اس نے تمہیں بخش دیا ہے، سیدہؑ نے کھانے سے بھرا ہوا پیالہ آنحضرتؐ اور علیؑ کے سامنے رکھ دیا.......

جب علیؑ نے اس قدر عمدہ کھانا ملاحظہ کیا تو فرمانے لگے۔

"فاطمہؑ! یہ کہاں سے آ گیا۔ میں نے ایسی شکل کا کھانا کبھی نہیں دیکھا؟"

آنحضرتؐ نے اپنا پاک ہاتھ علیؑ کے شانے پر رکھ کر جھٹکا دے کر فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینار کا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے"۔

آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، رو پڑے۔ فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اے علیؑ تم دونوں کو دُنیا سے جانے سے پہلے وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو ذکریاؑ کو عطا فرمائیں، اے فاطمہؑ تمہیں وہ چیزیں دیں جو مریم بنت عمران کو دیں۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

"جب ذکریا محراب عبادت میں مریم کے پاس جاتے تو وہاں کھانا ملاحظہ کرتے"

حسنؑ سے روایت ہے کہ ـــــــ میں نے عبداللہ بن عباس کو کہتے سنا ہے کہ جب جنگ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؑ اور ایک انصاری کے سوا تمام اصحاب چھوڑ کر بھاگ گئے تو اس موقع پر یہ آیت اُتری۔

إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ

"یاد کرو اس وقت کو جب تم پہاڑ پر چڑھ رہے تھے اور مُڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور رسولؐ تم کو بلاتے تھے"

اس موقع پر رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا ـــــــ تم نے لوگوں کی حالت دیکھی ہے (جو مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں)، اب اس گروہ پر حملہ کر دو، حضرتؑ نے کفار پر حملہ کر کے ان کو بھگا دیا، جبرائیل نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اس کو وفاداری کہتے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کیوں نہ ہو، میں علیؑ سے ہوں علیؑ مجھ سے ہیں۔

جبرائیلؑ نے عرض کی ـــــــ میں آپ دونوں سے ہوں ......

عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بلا کر فرمایا کہ میرے دروازہ پر تشریف رکھیے اور کسی کو اندر نہ آنے دیجیے، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی ہے کہ وہ میرے ساتھ صبح سے لیکر شام تک گفتگو کریں گے۔ عمرؓ صبح کو آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے آئے علیؑ نے ان کو واپس لوٹا دیا، دوپہر اور عصر کے

وقت آئے تب بھی آپ نے واپس کر دیا۔ ان سے کہا کہ تین سو ساٹھ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ سے ملنے کی اجازت لی ہے۔ دوسرے روز صبح کو حضرت عمر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علیؑ کے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بلا کر پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میرے پاس تین سو ساٹھ فرشتے آئے تھے، عرض کیا جو فرشتہ بھی آپ سے اجازت لیتا تھا میں اس کی آواز کو سنتا تھا، اور ہاتھ سے ان کی تعداد کو گنتا تھا لہٰذا ان کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔ رسول اللہ نے تین دفعہ فرمایا "تم نے سچ کہا"

ابو مسلم خولانی سے مروی ہے کہ ——

فاطمۃ الزہراؑ اور عائشہ آپس میں اپنی اپنی بڑائی بیان فرما رہی تھیں، دونوں کے چہرے سرخ ہو چکے تھے، رسول اللہ نے وجہ پوچھی انہوں نے آگاہ کیا۔ فرمایا —— اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ نُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاهِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ وَعَلِیًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَحَمْزَۃَ وَجَعْفَرَ وَفَاطِمَۃَ وَخَدِیْجَۃَ ۔

"اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراہیمؑ، آلِ عمرانؑ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، حمزہؓ، جعفرؓ، فاطمہؑ اور خدیجہؓ کو تمام دنیا سے برگزیدہ کیا۔"

حذیفہ یمانی کا بیان ہے کہ ——

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو جہاد کا حکم دیا، یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے کہ ہم جنگ سے ہرگز نہیں بھاگیں گے، اگرچہ ہمیں موت ہی کیوں نہ آ جائے یا فتح اور کامرانی حاصل کریں گے۔ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو بڑا دعویٰ کرنے والے مقابلہ نہ کر سکے تھوڑی دیر میں بھاگ کھڑے ہوئے، رسول اللہ کا ساتھ صرف حضرت علیؑ اور ابودجانہ سماک بن حرشہ انصاری نے دیا، یہ سخت امتحان کا دن تھا۔ رسول اللہ نے دوڑ جانے والے اصحاب کو اپنا خود اتار کر بلند آواز سے واپس کرنے کی آواز دی، مگر ان میں سے کوئی بھی

واپس نہ آیا۔ آپ فرماتے ہیں میں زندہ ہوں، مرا نہیں گیا، میں قتل نہیں ہوا۔ ——— مگر وہ رسولؐ اللہ کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دیتے تھے، حتیٰ کہ مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے، بھاگتے بھاگتے مدینہ میں جا پہنچے۔ اصحاب رسول اس شدت سے بھاگے کہ ایک دوسرے پر گر پڑتے، صرف بھاگنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے بزرگوار کہتے رسولؐ اللہ قتل ہو گئے

رسولؐ اللہ مایوس ہو گئے کہ اب یہ واپس آنے والے نہیں، لاچار اپنی قیام گاہ پہ واپس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ صرف حضرت علیؑ اور ابو دجانہؓ تھے، ——— رسولؐ اللہ نے فرمایا ———

"اے ابو دجانہ! لوگ بھاگ گئے ہیں تم بھی چلے جاؤ"

ابو دجانہؓ ——— "ہم نے مرنے مارنے پر اللہ تعالیٰ سے بیعت کی تھی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ———

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

"اے محمدؐ! جن لوگوں نے تمہاری بیعت کی تھی، درحقیقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔

رسولؐ اللہ ——— اے ابو دجانہؓ! میں تم سے بیعت اٹھاتا ہوں، تم چلے جاؤ۔

ابو دجانہؓ ——— انصار کی عورتیں طعنہ دیں گی کہ تم نے رسولؐ اللہ کو چھوڑ دیا اور رسولؐ اللہ سے اپنی زندگیوں کو پیارا کیا۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آپ کی موت کے بعد ہمارا زندہ رہنا بے کار ہے۔"

آنحضرتؐ نے جب ابو دجانہؓ کو جہاد کرنے کا خواہش مند پایا تو آپ نے ایک پتھر کی اوٹ میں پناہ لی، مشرکین آپ پر تیروں کی بارش کر رہے تھے، تھوڑی دیر

کے بعد ابودجانہؓ تیروں سے زخمی ہو کر رسول اللہؐ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ حضرت علیؑ پیدل اور سوار ہو کر لگاتار مشرکین پر وار کر رہے تھے، جو شخص بھی حضرت کے مقابل آتا قتل ہو جاتا، حتّیٰ کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے عرض کی:۔ ———

"یا رسول اللہ! میری تلوار ٹوٹ گئی ہے اور تلوار میرے پاس نہیں ہے"

رسول اللہؐ نے تلوار ذوالفقار آپ کو عطا کی۔ حضرت تلوار لگا کر تمام مشرکین کے پاس آئے جو مشرک مقابل آتا فی النار و السقر ہوتا۔ آپ کی زرہ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر رسول اللہؐ خوف زدہ ہو گئے، آسمان کی طرف نگاہ بلند کی اور عرض کیا:۔ ———

"پالنے والے! یہ تیرا بندہ، تیرا بندہ اور رسول ہے۔ تو نے ہر رسول کا ایک وزیر اس کے اہل سے مقرر کیا ہے جو اس کا قوت بازو بنا ہے اور کار رسالت میں اس کا شریک رہا ہے، میرے اہل سے میرا وزیر میرا بھائی، علی بن ابی طالبؑ کو مقرر فرما، جو اچھے بھائی اور اچھے وزیر ہیں، پالنے والے تمہارا وعدہ تھا کہ تو میری چار ہزار فرشتوں کے ذریعے مدد کرے گا۔ پالنے والے تیرا میرے ساتھ وعدہ تھا۔ تجھ سے وعدہ خلافی تو ہو ہی نہیں سکتی، تیرا وعدہ تھا کہ تو دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ اگرچہ مشرک ناپسند ہی کیوں نہ کریں"

ابھی رسول اللہؐ اپنے رب سے دعا اور زاری کر رہے تھے کہ ناگاہ آپ نے آواز کو سنا آنحضرتؐ نے سر کو بلند کیا، جبرائیلؑ کو سونے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا، جس کے ساتھ چار ہزار فرشتے موجود تھے، جبرائیل کہہ رہے تھے ———

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیؑ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالفِقَارِ

جوان صرف علیؑ ہیں اور تلوار محض ذُوالفقار

جبرائیلؑ پھر پا اترے، فرشتوں نے رسول اللہؐ کو گھیر لیا۔ آپؐ پر سلام کیا۔

جبرائیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو ہدایت کیلئے مکرّم کیا، فرشتے علیؑ کی وفاداری پر سخت تعجب کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر آپ کی حفاظت کی۔

آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ سے کہا کہ ——— یہ فداکاری کیونکر نہ ہو، علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔ جبرائیل نے تین دفعہ کہا کہ میں تم دونوں سے ہوں۔ فرشتوں اور علیؑ نے ملکر مشرکین پر یکدم حملہ کر دیا، مشرک شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوتے، رسول اللہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، علیؑ آگے آگے اور ان کے ہاتھ میں علَم تھا۔ اور ابودجانہؓ پیچھے تھے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو انصار کی عورتیں رسول اللہ کی موت پر رو رہی تھیں، جب لوگوں نے رسول اللہ کو زندہ آتے ہوئے دیکھا، تمام اہل مدینہ نے آپ کا استقبال کیا،

رسول اللہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، جو ان کی نافرمانی کی نشاندہی کرتی ہے،

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ
وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۔

"اور ملاقات سے پہلے تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پھر تم نے اس کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔"

مشرکین کو دیکھا تو ان سے لڑنا موت کے مترادف تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا۔ موت سے گھبرا گئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ سے نہ بھاگنے کا وعدہ کیا تھا، صرف بھاگنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ بعض لوگ تو یہ کہنے لگے کہ محمدؐ قتل کر دیئے گئے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔

"محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزا دے گا۔"

شاکرین سے مراد علیؑ اور ابو دجانہؓ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

اے لوگو! تم جان بچا کر مجھے چھوڑ گئے تھے، علیؑ نے میری مدد کی اور میرا ساتھ دیا۔

فَمَنْ اَطَاعَهٗ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِىْ

"جس شخص نے علیؑ کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

وَفَارَقَنِىْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

"وہ شخص مجھے دنیا اور آخرۃ میں چھوڑ گیا۔"

حذیفہ نے کہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ———

"جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، وہ اس شخص سے افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے، جو شخص رسولؐ اللہ کو چھوڑ کر نہیں بھاگتا، وہ اس شخص سے افضل ہے جو رسولؐ اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ان لوگوں سے افضل ہے جو بعد میں ایمان لائے۔"

سب سے پہلے ایمان لانے والے علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ ———

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جب لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی تو ابوذر غفاریؓ نے مسجدِ رسولؐ میں تشریف لاکر فرمایا ——

(ایہا الناس) ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا وآل ابراھیمَ وَآل عمران علی العالمین ذُرّیۃً بعضہا من بعضٍ وَاللہُ سمیعٌ علیمٌ ۔

(اے لوگو!) اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آلِ ابراھیمؑ اور آلِ عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا، اِن میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ —— تمہارے نبیؐ کی اہل بیت آلِ ابراہیمؑ، اولادِ اسماعیلؑ اور محمدؐ کی تربیت یافتہ عترت، محمدؐ کی وجہ سے ان کو بزرگی ملی ہے، یہ خلافت کے مالک ہیں بارگاہِ خداوندی سے ان کو فضیلت ملی ہے، جو آسمان کی طرح بلند، زمین کی طرح وسیع، پہاڑ کی طرح اٹل، الکعبہ کی طرح ستر پوش، سورج کی طرح روشن، ستاروں کی طرح راہنما، زیتون کا درخت جس کے تیل سے روشنی حاصل ہوتی ہے، صاحب برکت ہے وہ شخص جو اس روشنی کے پاس ہوتا ہے، محمدؐ آدمؑ کے وصی اور اس کے علم کے وارث، پرہیزگاروں کے امام، سفید پیشانی والے مومنین کے قائد اور قرآنِ عظیم کی تفسیر ہیں علی بن ابی طالبؑ، صدیق اکبر، فاروقِ اعظم، وصی محمدؐ، محمدؐ کے علم کے وارث اور آپ کے بھائی۔ اے وہ قوم! جو اپنے نبیؐ کی وفات کے بعد گمراہ ہوگئی، تمہیں کیا ہوگیا ہے، اگر تم اس شخص کو مقدم کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا تھا، اور اس کو خلیفہ بناتے جسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ بنایا تھا۔ تو تم میں ہرگز دین کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا۔ دو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے حکم میں اختلاف نہ کرتے، اللہ تعالیٰ کے

فرائض کی پوری پابندی ہوتی، لوگ دین کے بارے میں کسی مسئلہ میں بھی اختلاف نہ کرتے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے ان تمام باتوں کا علم تمہارے نبیؐ کی اہل بیت کے پاس ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کتاب عزیز میں فرماتا ہے:۔ ——

اَلَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

جن حضرات کو ہم نے کتاب عطا کی وہ اس کی تلاوت صحیح معنوں میں کرتے ہیں۔ یعنی اس کا مفہوم درست سمجھتے ہیں۔"

جو کوتاہی تم نے کی ہے اس کا مزا ضرور چکھو گے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔

عبید بن وائل نے کہا میں نے ابوذرؓ کو حج کے زمانہ میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا:۔ ——

يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبُ بْنِ الْيَمَانِ اَبُوْذَرِّ الْغِفَارِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاهِيْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے تو ٹھیک ہے جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہیئے میں رسولؐ اللہ کا صحابی جندب ہوں جو یمان کا بیٹا ہے جسکو ابوذر غفاری کہتے ہیں۔ جس طرح خداوند عالم نے فرمایا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے آدمؑ نوحؑ۔ آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام عالم سے برگزیدہ کیا جو بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے:۔ —— محمدؐ نوحؑ سے ہیں آل ابراہیمؑ اور اولاد اسماعیلؑ سے ہیں۔ عترت ہادیہ اولاد محمدؐ سے ہے، محمدؐ

کی وجہ سے ان کو شرف ملا، محمدؐ کی وجہ سے ان کو قوم پر فضیلت حاصل ہوئی۔ اہل بیت محمدؐ ہمارے درمیان بلند آسمان، پھیلی ہوئی زمین، ایستادہ پہاڑوں کعبہ مستور، سورج کی روشنی، چلنے والے چاند، ہدایت کرنے والے ستاروں، درخت زیتون کی مانند ہیں۔ محمدؐ آدمؑ کے وصی ہیں علم ہیں۔ بذاتِ خود علم کی کان اور جن کے اعضاء قیامت کے روز روشن ہوں گے ان کے قائد علی بن ابی طالب علیہ السلام صدیق اکبر ہیں، اے وہ لوگ جو نبیؐ کے بعد گمراہ ہو گئے اگر تم اُن لوگوں کو آگے بڑھاتے جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے آگے کیا تھا اور ان کو پیچھے رکھتے جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے پیچھے رکھا، تو یہ لوگ کسی بات میں جھگڑا نہ کرتے، اس بات کا تمام علم تمہارے نبیؐ کی اہل بیتؑ کے پاس ہے اب اپنے کیے کا مزہ چکھو۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

شعبی کا بیان ہے کہ جب ــــــــ

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ۔

نازل ہوئی تو رسولؐ اللہ میدانِ مباہلہ کی طرف اس شان سے روانہ ہوئے کہ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا سہارا لیے ہوئے تھے، اور جناب فاطمہؑ ان کے پیچھے چل رہی تھیں آنحضرتؐ فرماتے جاتے تھے یہ ہمارے بیٹے ہیں یہ ہماری عورت ہیں اور یہ ہمارا نفس ہیں۔"

ابن عباس کا بیان ہے کہ ــــــــ

حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ــــــــ

اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ۔

"محمدؐ مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے" ——— یعنی پھر کافر ہو جاؤ گے۔ خدا کی قسم اللہ کی ہدایت کے بعد ہم ہرگز نہیں پھریں گے، ایسے لوگوں سے ان باتوں پر جہاد کروں گا، جن باتوں پر رسولؐ اللہ جہاد کیا کرتے تھے، ایسا کیوں نہ ہو میں خود رسولؐ اللہ کا بھائی، وارث اور ابنِ عم ہوں۔"

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ ہم صادقِ آلِ محمدؐ کی خدمت میں موجود تھے کہ ابان بن تغلب نے اس آیت کا مطلب پوچھا: ———

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو:

اور ماں باپ سے مراد کون لوگ ہیں! ——— امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا والدین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور علی علیہ السلام ہیں"

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

"کیا لوگوں پر اِنکا حسد کرتے جو کچھ ہم نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے"۔ (فضل سے مراد درجۂ امامت ہے)

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا وہ ہم لوگ ہیں، جن پر لوگ حسد کرتے ہیں

بریدہ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے آیت ———

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔

"کیا لوگ ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں، جن کو اللہ نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔ پوچھا۔

فرمایا جن پر لوگ حسد کرتے ہیں وہ ہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امامت عطا فرمائی اس لئے محسود بھی ہم ہیں۔

فَقَدْ آتَيْنَا آلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيْمًا۔

"ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی اور ان کو ایک بڑا ملک عطا کیا"

یعنی ہم نے ان میں، رسولؑ، انبیاءؑ اور آئمہؑ پیدا کئے، یہ لوگ اس بات کا آلِ ابراہیمؑ میں تو اقرار کرتے ہیں اور آلِ محمدؐ میں اس کی تکذیب کرتے ہیں،

مِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهٖ

بعض لوگ وہ ہیں، جو اس بات پر ایمان لائے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ

بعض نہ مانے

وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا

نہ ماننے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسولؐ کی اطاعت کرو اور والیانِ امر کی جو تم ہی سے ہیں"

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اولی الامر سے اولی الفقہ والعلم مراد ہیں یعنی صاحبِ فقہ اور علم۔ راوی نے عرض کیا عام لوگ مراد ہیں جو فقہ اور علم کا دعویٰ کرتے ہوں یا خاص خاص بندے مراد ہیں۔ فرمایا بلکہ خاص وہ فقیہہ اور صاحبِ علم مراد ہیں جو ہم ہی سے ہیں۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اولی الامر حکم نافذ کرنیوالے سے مراد آل محمدؐ ہیں، حکم صادر کرنیوالے صرف یہ ہیں،

رسول اللہ نے فرمایا اس آیت میں امر سے مراد اولیا، آل محمدؐ ہیں۔ اس بارے میں یہ آیت ہے۔

"أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" مِنْ آلِ مُحَمَّدٍؐ۔ آل محمد اولوالامر ہیں۔

ابومریم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کے بارے میں پوچھا یہ اطاعت ہم پر فرض ہے۔ فرمایا صرف رسول اللہ کی اطاعت فرض ہے، اس آیت کی رو سے

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ

جس شخص نے رسولؐ اللہ کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔

رسول اللہ کی اطاعت کے اندر علی بن ابی طالب کی اطاعت داخل ہے،

امام جعفر صادقؑ ـــــ اے سفیان! تمہیں ہدایت کی پیروی کرنا چاہیئے۔

سفیانؓ ـــــ فرزندِ رسولؐ ہدایت کی پیروی کیا چیز ہے؟

امامؑ ـــــ کتاب خدا اور شخص کی اتباع۔

سفیانؓ ـــــ فرزندِ رسولؐ میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے۔

اِمامؑ ـــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے دنیا خریدی ہے اور آخرت فروخت کردی ہے۔ جس شخص نے آخرت پر دُنیا کو ترجیح دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اندھا محشور کرے گا۔

سفیانؓ ـــــ فرزندِ رسولؐ مجھے آگاہ فرمایئے کہ اس شخص سے کون مراد ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے۔

امامؑ ——— امیر المومنینؑ مراد ہیں، جس شخص نے آپ کی اتباع کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر دیا، اتنا کسی کو نہیں دیا۔ جس شخص نے اس کی اتباع نہ کی وہ بہت بڑے خسارہ میں رہے گا۔ خدا کی قسم اس سے مراد ہمارے جد علی بن ابی طالبؑ ہیں ——— اے سفیان! اگر تم مضبوط رسّی کو پکڑنا چاہتے ہو تو علی علیہ السلام کا دامن پکڑو، اے سفیان! آپ ہی تجھے پار لگائیں گے، خواہش کا غلام نہ بن ورنہ سیدھے راستہ سے بھٹک جائیگا۔

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

"اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو"

کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ ——— یعنی اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کو قتل نہ کرو۔"

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں۔

ہم نے بصرہ والوں کو شکست دی، علی علیہ السلام بصرہ تشریف لائے۔ سواری کی حالت میں دیوار کا سہارا لیا۔ لوگ نیچے کھڑے تھے، ہم لوگ حضرت کے گرد جمع تھے، حضرت نے ایک ایک آدمی کو اس کے نام کے ساتھ بلایا، حتیٰ کہ ستر آدمیوں کو طلب کیا، سب کے سب بڑی عمر کے بزرگ تھے، اکثر ان میں قبیلہ ہمدان سے تعلق رکھتے تھے، حضرت بصرہ کے ایک راستہ پر چل پڑے، ہم لوگ زرہ مغفر اور تلواروں سے لیس تھے، ایک ایسے گھر کے پاس تشریف لائے جس میں دھاڑ و فریاد کی آواز بلند تھی، گھر کے اندر گئے عورتیں رو رہی تھیں، حضرت کو دیکھا تو یک زبان ہو کر چلائیں۔

"دوستوں کے قاتل آگئے"

لوگوں سے پوچھا ——— "عائشہ کا گھر کہاں ہے؟"

انہوں نے کہا گھر کے فلاں حجرہ میں ہیں۔ ہم لوگوں نے حضرت علیؑ کو گھوڑے سے اتارا۔

عائشہ کے پاس تشریف لے گئے، پھر ہم نے کوئی بات نہ سُنی مگر عائشہ بلند آواز والی تھیں کہتی تھیں ـــــ "یہ میں نے نہیں کیا"۔

حضرت باہر تشریف لائے ہم نے آپ کو گھوڑے پر سوار کیا۔ ایک عورت حضرت کے درپے ہو گئی۔ فرمایا ـــــ "صفیہ کہاں ہیں!"

عرض کیا ـــــ "حاضر ہوں یا امیر المومنینؑ"۔

فرمایا ـــــ "ان کو کیوں نہیں روکتی جو کہتی ہیں کہ میں نے دوستوں کو قتل کیا ہے اگر میں دوستوں کا قاتل ہوتا تو ضرور کہتا کہ اس گھر میں کون موجود ہے"۔

حضرت نے گھر کے تین حجروں کی طرف اشارہ فرمایا۔ ہم نے تلواروں کے قبضوں پر زور سے ہاتھ مارا اور آنکھوں سے ان کمروں کی طرف دیکھا۔ جن کی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا تھا۔ خدا کی قسم اتنا کرنے سے رونے والی خاموش، کھڑی ہوئیں بیٹھ گئیں۔

میں نے پوچھا ـــــ "اے ابوالقاسم" تین کمروں میں کون کون تھے؟

فرمایا ـــــ "ایک کمرہ میں زخمی ہو کر مروان بن حکم قریش کے نوجوان زخمیوں کے ساتھ پڑا تھا، دوسرے کمرہ میں عبداللہ بن زبیر تھا، جس کیساتھ آلِ زبیر کے زخمی پڑے ہوئے تھے، تیسرے کمرہ میں اہلِ بصرہ کا رئیس۔ جو عائشہ کے ساتھ گھومتا تھا۔ جہاں وہ گھوما کرتیں"

میں نے کہا ـــــ "اے ابوالقاسم! تم لوگوں نے زخمیوں کا خاتمہ کیوں نہ کر دیا؟"

کہا ـــــ "امیر المومنینؑ تم سے بہتر جانتے تھے، آپ نے عام امان دیدی تھی، جب ہم نے اہل بصرہ کو شکست دی تو عام اعلان ہوا۔ زخمی پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے، بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈال دے، آج سے ایک سال تک امان میں ہے۔

پھر ہم حضرت کیساتھ لشکر کی طرف چل پڑے، اصحابِ نبیؐ حضرت کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے جو یہ تھے (۱) ابوایوب انصاری (۲) قیس بن سعید (۳) عمار بن یاسر (۴) زید بن حارثہ (۵) اور ابولیلیٰ۔

حضرت نے فرمایا ——— میں تمہیں ان سات آدمیوں کے نام بتاؤں جو قیامت کے روز تمام مخلوق سے افضل ہوں گے۔

ابو ایوب انصاری رض ——— یا امیر المومنینؑ ضرور بتایئے۔

امیر المومنینؑ ——— قیامت کے روز اولاد مطلب سے افضل شخص وہ ہو گا جس کی فضیلت کا انکار کافر اور مشرک کرے گا۔

عمار یاسر رض ——— یا امیر المومنینؑ ان لوگوں کے نام بتایئے تاکہ ہم جان لیں۔

امیر المومنینؑ ——— تمام مخلوق سے افضل رسول ہوں گے اور تمام رسولوں سے افضل محمدؐ ہوں گے، پھر ہر امت میں اس کے نبی کے بعد اس نبی کا وصی ہوگا اور تمام اوصیاء سے محمدؐ کا وصی افضل ہوگا۔ اوصیاء کے بعد شہداء افضل ہیں تمام شہداء سے افضل حمزہ بن عبد المطلب رض اور جعفر بن ابی طالبؑ ہیں جو اپنے دو پروں کے ذریعے فرشتوں کیساتھ اڑا کرتے ہیں، حسنؑ اور حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار مہدی عجل اللہ فرجہ ہونگے۔ پھر حضرت نے تین دفعہ فرمایا تمہیں بشارت ہو

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔

"جو شخص اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا۔ وہ ان لوگوں کیساتھ ہو گا۔ جن پر خدا نے انعام کیا ہے، انبیاء سے صدیقین سے، شہداء سے صالحین سے یہ لوگ اچھے ہوں گے، یہ خدا کا فضل ہے، اللہ کا آگاہ ہونا ہی کافی ہے۔"

اِنَّ اللہَ یَامُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کو پہنچا دو۔" کی تفسیر میں شعبی نے کہا کہ میں یہ بات کہنے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا کہ امانات سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔

فاطمہ بنت محمدؐ سے روایت ہے کہ ——

"رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچا، "قاب قوسین او ادنیٰ" کی منزل پر فائز ہوا، تو میں نے خدا کو دل سے دیکھا آنکھوں سے نہیں دیکھا، اذان دو، دو دفعہ اور اقامت کی فصل کو ایک ایک مرتبہ سُنا، ایک آواز دینے والے کی آواز کو سنا

اے میرے فرشتے، میرے آسمانوں اور میری زمین میں رہنے والے اور میرے عرش کو اٹھانے والے، گواہی دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں —— فرمایا میرے فرشتو، میرے آسمانوں اور زمین پر رہنے والو اور عرش اٹھانے والو۔ گواہی دو کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ —— فرمایا۔ میرے فرشتو! آسمانوں اور زمینوں پر رہنے والو، میرے عرش کو اٹھانے والو گواہی دو کہ علیؑ میرا اور میرے رسول کا اور مومنین کا میرے بعد ولی ہے انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔"

ابن عباد بن صہیب کا بیان ہے کہ ——

جعفرؑ بن محمدؑ نے کہا کہ ابو جعفرؑ نے کہا کہ جب ابن عباس اس بات کا ذکر کرتا تو کہتا کہ میں اس بات کو کتاب اللہ میں پاتا ہوں اور یہ آیت تلاوت کرتے: ——

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

"آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا، مگر انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ انسان نے اس کو اٹھا لیا یہ بڑا ظالم اور بہت بڑا جاہل ہے۔"

ابن عباس نے کہا کہ خدا کی درہم و دینار زمین کے خزانوں کی دولت ان پر پیش نہیں کی گئی تھی بلکہ آدمؑ کی خلقت سے پہلے خدا نے زمین و آسمان اور پہاڑوں کو وحی کی کہ میں تم میں اولادِ محمدؐ کو خلیفہ بنانے والا ہوں، ان کی آواز پر لبیک کہنا، پناہ طلب کریں تو پناہ دینا، پہاڑ سے وحی کی کہ ان کے دشمنوں کو ڈھانپ دینا۔ اولاد محمدؐ کی اطاعت کرنے سے آسمان و زمین اور پہاڑ ڈر گئے، اور اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اولاد آدمؑ نے اس بوجھ کو اٹھانا قبول کر لیا۔

عباد نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— اولادِ آدمؑ نے اطاعت کرنے کے وعدے کو پورا نہیں کیا۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

"اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی جانب سے دلیل آ چکی ہے، ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت جبرائیلؑ محمدؐ کے پاس لیکر نازل ہوئے جو علی علیہ السلام کے حق میں ہے، نورِ مبین علیؑ ہیں اور برھان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ۔

"جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے تمسک کیا ——— فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت سے تمسک کیا۔"

أُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ——— کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اولی الامر علی علیہ السلام ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ———

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

والدین سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں اور ذی القربیٰ سے مراد حسنؑ اور حسینؑ ہیں

عن سلمان الفارسی (رض) قال قال رسول اللہ (ص) یا علیؑ من برئ عن ولایتک فقد برئ عن ولایتی ومن برئ عن ولایتی فقد برئ عن ولایة اللہ عزّوجلّ یا علیؑ طاعتک طاعتی وطاعتی طاعة اللہ فمن اطاعک اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ والذی بعثنی بالحق لحبنا اهل البیت أعز من الجوهر ومن الیاقوت الاحمر ومن الزمرد وقد اخذ اللہ میثاق محبینا اهل البیت فی أم الکتاب لا یزید فیهم رجل ولا ینقص منهم رجل الی یوم القیامة وهو قول اللہ یا أیها الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فهو علیؑ بن ابی طالب علیه السلام۔

"سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ جو شخص تمہاری ولایت سے بری ہے وہ میری ولایت سے بری ہے۔ جو میری ولایت سے بری ہے وہ خدا کی ولایت سے بری ہے، اے علیؑ تمہاری

اطاعت میری اطاعت، میری اطاعت خدا کی اطاعت، جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے حق کیساتھ نبیؐ بناکر بھیجا۔ ہم اہلِ بیت سے محبت کرنا موتی، یاقوت سُرخ، اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے ہماری محبت کا عہد لوگوں کی ارواح سے خُدا نے عالم میثاق میں لیا جو لوحِ محفوظ میں درج ہے، قیامت تک ان لوگوں کی تعداد وہی رہے گی ان میں ایک آدمی کی بھی کمی بیشی نہیں ہوگی، اس سے متعلق خدا کا قول ہے اے ایمان والو! خدا، رسول اور تم میں سے جو صاحب امر ہے اس کی اطاعت کرو ——— صاحبِ امر علی بن ابی طالب علیہ السّلام کی ذات ہے۔"

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامُ

"اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم آپس میں سوال کرتے ہو اور قطعِ رحمی سے بچو۔"

ابن عباد نے کہا کہ یہ آیت رسول اللہؐ اور اُن کے ذوالارحام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ کے سبب اور نسب کے سوا قیامت کے روز ہر سبب اور نسب ختم ہو جائے گا۔

عَن معلی بن خنیس قال سمعتُ اباعبداللہ (ع) یقول قال رسول اللہ (ص) انا احدُ الوالدین وعلیٌّ (ع) الاخرُ یُعانیانِ عند الموت۔

"معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ انسان کا ایک باپ میں ہوں دوسرے علی علیہ السّلام

ہیں۔ انسان مرتے وقت ہم دونوں کو دیکھتا ہے"

ابراہیم سے مروی ہے کہ ——— میں نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے پوچھا قربان جاؤں اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

ام یحسدون الناس علی مَا اتاھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب وَالحِکمۃ وَ اتیناھم ملکا عظیما۔

فرمایا ناس (لوگ) ہم ہیں، نحن المحسودون ہم پر حسد کیا گیا، ونحن اہل الملک صاحب ملک ہم ہیں۔ ہم انبیاؑ کے وارث ہیں وعندنا عصا موسیٰ ہمارے پاس موسیٰ کا عصا ہے وانا لخزان للہ فی الارض میں زمین میں اللہ کا خزانچی ہوں، سونا چاندی جمع نہیں کی جاتی، رسولؐ اللہ حسنؑ اور حسینؑ ہم میں سے ہیں۔

عیسیٰ بن السری سے مروی ہے کہ ———

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلام کے ستون کون کون سے ہیں کہ اگر ان کی پہچان نہ ہو تو آدمی کا دین برباد اور عمل مقبول نہ ہو،

فرمایا ——— لا الٰہ الا اللہ کا اقرار۔ رسولؐ خدا اور جو چیز آپ نے منجانب اللہ پیش کی اس پر ایمان، زکواۃ ادا کرنا، محمدؐ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

میں نے عرض کیا ولایت کوئی اور بھی ہے۔ خدا کا فرمان ہے۔

یَاایّھَا الذِیْنَ آمَنُوا اَطِیعُوا اللہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الاَمْرِ مِنْکُمْ۔

فرمایا ——— صاحب امر علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ذات ہے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ سات ہیں۔

۱۔ خدا کا شریک ٹھہرانا
۲۔ بلا وجہ کسی کو قتل کرنا۔
۳۔ یتیموں کا مال کھانا
۴۔ والدین کی نافرمانی

www.shiat-e-mustaqeem.net

۵۔ شادی شدہ عورت پر تہمت لگانا (پاک دامن)   ۶۔ جنگ سے بھاگ جانا۔
۷۔ خدا کی نازل شدہ چیز کا انکار کرنا۔

شرکِ عظیم تو یہ ہے کہ خدا نے ہمارے حق میں فرمایا ——————
۔ اگر کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے پاس لے جاؤ۔

ناحق جان کا قتل یہ ہے کہ حسینؑ اور آپ کے اصحاب کو قتل کر دیا۔۔ یتیموں کا مال کھانا یہ ہے کہ وہ لوگ ہمارا مالِ غنیمت کھا گئے۔ اور اس کو غصب کر لیا۔

والدین کی نافرمانی کا یہ مطلب ہے کہ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم۔

"نبی مومنین کی جان سے افضل ہیں۔ ان کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں"

اس لحاظ سے رسول اِن کے باپ ہوئے۔ رسولؐ کی اولاد اور قرابت داروں کو قتل کر کے رسول کی نافرمانی کی۔

پاک دامن عورت پر تہمت لگانا یہ ہے کہ انہوں نے منبروں پر بیٹھ کر فاطمہؑ بنت رسول اللہ پر اس بات کی تہمت لگائی کہ فدک ان کا حق نہیں تھا۔

جنگ سے بھاگنا یہ ہے کہ رضا و رغبت سے علیؑ کی بیعت کی پھر آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اللہ کی نازل شدہ چیز سے انکار یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ ہمارا حق نہیں دیا —————— یہ وہ باتیں ہیں، جن سے ہر آدمی واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوا کَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ
وَنُدْخِلْکُمْ مُدْخَلًا کَرِیْمًا۔

"اگر اِن کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، جن سے تم کو منع کیا گیا، تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے، اور تم کو اچھے مکان میں داخل کریں گے۔"

معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ

میں نے ابوجعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بہت بڑے گناہ سات ہیں۔

(۱) شرک باللہ ۲، قتل نفس محرمہ ۳، نیک عورت پر تہمت لگانا
۴، حقوقِ والدین ۵، یتیم کا مال کھانا ۶، جنگ سے فرار
۷، ہمارے حق کا انکار کرنا۔

شرک باللہ ـــــ یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے ہمارے حق میں نازل کی اس کو جھٹلایا لہذا خدا اور رسولؐ کی تکذیب کی۔

نفسِ محرمہ کا قتل ـــــ یہ ہے کہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا۔

پاک دامن پر تہمت لگانا ـــــ یہ ہے کہ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ پر منبروں پر چڑھ کر تہمت لگائی،

والدین کی نافرمانی یہ ہے کہ رسول اللہؐ کا پاس نہ کیا اور اس کی اولاد کی بے حرمتی کی

یتیم کا مال کھانے کا مطلب یہ ہے کہ ـــــ جو حق ہمارا کتاب خدا نے مقرر کیا وہ نہ دیا۔

جنگ سے فرار یہ ہے کہ ـــــ خوشی سے امیرالمومنینؑ کی بیعت کی اور پھر آپ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ہمارے حق کا انکار کیا اور یہ بات خدا کی قسم کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ

"خدا اس کو نہیں بخشے گا، جو اس کا کسی کو شریک قرار دے"

جابرؓ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :- ـــــ

"اے جابرؓ! جو شخص علیؑ کی ولایت اور اطاعت میں کسی کو شریک کرے گا۔ خدا اس کو نہیں بخشے گا۔"

صادق آلِ محمد علیہ السلام اپنے والدِ بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ————

"اے علیؑ! تمہارے حالات عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے ملتے ہیں خدا نے کہا۔

وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔

"اہلِ کتاب عیسیٰؑ پر اس کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہ ہونگے۔"

اے علیؑ! عیسیٰؑ پر افترا کرنے والا اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا اس کے حق میں صحیح بات کرے گا۔ لیکن اس کو یہ بات فائدہ نہیں دے گی، تمہاری مثال بھی ایسی ہے۔

لَا يَمُوْتُ عَدُوُّكَ حَتّٰى يَرَاكَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَكُوْنُ عَلَيْهِ غَيْظًا وَحُزْنًا حَتّٰى يُقِرَّ بِالْحَقِّ مِنْ اَمْرِكَ وَيَقُوْلُ فِيْكَ الْحَقَّ وَيُقِرُّ بِوِلَايَتِكَ حَيْثُ لَا يَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ شَيْئًا وَاَمَّا وَلِيُّكَ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَكُوْنُ لَهٗ شَفِيْعًا وَمُبَشِّرًا وَقُرَّةَ عَيْنٍ۔

تمہارا دشمن اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک تمہیں دیکھ نہ لے، تم اس وقت سخت ناراض ہوگے، حتیٰ کہ تمہاری خلافت کو صحیح تسلیم کرے گا، حق بات کرے گا۔ تمہاری ولایت کا اقرار کرے گا۔ یہ اقرار اب اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ موت کے وقت تمہارا دوست بھی تمہیں دیکھے گا۔ تم اس کے سفارشی اور بشارت دینے والے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگے۔"

فرات کوفی کا بیان ہے کہ مجھے علی بن محمد بن عمر زہری نے راویوں کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی، میں نے عرض کیا کہ خدا نے علیؑ اور اہل بیت کا نام قرآن میں کیوں نہیں بیان کیا —— امامؑ نے فرمایا۔ تم ان لوگوں سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا ذکر قرآن میں کیا، لیکن چار رکعت یا تین رکعت بیان نہیں کیں، رسولؐ اللہ نے ان کی تفصیل بتائی کہ فلاں نماز چار رکعت ہے اور فلاں تین رکعت ہے، حج کا ذکر قرآن میں ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کعبہ کا طواف کتنی دفعہ کیا جائے۔ اس کی تفصیل رسول اللہ نے بتائی ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی شان میں فرمایا ——

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، اس کے علیؑ سردار ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں کتاب خدا اور اپنے اہل بیت کے بارے میں نیک سلوک کی ہدایت کرتا ہوں، میں نے خدا سے سوال کیا کہ دونوں آپس میں ساتھ ساتھ رہیں گے، حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں گے۔ خدا نے میری دعا کو قبول فرمایا۔ ان کو تعلیم نہ دو، وہ تم سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں، وہ تمہیں ہدایت پر چلائیں گے اور گمراہ ہونے سے بچائیں گے،

اگر رسولؐ اللہ خاموش رہتے اپنے اہل بیت کا تعین نہ فرماتے تو آل عباس، آل عقیل، آل فلاں، آل فلاں دعویٰ کرتے کہ ہم اہل بیت رسولؐ ہیں، ایسا نہیں ہوا بلکہ

خدا نے قرآن میں فرمایا ـــــــــــ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَہِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

یہ آیت علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اس کی تفسیر رسولؐ اللہ نے یوں فرمائی، کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا، اُم سلمہؓ کے گھر چادر میں داخل کیا اور فرمایا کہ ـــــــــــ

"ہر نبی کے ثقل اور اہل ہوتے ہیں۔ یہ حضرات میرے ثقل اور اہل ہیں۔"

اُم سلمہؓ نے عرض کیا ـــــــ "میں آپ کی اہل نہیں ہوں؟" فرمایا ـــــــ

"تم بھلائی پر قائم ہو، لیکن اہل اور ثقل صرف یہ حضرات ہیں۔"

چونکہ آنحضرتؐ کے انتقال کے وقت اہلِ بیت کے بڑے فرد حضرت علیؑ تھے لہذا رسولؐ اللہ کے جانشین بھی یہی تھے کیونکہ رسولؐ اللہ نے آپ کے حق میں آیت بلاغ کی۔ آپ کو کھڑا کر کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا ـــــــــــ

"جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں۔"[1]

صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد کیا کہ ـــــــــــ

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی مٹی سے پیدا کیا، جس سے کسی اور کو پیدا نہیں کیا۔ ہم پہلی مخلوق ہیں، جس کو خدا نے خلق کیا۔ ہماری خلقت کے بعد ہمارے نور سے اطاعت گزاروں کو پیدا کیا۔ ہمارے ذریعہ پاک مٹی کو زندہ کیا پھر فرمایا یہ حضرات میری بہترین مخلوق، میرے عرش کے حامل، میرے علم کے خازن زمین و آسمان کے سردار، ہدایت یافتہ، ہدایت کرنے والے، جو ان کی ولایت

---

[1] آخری حج سے واپسی پر رسولؐ اللہ نے خم غدیر کے مقام پر علیؑ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔

کا قائل ہو کر میرے پاس آئے گا، اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ اُن پر اپنی کرامت کی بارشش کردوں گا، جو ان سے دِل میں دشمنی لیکر آئے گا، اُن کو دوزخ میں ڈالوں گا۔ ان کو عذاب دُوں گا۔ پھر فرمایا ———

نَحْنُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَلِمَلٰٓئِکَتِهٖ وَتَمَامِهٖ وَمِنَّا الرَّقِیْبُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ وَبِهٖ سِدَادُ اَعْمَالِ الصَّالِحِیْنَ وَنَحْنُ قَسَمُ اللّٰهِ الَّذِیْ یُسَالُ بِهٖ وَنَحْنُ وَصِیَّةُ اللّٰهِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَوَصِیَّتُهٗ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَذٰلِکَ قَوْلُهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔

"ہم اللہ کیساتھ ایمان لانے کی جڑ ہیں، خواہ خدا فرشتے ہوں یا اور تمام مخلوق ہو، ہم میں سے ایک نگران ہوتا ہے، مخلوقِ خُدا پر، جس سے صالحین کے اعمال ٹھیک ہوتے ہیں، ہم خُدا کی وہ قسم ہیں، جس کے بارے میں پوچھا جائے گا، ہم خُدا کی اولین اور آخرین میں وصیت ہیں اس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے، خُدا سے اس بات سے ڈرو، جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اور ارحام کے بارے میں۔ خُدا تم پر نگران ہے۔"

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب مومن مرجاتا ہے تو رسول اللہ اور علیؑ کو دیکھتا ہے، حضرت موجود ہوتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ——— "ایک باپ میں ہوں دوسرے علیؑ ہیں:

میں نے عرض کی یہ کتاب خُدا میں کہاں تحریر ہے ——— فرمایا ———

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

- خدا کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین سے نیکی کرو۔ والدین سے مراد رسول اللہ اور علیؑ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا اے جابر! ہماری حدیث مشکل بہت سخت ہے۔ اس پر ایمان نبی مرسل، ملک مقرب اور وہ مومن لا سکتا ہے۔ جس کے دل کا امتحان خدا نے ایمان کیساتھ لیا ہو۔ تم میں بدبخت، خسیس وہ شخص ہے، جس نے آل محمدؐ کی حدیث کو چھوڑ دیا ہو، جس سے تم لوگ واقف تھے اور اس کو سن کر تمہارے دل نرم پڑ جاتے تھے، ایسی حدیث پر عمل کرو کیونکہ یہ حق مبین ہے، جو حدیث تم کو گراں گزرے، عجیب معلوم ہو اس کو برداشت نہ کر سکو، ایسی حدیث ہمارے پاس لوٹا دو، کیا تم نے یہ آیت نہیں سُنی:۔ ——

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ

"وہ اس کو اپنے رسول اور والیان امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو بات کی تہ تک پہنچ جانے والے ہیں اور وہ اس کو حقیقت سمجھ لیتے۔"

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا:۔ ——

امیرالمومنینؑ —— میں حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔

عمار یاسرؓ —— بیان فرمائیے۔

ابو ایوب انصاریؓ —— یا امیرالمومنینؑ پھر کیا چیز مانع ہے؟

امیرالمؤمنینؑ —— خدا اولین اور آخرین کو روز قیامت اکٹھا کرے گا تو اولاد مطلب کے سات آدمی ان میں افضل ہوں گے —— انبیاء مکرم مخلوق ہیں ہمارے نبیؐ ان میں زیادہ مکرم ہوں گے، انبیاء کے بعد انبیاء کے اوصیاء افضل ہونگے

ہمارے نبیؐ کے وصی ان سے افضل ہوں گے۔ انبیاء اور اوصیاء کے بعد شہداء افضل ہیں۔ ہمارے شہید حمزہؓ سید الشہداء ہیں اور جعفرؓ بھی جو جنت میں فرشتوں کیساتھ اڑتے ہیں، آپ سے پہلے کسی شہید کو یہ اعزاز نہیں ملا خدا نے محمدؐ کے طفیل آپ کو یہ منزلت عطا کی ہے، یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ——

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ
رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا۔

"وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ بعض پیغمبروں میں سے ہیں۔ بعض صدیقین میں سے ہیں۔ بعض شہداء میں سے ہیں۔ وہی لوگ رفاقت کے لئے سب سے اچھے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے فضل ہے" حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) ہوں گے۔

سلیمان دیلمی نے کہا کہ میں صادقِ آلِ محمدؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثناء میں ابو بصیرؓ تشریف لائے جن کا سانس چڑھا ہوا تھا۔

صادقِ آلِ محمدؐ —— ابو محمد! تمہارا سانس کیوں چڑھا ہوا ہے؟

ابو بصیرؓ —— مولا! بوڑھا ہو گیا ہوں، جسم خستہ ہو گیا، موت قریب ہے، مجھے اپنا انجام معلوم نہیں۔

صادقِ آلِ محمدؐ —— اے ابو محمد! تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

ابو بصیرؓ —— آقا! یہ کیونکر نہ کہوں۔ طویل گفتگو کی۔

صادقِ آلِ محمدؐ —— اے ابو محمد! اللہ نے اپنی کتاب میں تمہارا ذکر فرمایا ہے

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ

أُولٰئِکَ رَفِیْقًا۔

"وہی تو ان لوگوں کیساتھ ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، بعض پیغمبروں میں سے ہیں، بعض صدیقین میں سے ہیں، بعض شہدا میں سے ہیں، وہی لوگ رفاقت کے لئے سب سے اچھے ہیں"

اس آیت میں انبیاء سے مراد رسول اللہ، اس جگہ صدیقین اور شہدا سے مراد ہم لوگ ہیں۔ صالحین سے مراد تم لوگ ہو۔ ان کا نام صلاح رکھا جس طرح خدا نے تمہارا نام ابو محمد رکھا۔

سورۃ مائدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زید بن ارقم نے کہا یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ

"رسول جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی، اس کو لوگوں تک پہنچا دو"

رسول اللہ نے علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:-

اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ۔

"پالنے والے جسکا میں سردار ہوں علیؑ اس کے سردار ہیں۔ معبود! اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اور اس کو دشمن سمجھ جو علیؑ سے دشمنی کرے"

(خم غدیر کے مقام پر فرمایا)

عبداللہ بن عطا نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ——— خدا نے رسولؐ کی طرف وحی کی کہ لوگوں سے کہدو:۔ ———

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، اس کے علیؑ سردار ہیں"۔

یہ بات لوگوں تک پہنچا دے، رسول اللہ لوگوں سے ڈر گئے، خدا نے رسولؐ کی طرف وحی کی:۔ ———

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

"اے رسول وہ بات لوگوں تک پہنچا دے جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے، اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا تم نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا"۔

رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلیٌ مولاہ۔

عبداللہ بن عطا کا بیان ہے کہ میں مسجد رسولؐ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، عبداللہ بن سلام صحن مسجد میں تھے۔

عبداللہ بن عطا ——— مولا! یہی وہ شخص ہے، جس کے پاس کتاب کا علم ہے:

مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ۔

امامؑ ——— نہیں بلکہ کل کتاب کا علم تمہارے علیؑ بن ابی طالب کے پاس ہے، آپ کے حق میں آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اور یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ نازل ہوئی، خم غدیر کے مقام پر رسول اللہ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ ———

مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، علیؑ اُس کے سردار ہیں۔"

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ——————

اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی۔

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی، یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی جب رسول اللہؐ علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اعلانِ خلافتِ علیؑ کر چکے تھے،

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ——————

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔

علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو آپ کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا خدا نے یہ آیت نازل کی،

یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ وَاِن لَّم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اس کے بعد رسول اللہ نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

عبد اللہ بن محمدؒ نے کہا ——————

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ آمَنُوا یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُم رَاکِعُونَ۔

"بس تمہارا ولی اللہ، اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔"

علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سورہ مائدہ کی تلاوت فرما رہے تھے، فرمایا لکھو، میں نے لکھنا شروع کیا جب اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ

اللہ ورسولہ والذین آمنوا تک پہنچا رسول اللہ نے سر ہلانا شروع کر دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ سوئے ہیں مگر زبان سے تحریر کرا رہے تھے، سورہ مائدہ تحریر کرادی، پھر بیدار ہوئے فرمایا لکھو، اس جگہ سے لکھوانا شروع کیا جہاں سے سر ہلایا تھا۔ میں نے عرض کیا، آپ نے پورا سورہ لکھوا دیا ہے۔ فرمایا اللہ اکبر جبرائیل نے نہیں لکھوایا ہے۔

علیؑ نے فرمایا رسول اللہؐ نے سورۂ مائدہ کی ساٹھ آیات لکھوائیں اور جبرائیل نے چونسٹھ،

سلان بن بارق سے مروی ہے کہ میں نے زید بن علیؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا،

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔

"جس نے ایک نفس کو زندہ کیا، اس نے کل آدمیوں کو زندہ کیا۔"

فرمایا اس سے مراد آلِ محمدؐ کا ایک شخص ہے جو ظاہر ہوگا۔ اور لوگوں کو کتاب اور سنت پر عمل کرنے کی دعوت دے گا، جو شخص اس کی مدد کرے گا، حتیٰ کہ آپ کا حکم رائج ہوگا۔ تو ایسے شخص نے گویا کہ تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ جس نے حضرت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ قتل ہوا۔ گویا کہ اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا:

محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ ——— رسول اللہؐ پر آپ کے اصحاب پہرہ دیا کرتے تھے جب ———

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ——— نازل ہوئی تو پہرہ ترک کر دیا گیا، جب کہ خدا نے آپ کو آگاہ کیا۔ کہ وہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچائیگا۔

ابن عباس نے کہا کہ ———

یا ایھا الناس اذکروا نعمۃ اللہ علیکم سے فلیتوکل المومنون تک رسول اللہؐ اور آپ کے وزیر علیؑ کے حق میں نازل ہوئی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک روز رسول اللہؐ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک

مسکین گزرا۔ ـــــــ فرمایا تمہیں علیؑ کچھ دیں گے۔ مسکین علیؑ کے پاس گیا، آپ نے رکوع کی حالت میں اس کو اپنی انگوٹھی اشارے سے دی۔ یہ آیت نازل ہوئی،

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ۔

(ترجمہ گزر چکا ہے) یہ شخص میرے بعد تمہارا سردار ہوگا۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ۔ الخ

اے ایمان والو! اللہ کی حلال چیز کو کیوں حرام کرتے ہو"

علیؑ اور آپ کے مندرجہ ذیل اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ عثمانؓ بن مظعون عمارؓ بن یاسر اور سلمانؓ۔ انہوں نے اپنے لئے خواہشات حرام کر دی تھیں، کرنے کا ارادہ کر لیا۔

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ انما ولیکم اللہ - راکعون تک رسول اللہؐ پر آپ کے گھر میں نازل ہوئی۔

رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے، سائل نے سوال کیا، فرمایا نہیں کسی نے کچھ نہیں دیا عرض کیا نہیں مگر اس رکوع کرنے والے نے اپنی انگوٹھی عطا کی ہے، یعنی علیؑ نے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ سے لیکر راکعون تک کی تفسیر میں ابن عباس کہتے ہیں کہ ـــــــ

" عبداللہ بن سلام اہل کتاب کے گروہ کے ساتھ ظہر کی نماز کے وقت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا ـــــــ یارسول اللہؐ! ہماری قوم نے جب دیکھا کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی ہے اور ان کے دین کو چھوڑ دیا ہے تو وہ ہم سے دشمنی کرنے لگے ہیں، قسم کھا رکھی ہے کہ ہم سے نہ ملیں گے نہ بیٹھیں گے اور نہ ہی ہم سے کلام کریں گے، ہم پر یہ بات بہت شاق ہے۔ ابھی وہ شکایت

کر رہے تھے۔ کہ یہ آیت نازل ہوئی

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا

رسولؐ نے یہ آیت ان کو سنائی تو انہوں نے کہا ہم خدا، رسولؐ اور مومنین کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔

بلالؓ نے اذان دی، رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں اور کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک مسکین نے سوال کیا، رسول اللہؐ نے اُسے بلایا پوچھا۔

رسول اللہؐ ——— تمہیں کسی نے کوئی چیز دی ہے؟

سائل ——— ہاں۔

رسول اللہؐ ——— کیا چیز؟

سائل ——— چاندی کی انگوٹھی۔

رسول اللہؐ ——— کس نے دی ہے؟

سائل ——— اس کھڑے ہوئے شخص نے۔

رسول اللہؐ ——— کیسے عطا کی؟

سائل ——— رکوع کی حالت میں۔

رسول اللہؐ ——— اللہ اکبر۔

انگوٹھی دینے والے حضرت علیؑ تھے۔

ابن عباس نے کہا انما ولیکم اللہ الخ رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے۔ آنحضرتؐ سے سائل نے سوال کیا۔

رسول اللہؐ ——— (سائل سے) مسجد والوں میں سے کسی نے تم کو کوئی چیز نہیں دی؟

سائل ——— صرف رکوع اور سجدہ کرنے والے (یعنی علیؑ) نے۔

رسول اللہؐ ——— حمد ہے اُس ذات کا جس نے اس بات کو میرے اہل بیتؑ کے سردار میں قرار دیا۔

حضرت نے جو انگوٹھی سائل کو دی تھی، اس پر یہ عبارت کندہ تھی، ———

سُبحَانَ مِنْ فَخْرِیْ بِاَنِّیْ عَبْدُ لَہٗ

"پاک ہے وہ ذات، میرے لئے فخر کی بات یہ ہے کہ میں اس کا بندہ ہوں۔"

ابوہاشم عبداللہ بن محمدؐ بن حنیفہ سے روایت ہے کہ ایک سائل رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

رسول اللہؐ ——— تم نے میرے کسی صحابی سے سوال کیا ہے؟

سائل ——— نہیں۔

رسول اللہؐ ——— مسجد میں جاؤ اور ان سے سوال کرو۔ پھر میرے پاس آؤ اور مجھے آگاہ کرو۔

سائل مسجد میں جا کر سوال کرتا ہے۔ کوئی شخص اس کو کچھ نہیں دیتا۔ لیکن علیؑ کے قریب سے جب اس کا گزر ہوتا ہے۔ علیؑ حالتِ رکوع میں ہیں۔ حضرت سائل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں، جس میں انگوٹھی تھی۔ سائل انگوٹھی لے لیتا ہے۔ پھر رسول اللہؐ کی خدمت میں آتا ہے رسول اللہؐ پوچھتے ہیں۔ انگوٹھی دینے والے کو جانتے ہو؟ عرض کرتا ہے نہیں۔ آنحضرتؐ ایک شخص کو اس کے ساتھ روانہ کرتے ہیں۔ جا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی دینے والے حضرت علی علیہ السّلام ہیں۔ آیت انما ولیکم اللہ آخر تک نازل ہوئی۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ کے بارے میں امام

محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— "رسول اللہؐ سخت گرمی کے موسم میں کیکر کے درختوں کے پاس آئے ۔ اور ان کے نیچے جو کانٹے پڑے ہوئے تھے ۔ ان کو صاف کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو فرمایا، اے لوگو! تمہاری جان سے افضل کون ہے!

عرض کیا ——" اللہ اور اس کا رسولؐ ۔

فرمایا ——— من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ ۔

" جس کا میں سردار ہوں، اس کا علیؑ سردار ہے ۔ اے معبود! تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، تو اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے، تو اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے ۔ تو اس کو چھوڑ دے جو علیؑ کو چھوڑ دے " ——— اس بات کو تین دفعہ دہرایا۔

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ

"عنقریب خدا ایسی قوم کو لائے گا۔ جس کو خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہونگے " ——— امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت علیؑ اور آپ کے شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ الی آخرہ۔ حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

عبداللہ بن محمد بن ابی ہاشم نے کہا کہ ایک سائل آیا۔ اس نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ کسی نے اس کو کچھ نہ دیا۔ علیؑ کے قریب سے گزرا۔ آپ رکوع میں تھے۔ حضرت کے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ وہ سائل کو دیدی۔ رسول اللہؐ کے پاس آیا۔ یہ بات بتائی۔ فرمایا۔ انگوٹھی

دینے والے کو جانتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔ ایک شخص کو ساتھ بھیجا، انگوٹھی دینے والے علیؑ علیہ السلام تھے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ انما ولیکم اللہ الیٰ آخرہ۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ——

"جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ نبیؐ کو دوست رکھتا ہے، جو نبیؐ کو دوست رکھتا ہے وہ ہمیں دوست رکھتا ہے۔ جو ہمیں دوست رکھتا ہے۔ وہ ہمارے شیعوں کو دوست رکھتا ہے۔ ہم اور ہمارے شیعہ ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم جنت میں ہوں گے، ہمارا دوست ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔ جو ہم سے بغض رکھے گا۔ وہ ہمیں دوست نہیں رکھے گا اگر چاہو تو اس آیت کو پڑھو۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ۔"

حارث نے کہا —— سچ فرمایا۔ خدا کی قسم یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

حمران نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ

"وہ دوزخ سے نہیں نکلیں گے۔"

فرمایا۔ گویا تم آدمیوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ عرض کیا ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا قید کئے جائیں گے اور عذاب دیئے جائیں گے۔ تم لوگ ہمیشہ جنت میں رہو گے، علیؑ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔ خدا، رسولؐ اور وصیؑ نے جو ولی ہیں سچ کہا۔

سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ۔

"جو لوگ ایمان لائے. ایمان کو ظلم سے مخلوط نہ کیا۔ ان کے لئے امن ہے وہ ہدایت یافتہ ہیں"

ابان بن تغلب نے کہا کہ میں نے اس آیت کے بارے میں امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا — اے ابانؓ! تم لوگ کہتے ہو کہ یہ شرک باللہ ہے۔ ہم لوگ کہتے ہیں یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، آپ نے ایک لمحہ بھی خدا کیساتھ شرک نہیں کیا، لات اور عزیٰ کی پوجا نہیں کی، آپ پہلے شخص ہیں، جس نے سب سے پہلے قبلہ رو ہو کر نماز پڑھی، آپ نے سب سے پہلے آنحضرتؐ کی تصدیق کی، یہ آیت علیؑ کی شان میں وارد ہوئی ہے"

وَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

"یہ میرا راستہ سیدھا ہے۔ اس پر چلو، مختلف راستوں پر نہ چلو، وہ سیدھے راستے سے بھٹکا دیں گے، خدا نے اس کی تمہیں وصیت کی ہے۔ تاکہ تم متقی بنو"

حمران بن تغلب نے کہا کہ میں نے امام محمدؐ باقر علیہ السلام سے سُنا کہ یہ آیت علیؑ اور اُن آئمہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو اولادِ فاطمہ علیہا السلام سے ہوں گے وہ لوگ خدا کا راستہ ہیں جو شخص اس راستے پر چلا وہ صحیح راستے پر چلا"

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۔

"جو ایک نیکی کرے گا۔ اس کو دس گنا ملیں گی، جو بُرائی کرے گا

اس کو صرف ایک دفعہ سزا ملے گی اور اُن پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔"

اسحٰق بن عمار صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ نیکی اور بُرائی کیا چیز ہے؟

فرمایا ——— "نیکی ہماری حدیث کو چھپانا اور بُرائی ان کو ضائع کرنا ہے۔"

ابوحنیفہ سابق الحاج سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن الحسین کو کہتے ہوئے سُنا کہ ———

وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ

"اُن کو غلطیوں نے گھیر لیا۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہماری حدیث لوگوں کو بتا دی، حسنہ سے مراد ہم اہلِ بیت کی محبت ہے اور سیئہ سے مراد ہم اہلِ بیت سے بغض رکھنا ہے

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

"جب وہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ تم ان سے کہو تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے اپنے اوپر تم پر رحمت کرنا لازم قرار دیا ہے۔"

ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت علیؑ، حمزہؓ اور زیدؓ کے حق میں اُتری ہے اور

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا۔

"ہم نے ہر نبی کا ایک دشمن بنایا ہے۔"

نبی سے مراد رسول اللہؐ۔ دشمن سے مراد ابوجہل ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ابوبرزہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا ———

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

"یہ میرا راستہ ہے اس کے پیرو ہو جاؤ، مختلف راستوں پر نہ چلو تمہیں سیدھے راستے سے ہٹا دیں گے، اس کی تمہیں نصیحت کی گئی تاکہ تم متقی بنو۔"

ایک شخص نے جو آنحضرت کے پاس بیٹھا ہوا تھا اعتراض کیا کہ صراط مستقیم سے مراد علیؑ نہیں بلکہ اسلام ہے، آنحضرت نے فرمایا اے فلاں یہ بات کہکر تم نے ظلم کیا ہے، تیری یہ بات درست ہے کہ اسلام تمام مذاہب سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ——

هٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ

"یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے"

جنگ تبوک اولی کی واپسی پر خدا سے سوال کیا کہ میں نے علیؑ کو وہ منزلت دی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، لیکن میرے بعد علیؑ کے لئے نبوت نہیں ہوگی، اللہ نے میرے کلام کی تصدیق کی، میرے ساتھ وعدہ کو پورا کیا، میں نے کہا علیؑ کے نام کا قرآن میں ذکر کر، جس طرح ہارونؑ کے نام کو ذکر کیا، تم نے میرا نام قرآن میں ذکر کیا ہے، لہذا علیؑ کا نام قرآن میں ذکر فرما۔ آنحضرتؐ نے مذکورہ آیت پڑھی۔

فرمایا اللہ نے میری بات کی تصدیق کی، جب اہل قبلہ کا علیؑ کے بارے میں حسد اور مشرکین کا انکار زیادہ ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی،

هٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسْتَقِیْمٌ

"یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے"

فرمایا علیؑ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کی نصیحت اور بات سنو، آنحضرتؐ کا فرمان جس نے مجھے سب کیا، اس نے خدا کو سب کیا، جس نے علیؑ کو سب کیا اس

نے مجھے سب کیا۔"

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمدؑ باقر علیہ السّلام سے اس آیت کے بارے میں پُوچھا۔ ـــــــ

فَلَمَّا نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کُل شئ

حتی اذا فرحوا۔

"جب وہ کی گئی نصیحت کو بھُول گئے تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔

بما اوتوا اخذنهم بغتة فاذا هم، مبلسون

جب خوش ہوگئے، تو ہم نے یکایک ان کو پکڑا، وہ مایوس ہو کر رہ گئے

فرمایا جب علیؑ کی ولایت کو ترک کرتے ہیں تو پھر ان کو ماننے کا حکم دیا جاتا ہے"

ابو مالک اسدی نے کہا کہ میں نے امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت کا کیا مطلب ہے،

وَاَنَّ هَـذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔

حضرت نے بایاں ہاتھ پھیلا کر اس پر دایاں ہاتھ پیوست کر دیا، پھر فرمایا ـــــــ

نَحْنُ صِرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ خَطَّ بِيَدِهٖ

"صراط مستقیم ہم لوگ ہیں، اس پر چلو، مختلف راستوں پر نہ چلو وہ تمہیں دائیں بائیں دوسری طرف لے جائیں گے۔ پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے لکیر کھینچ دی۔"

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا۔

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ خیر سے مراد ہماری مدد کرنا ہے۔ ـــــــــ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا، مدد زبان ، ہاتھ اور دل سے بھی ہو سکتی ہے۔

امامؑ نے فرمایا ـــــــ اے خیثمہ! زبان سے مدد کرنا، تلوار سے مدد کرنے کے برابر نہیں، ہاتھوں سے ہماری مدد کرنا سب سے افضل ہے، قرآن تین حصوں میں نازل ہوا ہے ایک حصّہ ہمارے حق میں، ایک حصّہ ہمارے دشمن کے بارے میں اور ایک حصّہ فرائض و احکام کے بارے میں ہے، اگر ایک آیت قرآن کسی قوم کے حق میں نازل ہوتی، اور وہ قوم مرجاتی تو آیتِ قرآن بھی مرجاتی تو قرآن میں کوئی چیز باقی نہ رہتی جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تو قرآن قائم رہے گا۔ جو عربی زبان میں اوّل سے آخر تک اور آخر سے اوّل تک ہر قوم سے متعلق آیت ہے جسکی تلاوت کی جاتی ہے، اے خیثمہ! اسلام کی ابتدا بھی غریبوں میں ہوئی اور عنقریب غریبوں میں لوٹے گا، غربا کی خوش بختی کا کیا کہنا اے خیثمہ! لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں وہ خدا کو نہیں جانتے ہوں گے، انہیں توحید کا پتہ نہیں ہو گا۔ دجال خروج کرے گا۔ عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے نازل ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے دجال کو قتل کرائے گا۔ ہم اہل بیتؑ کا آدمی انہیں نماز پڑھائے گا۔ عیسیٰؑ ہمارے پیچھے نماز پڑھیں گے حالانکہ وہ نبی ہیں، ہم عیسیٰؑ سے افضل ہیں"

ابو مریم نے کہا کہ میں نے جعفرؑ بن محمدؑ سے آیت

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (ترجمہ گزر چکا ہے)

www.siret-e-mustaqeem.net

سے متعلق پوچھا فرمایا ـــــــــ یہ خاص علیؑ ابن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی، انہوں نے اپنے ایمان کو شرک، ظلم، جھوٹ، چوری اور خیانت سے ملوث نہیں کیا، خدا کی قسم یہ آیت خاص ہم لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے،

حمران نے کہا میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ـــــــــ

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الی آخرہٖ

علیؑ اور ان آئمہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو آپکی اولاد سے ہوں گے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ـــــــ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ـــــــ یعنی علیؑ کی ولایت کو لیکر آیا اور ـــــ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ جو برائی بجا لایا وہ مُنہ کے بل دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ وہاں سے نہیں نکالا جائے گا اس پر عذاب کی تخفیف نہیں ہوگی۔ جو شخص اہل بیتؑ کے علاوہ کسی سے برائی کرے گا اس کو بُرائی کے مطابق سزا ملے گی، جو حسنہ (ولایت علیؑ) لیکر آئیگا قیامت کے خوف سے مامون ہوگا۔ فرمایا حسنہ ہماری ولایت اور محبت ہے، جو برائی بجا لائے گا، وہ مُنہ کے بل دوزخ میں جائیگا، اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ سیئہ سے مراد ہم اہل بیت سے بغض رکھنا ہے، ان کو عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔

سورہ اعراف

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیمْ

ابو طفیل نے کہا میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا:

"محمدؐ کے مستحفظ اصحاب جانتے ہیں کہ عائشہ، اصحاب جمل اور اصحاب نہروان نبیؐ کی زبان سے ذریعے ملعون ہیں، یہ جنت میں اس وقت تک داخل نہ ہونگے

جب تک اونٹ سوئی کے سوراخ کے اندر داخل نہ ہو جائے، اجنت میں بالکل نہیں جائیں گے؛

جابر جعفی رض نے کہا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ علیؑ کو امیر المومنین کب کہا گیا؟

امامؑ ——— قرآن نہیں پڑھا ہے!
جابرؓ ——— پڑھا ہے۔
امامؑ ——— پھر پڑھو۔
جابرؓ ——— کہاں سے پڑھوں!
امامؑ ——— پڑھو۔ واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین

"اس وقت کو یاد کرو جب کہ تمہارے پروردگار نے اولادِ آدمؑ سے ان کی پشت در پشت اولاد کو لیا، اور ان کو اپنی ذات پر گواہ قرار دیا اور ان سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے عرض کیا، بیشک ہم گواہ ہیں کہ تو ہمارا رب ہے، تمہارا یہ اقرار اس لئے کہ کہیں قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔ تمہیں بشارت ہو کہ محمدؐ میرے رسول اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔

اے جابرؓ! ——— اس وقت علیؑ کو امیر المومنین کہا گیا۔ (عالم میثاق میں)
ابنِ عباس ——— (راوی سے) علیؑ کے قرآن میں نام موجود ہیں۔ لیکن لوگوں کو ان کا علم نہیں۔
راوی ——— کون کون سے!

ابن عباس ——— مؤذن اور اذان، خدا نے کہا:- ———

فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

"ایک مؤذن اذان دے گا کہ ظالمین پر اللہ کی لعنت ہے۔"

حضرت مؤذن ہیں (قیامت کے روز) حضرت فرمائیں گے۔ خدا کی لعنت جھوٹوں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو پوشیدہ کیا۔

اصبغ بن نباتہؓ کا بیان ہے کہ میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ابن کواؑ آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اس آیت کے متعلق بتایئے۔

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

"کہ گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہونا نیکی نہیں بلکہ دروازوں سے داخل ہونا نیکی ہے۔"

اس سے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ان گھروں سے مراد ہم لوگ ہیں، جن کے دروازوں سے داخل ہونا چاہیئے۔ ہم خدا کا دروازہ اور گھر ہیں جس کے اندر داخل ہونا چاہیئے۔ جو ہمارے پاس آئے اور ہماری ولایت پر ایمان لائے وہ گھروں میں دروازوں سے داخل ہوا۔ جس نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے دشمن کو ہم پر فضیلت دی تو وہ شخص گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہوا۔

پھر پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ

"اعراف پر آدمی موجود ہوں گے، جو لوگوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے۔"

فرمایا ——— وَنَحْنُ الْاَعْرَافُ

اعراف ہم ہیں۔

نَعْرِفُ اَنْصَارَنَا بِاَسْمَائِہِمْ۔

ہم اپنے انصار کو ناموں سے جانتے ہیں۔

وَنَحْنُ الْاَعْرَافُ الَّذِیْنَ لَا یُعْرَفُ اللّٰہُ اِلَّا بِسَبِیْلِ مَعْرِفَتِنَا

ہم لوگ وہ اعراف ہیں۔ ہماری معرفت سے اللہ کی پہچان ہو گی۔

نَحْنُ الْاَعْرَافُ نُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

ہم وہ اعراف ہیں کہ قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہو جائیں گے، جنت میں صرف وہ داخل ہو گا جو ہم کو جانتا ہو گا اور ہم ان کو جانتے ہوں گے۔

فَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاہُ وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا مَنْ اَنْکَرَنَا وَاَنْکَرْنَاہُ

دوزخ میں داخل ہو گا جو ہمیں نہیں جانتا ہو گا۔ اور ہم اس کو نہیں جانتے ہوں گے۔

فَاِنَّ اللّٰہَ لَوْ شَاءَ اَعْرَفَ النَّاسَ نَفْسَہٗ

اگر اللہ چاہتا تو اپنی معرفت لوگوں سے خود کراتا، حتیٰ کہ اس کی حد کو معلوم کرتے اور اس کے دروازے پر آتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ اپنے دروازے راستے، سبیل، اور باب مقرر کئے۔ جہاں سے لوگوں کو اندر داخل ہونا چاہیئے

وَلٰکِنَّا جَعَلْنَا اَبْوَابَہٗ وَصِرَاطَہٗ وَسَبِیْلَہٗ وَبَابَہٗ الَّذِیْ یُؤْتٰی مِنْہُ قَالَ فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَایَتِنَا وَفَضَّلَ عَلَیْنَا غَیْرَنَا فَاِنَّہُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاکِبُوْنَ۔

جس نے ہماری ولایت سے روگردانی کی، غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ

سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ جس نے معصومینؑ کا دامن پکڑا وہ اس کے برابر نہیں جس نے عام لوگوں کا دامن پکڑا، یا ایرے غیرے کے پیچھے لگ گیا۔ لوگ گندے چشموں سے پانی پی رہے ہیں۔ جو ہماری طرف آیا اس نے صاف ستھرے چشموں سے پانی پیا۔ جو خدا کے حکم سے جاری ہیں اور کبھی ختم ہونے والے نہیں۔"

حبۃ العرنی راوی ہیں کہ ——— ابن کوا، امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور یوں گویا ہوا۔

ابن کوا ——— یا امیرالمومنینؑ! قرآن کی دو آیتوں نے مجھے پریشان کر رکھا ہے اور میرے دین کو مشکوک بنا دیا ہے؟

امیرالمومنینؑ ——— وہ کونسی آیتیں ہیں؟

ابن کوا ——— وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

(ترجمہ گزر چکا ہے)

امیرالمومنینؑ ——— اس وقت تک تمہیں اس کا علم نہیں ہے؟

ابن کوا ——— نہیں۔

امیرالمومنینؑ ——— نَحْنُ الْأَعْرَافُ مَنْ عَرَفَنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَنْكَرَنَا دَخَلَ النَّارَ "ہم اعراف ہیں جو ہمیں جانتا ہوگا بہشت میں اور جو ہمارا منکر ہوگا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

ابن کوار ——— اس آیت کا مطلب کیا ہے؟

وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ۔

"پرندے، صف بستہ ہو کر خدا کی عبادت کرتے ہیں خدا ہر ایک کی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے۔ خدا جانتا ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں۔"

امیرالمومنینؑ ــــــ اس وقت اس کو بھی نہیں جانتا!

ابن کوار ــــــ نہیں۔

امیرالمومنینؑ ــــــ خدا نے مختلف شکلوں کے فرشتے پیدا کیے ہیں، بعض شیر کی شکل کے بعض گھوڑے کی شکل کے۔ خدا نے ایک فرشتہ مرغ کی شکل کا بنایا ہے۔ جس کے پنجے ساتوں زمین پر قائم ہیں۔ اور اس کی دوہری کلغی عرش کے نیچے ہے اس کا آدھا حصہ آگ کا اور آدھا برف کا بنا ہوا ہے۔ آگ والا حصہ برف والے حصے کو نہیں پگھلاتا نہ ہی برف والا حصہ آگ والے حصہ کو بجھاتا ہے:

فَاذَا كَانَ كُلُّ سَحَرٍ شَفَقَ بِجَنَاحَيْهِ وَصَاحَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَشَرِ وَعَلِيٌّ خَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ فَصَاحَتِ الْمَلَائِكَةُ۔

"ہر روز سحر کے وقت اپنے پر پھڑپھڑا کر کہتا ہے فرشتوں اور روح کا رب پاک و پاکیزہ ہے۔ محمدؐ اچھے بشر اور علیؑ بہترین وصی ہیں، یہ سن کر دنیا کے مرغے بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں۔"

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ توراۃ، انجیل اور زبور میں اس کا نام تحریر نہیں ہے مگر ہمارے پاس اس کا اور اس کے باپ کا نام موجود ہے، توراۃ میں لکھا ہے، ظالمین پر خدا کی لعنت ہو۔

منہال بن عمرو کا بیان ہے کہ ــــــ ہم علی بن حسین بن علی علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی، آپ نے کیسے رات کی؟

فرمایا ــــــ "اے منہال! تم پر افسوس ہے۔ ہم نے اس طرح رات کی جیسے آلِ موسیٰؑ آلِ فرعون میں کیا کرتی تھی، جو آلِ موسیٰؑ کے بیٹوں کو ذبح کرتے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتے، عرب عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ہم میں تھا۔

www.shiat-e-mustaqeem.net

قریش عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ہم میں تھا، آل محمدؐ بے یار و مددگار مظلوم اور مجبور ہوگئی ہے۔ ہم تو خدا سے شکایت کرتے ہیں، دشمنوں نے ہم پر غلبہ پالیا ہے۔"

ابن عباس نے کہا ـــــ وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ" الخ ـــــ اعراف پر مرد ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ جنّت اور دوزخ کی دیواروں پر نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تشریف فرما ہونگے۔ اپنے دوستوں کو ان کے سفید چہروں سے پہچانیں گے اور بغض رکھنے والوں کو ان کے سیاہ چہروں سے جانیں گے۔

(اعراف بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند جگہ کا نام ہے)

نَادٰی اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ اَصْحَابَ النَّارِ اَنْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ۔

"اصحاب جنّت دوزخ والوں سے کہیں گے، جس چیز کا وعدہ ہمارے رب نے کیا ہم نے اُسے پالیا ہے، کیا جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا تم نے اس کو پالیا ہے، وہ کہیں گے ہاں پالیا ہے، ایک مؤذن ان کے درمیان اذان دیں گے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت مذکورہ کے بارے میں فرمایا کہ "مؤذن سے مراد علیؑ کی ذات ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ ـــــ "آنحضرتؐ کے سوا خدا نے جس نبی کو بھیجا اس کو بعض چیزوں کا علم دیا، رسول اللہؐ کو کل اشیاء کا علم دیا، قرآن میں کہا: ـــــ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ـــــ قرآن میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ محمدؐ سے کہا ـــــ

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا

"ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو بندوں میں سے
برگزیدہ کیا۔"

یہ کُل علم کے عطا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ہم لوگ برگزیدہ ہیں۔ آنحضرتؐ نے خدا سے سوال کیا ـــــ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً ـــــ "پالنے والے میرا علم زیادہ کر" یہ علم کی زیادتی ہمارے پاس موجود ہے، یہ زیادتی کسی نبی، کسی وصی اور نہ ہی اولادِ نبی کو دی گئی، یہ صرف ہم ہی میں موجود ہے۔ یہ علم منایا و موت کا علم، بلایا مصائب کا علم اور فصل الخطاب کا علم ہے جس کے ہم وارث ہیں"

امام محمدؐ باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ ـــــ

" اس آیت کے جہلاء اگر اس بات کو جانتے کہ علیؑ کو امیر المومنینؑ کا لقب کب ملا تو وہ آپ کی فضیلت کا انکار نہ کرتے، یہ لقب آپ کو اس وقت ملا جب عالمِ ذر میں خدا نے اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا۔ اس لقب کو جبرائیلؑ قرآن کی طرح لیکر محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ـــــ اے جابرؓ! تم نے نہیں سُنا قرآن میں خدا فرماتا ہے ـ

إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ
أَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ - (ترجمہ گزر چکا ہے)

انہوں نے کہا ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ خدا کے رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔ خدا نے عرش کے سایہ میں علیؑ کو امیر المومنین کا لقب دیا جب کہ اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ـــــ یہ آیت یوں ہی جبرائیلؑ محمدؐ پر لائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ عَلٰى وُجُوْهٍ فَنَرُدَّهَا عَلٰى
أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ

أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

"امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس آیت کے جہلا اس بات کو جانتے کہ علیؑ کو امیر المومنین کب کہا گیا تو آپ کی ولایت اور اطاعت سے انکار نہ کرتے۔

راوی نے عرض کیا کہ حضرت کو کب امیر المومنین کہا گیا —— فرمایا اس وقت کہا گیا جب خدا نے اولادِ آدمؑ سے عہد لیا تھا۔ جبرائیلؑ محمدؐ پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ وَاَنَّ مُحَمَّدًا (ص) عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالُوْا بَلٰی۔

"خدا نے آدمؑ کی اولاد کو پشت در پشت لیا۔ ان کو اپنی ذات پہ گواہ قرار دیا۔ ان سے سوال کیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں، محمدؐ میرے بندے اور رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔ سب ارواح نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔

امامؑ نے فرمایا —— خدا کی قسم یہ نام اس سے پہلے خدا نے کسی کا نہیں رکھا"

ابو خدیجہ نے کہا کہ محمد بن علیؑ نے کہا کہ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب پڑا تو اس سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ کب پڑا، تو فرمایا، اظلہ میں جب خدا نے اولاد آدمؑ سے عہد لیا تھا، جب وہ اپنے باپ کی پشت میں تھی، ان کو اپنے آپ پر گواہ بنا کر کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ کہا محمدؐ تمہارا نبی ہے علیؑ امیر المومنین تمہارے ولی ہیں۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ ابن کوا نے آکر کہا کہ یا امیر المومنینؑ اس آیت کا کیا مطلب ہے:- ——

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمَاهُمْ۔

فرمایا افسوس ہے تم پر اے ابن کوا، نَحْنُ الْاَعْرَافُ اعراف ہم ہیں نُوْقَفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَمَنْ اَحَبَّنَا عَرَفْنَاهُ بِسِيْمَاهُ وَاَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَبْغَضَنَا وَفَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا عَرَفْنَاهُ بِسِيْمَاهُ فَاَدْخَلْنَاهُ النَّارَ۔

قیامت کے روز جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہوں گے۔ جو شخص ہم کو دوست رکھتا ہوگا۔ ہم اس کو اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے۔ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے، جو ہم سے بغض رکھتا ہوگا اور غیر کو ہم پر فضیلت دیتا ہوگا۔ ہم اس کو اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے"

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت —— وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ اِلٰى آخِرِهٖ —— کی تفسیر میں فرماتے ہیں خدا نے آدمؑ کی پشت سے قیامت تک پیدا ہونے والی اولادِ آدمؑ کو نکالا وہ ذرّے کی مانند تھی، ان کو اپنی ذات کی معرفت کرائی اور دکھلائی، اگر یہ بات نہ ہوتی تو کوئی شخص خدا کو نہ جانتا۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں، میرے خلیفہ اور میرے امین ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ——

"ہر مولود خدا کی معرفت پر پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے اس کو پیدا کیا ہے"

فرمانِ خدا ہے۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

"اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے خدا نے"

سورۃ الانفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زید بن علیؑ نے کہا ——

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

"اور رشتہ دار حکم خدا کے بموجب ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ مستحق ہیں"

اس آیت میں ارحام سے ارحام رسول اللہ مراد ہیں، سلطنت اور حکومت کرنے میں افضل ہیں۔

زید ابن حسن انماطی نے کہا کہ میں نے ابان بن تغلبؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا ——

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

"تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہو مال غنیمت اللہ اور رسولؐ کے لئے ہے"

فرمایا ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم یہ خاص طور پر ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں"

ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن میں جو آیات —— يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ —— سے شروع ہوتی ہیں۔ علیؑ ان آیات میں امیر شریف اور مقدم ہیں۔ خدا نے اصحاب محمدؐ کو قرآن میں عتاب کیا ہے مگر علیؑ کا ذکر بھلائی کیساتھ کیا۔ راوی نے کہا کہاں عتاب کیا ہے! —— اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا يوم التقى الجمعان —— کچھ لوگ

جنگ کی مڈبھیڑ کے روز رسول اللہؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، رسول اللہؐ کے ساتھ صرف علیؑ اور جبرائیلؑ رہ گئے تھے باقی سب اصحاب چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

دیلم بن عمرو نے کہا میں شام میں مقیم تھا، آل محمدؐ کے قیدیوں کا قافلہ شہر میں داخل ہوا تو ایک شامی نے اہل بیت کے پاس آکر کہا —— خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کرایا اور فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

علیؑ بن حسینؑ —— اے شیخ! تم نے انصاف سے کام نہیں لیا، تم نے اپنی عداوت ظاہر کر دی ہے، اب میری بات سنو، قرآن پڑھا ہے؟

شیخ —— ہاں پڑھا ہے!

امامؑ —— اس میں ہمارا حق دیکھا ہے، جس میں اور کوئی شریک نہ ہو؟

شیخ —— نہیں۔

امامؑ —— سورہ انفال کو پڑھا ہے؟

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی۔

جانے رہو کہ جو مالِ غنیمت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے خمس ہے، رسولؐ کے لئے اور ذوالقربیٰ کے لئے۔

جانتے ہو۔ یہ کون لوگ ہیں؟

شیخ —— نہیں۔

امامؑ —— وہ ہم لوگ ہیں۔

شیخ —— واقعی وہ لوگ آپ ہیں؟

امامؑ ———— جی ہاں!

شیخ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا پالنے والے میں توبہ کرتا ہوں آلِ محمدؐ کے قتل سے اور آلِ محمدؐ کی عداوت سے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ آمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْسَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

(اس وقت کو یاد کرو) جب تم کو امن دینے کے لئے اس نے نیند کو تم پر مسلط کر دیا اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ اس سے تم اپنے آپ کو پاک کرو۔ تاکہ شیطان کی نجاست تم سے دور ہو۔

آسمان سے پانی نازل ہوا۔ آسمان سے مراد باطن میں رسول اللہؐ، پانی سے مراد علیؑ ہیں، خدا نے علیؑ کو رسولؐ سے بنایا، کیونکہ آسمان سے پانی نازل ہوا۔ —— لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ —— یعنی اس کے ذریعے تمہیں پاک کرے۔ اس سے مراد علیؑ ہیں، خدا دل کو علیؑ کی محبت سے پاک کرتا ہے، لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ کا یہی مطلب ہے۔ —— یذہب عنکم رجس الشیطان —— شیطانی نجاست کو تم سے دور کرے یعنی جس نے علیؑ کو دوست رکھا۔ اللہ اس سے نجاست دور کرے گا اور اس کی توبہ قبول کرے گا۔

ابو وائل سہمی سے روایت ہے کہ ہم علی بن ابی طالبؑ کیساتھ روانہ ہوئے۔ نہروان کے مقام پر پہنچ گئے۔ مجھے اس بات میں شک تھا کہ نہروان والوں سے جنگ درست بھی ہے یا نہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ضرب لگائی اور سبز دانے والے درخت کے اندر لے گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ علیؑ کو میرے دل کی بات کا پتہ تھا۔ رسولؐ کے خچر پر سوار ہو کر تھوڑا سا چلے پھر اسی درخت کے پاس اتر گئے۔ ڈھال رکھ کر اس پر بیٹھ گئے۔ میں دیکھ رہا تھا، آپ مجھے

نہیں دیکھ رہے تھے۔ ایک شخص نے آکر کہا آپ یہاں تشریف فرما ہیں قوم نے نہر کو عبور کر لیا ہے، ——— فرمایا تم نے جھوٹ بولا، انہوں نے نہر کو عبور نہیں کیا۔ وہ شخص چلا گیا دوسرے نے آکر کہا ———

"یا امیر المومنینؑ آپ کیوں بیٹھے ہیں، قوم نے نہر کو عبور کر لیا ہے اور فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے۔"

فرمایا ——— "تم نے جھوٹ بولا۔ انہوں نے نہر عبور نہیں کی، میں ان کو قتل کروں گا، اس بات سے مجھے خدا اور اس کے رسولؐ نے آگاہ کیا ہے۔"

پھر گھوڑا طلب فرمایا، اس پر سوار ہو گئے، میرے پاس سے گزرے، میں پیچھے ہو لیا۔ اہل نہروان کے پاس پہنچے تو وہ نہر عبور کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، معین یا مغیث نامی بنو اسد کے ایک آدمی نے ان پر حملہ کر دیا، پل پر نیزہ گاڑ دیا۔ اہل نہروان کو روک دیا، علیؑ نے ان کو للکارا وہ ہٹ گئے۔ پھر انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا، ہم نے ان کو بھگا دیا۔ حضرتؑ کھڑے رہے۔ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: ———

"گویا یہ لوگ حضرت کی طرف جا رہے ہیں، حالانکہ یہ موت کو خود دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہم لوگ موت کی طرف نہیں جا رہے۔ فرمایا۔ اپنی ڈاڑھوں کو دباؤ بہت دعا مانگو اور قوم پر حملہ کر دو۔"

خدا کی قسم! دوپہر کے وقت تک ان میں سے صرف ایک آدمی باقی رہ گیا۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ فرمایا ———

"اے لوگو! مجھے رسول اللہؐ نے آگاہ کیا تھا، ان میں لنجے ہاتھ والا شخص ہوگا:"

تھوڑی دور چلے ایک گڑھے کے پاس پہنچے، جہاں مقتولین کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں فرمایا، ان لاشوں کو اٹھاؤ۔ ہم نے ان کو اٹھایا۔ وہاں سے ہم نے لنجے ہاتھ والے شخص کو نکالا جب لوگوں نے یہ بات دیکھی تو تعجب کیا، حضرتؑ نے فرمایا: ———

"اس شخص میں ایک علامت اور بھی ہوگی، اس کے درست ہاتھ میں بازو کے اندر کی طرف عورت کے پستان کی مانند کوئی چیز ہوگی۔"

میں نے اور اصبغ بن نباتہؓ نے اپنے نیزوں سے اس کی عربی قمیض کو پھاڑا، ہم نے وہ چیز دیکھی اور لوگوں نے بھی دیکھی جو امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی تھی [۱]۔

اصبغ بن نباتہ راوی ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"لوگ سخت مصیبت میں گرفتار ہوں گے اور میرے شیعہ بہترین حالت میں ہونگے، کیا تم لوگوں نے کتابِ خدا کی یہ آیت نہیں سُنی

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا۔

اب اللہ نے تمہارے بارے میں (اس حکم میں) تخفیف فرمادی اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے۔" ——— فرمایا شیعوں سے تخفیف ہوگی اوروں سے نہیں ہوگی۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کو اس وقت مسجد میں دیکھا جب آپ نے اپنی کہنی اپنے گھٹنے پر رکھ کر اس پر اپنا رخسار رکھا ہوا تھا اور حضرت امیر المومنینؑ کا کوفہ میں انتقال ہو چکا تھا، ابن عباس نے کہا کہ ———

"اے لوگو میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں، اس کو غور سے سنو، یہ تمہاری مرضی ہے خواہ مانو یا نہ مانو، میں نے رسول اللہؐ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب علیؑ دُنیا سے تشریف لے جائیں گے، پھر دُنیا میں ایسی باتیں رُونما ہوں گی، جن میں بھلائی نہیں ہوگی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا باتیں ہوں گی؟ ——— فرمایا، امانت میں بد دیانتی، خیانت

---

[۱] مکمل واقعہ خصائص امیر المومنینؑ۔ امام نسائی (اردو) میں ملاحظہ کریں۔

زوروں پر ہوگی، آدمی فاحشہ عورت سے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں ہم بستری کرے گا۔ علیؑ کے بعد دُنیا بگڑ جائے گی، علیؑ جب تک دُنیا میں زندہ ہیں وہ میرے جانشین ہیں، میرے بعد علیؑ میرا عوض ہیں۔ علیؑ میرے پوست، گوشت، میری ہڈی، میرے خون اور میری رگوں کی مانند ہیں، میرے اہل میں میرے بھائی اور میرے وصی ہیں میری قوم میں میرے خلیفہ ہیں میرے وعدے کو پورا کرنے والے اور میرے قرض کو ادا کرنے والے ہیں، علیؑ نے مشکلات میں میرا ساتھ دیا۔ میرے ساتھ مل کر جنگ احزاب میں کافروں کو قتل کیا۔ وحی میں میرے گواہ، میرے ساتھ نیکوکاروں کا کھانا کھانے والے، کئی دفعہ جبرائیلؑ نے علیؑ کیساتھ کھلم کھلا مصافحہ کیا۔ جبرائیل نے علیؑ کے بائیں رخسار پر بوسہ دیا، جبرائیل گواہ ہیں اس نے مجھے گواہ بنایا کہ علیؑ پاک اور اچھے لوگوں میں سے ہیں۔ اے لوگو! میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جب تک علیؑ زندہ ہیں اپنے فیصلے خود نہ کیا کرو جب آپ دُنیا سے رخصت ہو جائیں تو اس آیت پر عمل ہوگا۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ
وَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔

اور تاکہ جو ہلاک ہونے والا ہے حجت (دلیل) سے ہلاک ہو، اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت (دلیل) سے زندہ رہے ضرور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

سورہ توبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ساتھ رہو۔"

امامؑ نے فرمایا —— علی بن ابی طالب علیہ السلام کیساتھ رہو۔

حکیم بن جبیر نے کہا کہ علیؑ کا نام قرآن میں موجود ہے، جس کو لوگ نہیں جانتے، راوی نے کہا، میں نے عرض کیا کون سا نام ہے، کہا یہ آیت ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ

"حج اکبر کے دن کل آدمیوں کے لئے اعلان (کیا جاتا) ہے کہ اذان خدا کی جانب سے علی ابن ابی طالبؑ کی ذات ہے۔"

ابن سرین نے کہا آیت ——

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

"کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر کر دیا۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے راہ خدا میں جہاد کیا۔"

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

سدی نے کہا کہ عباس بن عبدالمطلب نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کا چچا ہوں، میں حاجیوں کو پانی پلانے والا ہوں۔ میں علیؑ سے افضل ہوں۔ عثمان بن طلحہ اور بنو شیبہ نے کہا کہ ہم علیؑ سے افضل ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی ——

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

عَلِیَّ بن اَبِی طَالِب لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِنْہُ وَرِضْوَانٍ وَجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۔

"کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کو آباد رکھنا اُس شخص کے برابر کر دیا، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا، علیؑ نے راہِ خُدا میں جہاد کیا، اللہ کے نزدیک تو یہ سب برابر نہیں ہیں ۔ اللہ ظالم لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا، جو لوگ ایمان لائے ۔ علیؑ جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا ۔ اللہ کے نزدیک وہ درجے میں سب سے بڑھکر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۔ پروردگار اِن کو اپنی رحمت کی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے، جن میں ان کے لئے دائمی آسائش ہوگی "

حکیم بن جبیر نے کہا کہ میں نے علی بن حسین علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علیؑ کا ایک نام قرآن میں موجود ہے جس کو لوگ نہیں جانتے، کیا تم نے یہ آیت نہیں سُنی ؛ ــــــــــــــ

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ

اذان سے مراد علی علیہ السلام کی ذات ہے ۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ کی تفسیر میں امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ کی معیت اختیار کرو ۔

علی بن حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے انس سے کہا:۔ ________

"سیّد العرب (یعنی علی علیہ السلام) کو بلا لاؤ، عائشہ نے کہا، کیا آپ
سیّد العرب نہیں ہیں؟ فرمایا میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں، اس پر فخر
بھی نہیں کرتا، علیؑ تمام عرب کے سردار ہیں۔ علیؑ تشریف لائے، پھر انصار
کو بلوایا اور ان سے کہا "اے گروہِ انصار! میں تمہیں ایسے شخص سے آگاہ کرتا
ہوں اگر اس کا اتباع کرو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، وہ یہ علیؑ بن
ابی طالب ہیں، ان سے محبت اس طرح کرو، جس طرح مجھ سے کرتے ہو، ان
کی اس طرح عزت کرو، جس طرح میری عزت کرتے ہو اور آپ کا اس
طرح اتباع کرو، جس طرح میرا اتباع کرتے ہو، جس نے اس کو دوست
رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا، جس نے مجھے دوست رکھا، اس نے
خدا کو دوست رکھا، جس نے خدا کو دوست رکھا، اس کے لئے خدا نے
اپنی جنّت حلال کی، اور اپنی معافی سے اسے نوازا، جس نے علیؑ کو ناراض
کیا، اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے مجھے ناراض کیا، اس نے خدا کو
ناراض کیا، اور جس نے خدا کو ناراض کیا، خدا اسے مُنہ کے بل دوزخ میں
ڈالے گا۔ اور اسے اپنے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا، علیؑ کی ولایت
پر کاربند ہو جاؤ۔ اس کے دشمن کو دوست نہ رکھو ورنہ خدا جاتم پر غضبناک
ہو جائے گا۔"

ابنِ عباس سے روایت ہے کہ ________

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کا مطلب
ہے کہ علیؑ اور آپ کے اصحاب کے ساتھ ہو جاؤ۔

مقاتل بن سلیمان کہتا ہے کہ ________

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کا مطلب ہے کہ علیؑ کا اتباع کرو،

سدی نے کہا کہ ——

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکَاذِبِیْنَ ۔

"کیا آدمیوں نے یہ گمان کر لیا ہے، کہ وہ اتنا کہنے سے چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ بیشک ہم نے ان سے پہلوں کو بھی آزمایا تھا، پس اللہ ان کو بھی آزمائے گا، جان لے گا، جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضرور جان لے گا۔"

ابن عباس نے کہا ——

بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی الَّذِیْنَ عَاھَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

"خدا اور اس کا رسولؐ ان مشرکین سے بری ہیں جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے۔"

یہ آیت بنوضمرہ کو چھوڑ کر باقی تمام مشرکین عرب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کا کلام وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ میں خدا اور رسولؐ کی طرف سے اس وقت اعلان کرنے والے علی بن ابی طالبؑ تھے، آپ نے چار باتوں کا اعلان کیا۔

۱ —— جنت میں مومن داخل ہوگا۔

۲ —— برہنہ کوئی طواف نہ کرے۔

۳ —— نبیؐ کے درمیان کسی شخص کا معاہدہ ہے تو وہ اپنی مدت تک۔

جاری رہے گا۔

۴ ـــــــــ چار ماہ تک تمہیں چلنے پھرنے کی آزادی ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰى

اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ۔

"مشرکین کا یہ حق نہیں ہے کہ جس حال میں وہ اپنی ذات کے لئے کفر کے

حق میں ہوں، وہ خدا کی مسجدوں کو آباد رکھیں۔

عباس بن عبد المطلب، ابو طلحہ بن عثمان بن عبد الدار کے بارے میں نازل ہوئی ہے

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ الخ عباس کے حق میں۔ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ابو طلحہ کے حق میں کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ علی بن ابی طالب علیہ السلام

کے بارے میں، یہ دونوں آیتیں علیؑ کی شان میں بہت بڑی دلیل ہیں،

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۔

یہ آیت خاص علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ـــــــ خاص علیؑ اور آپ کے

اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی۔

عیسیٰ بن عبداللہ قمی راوی ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے ہوئے سُنا

کہ رسول اللہ صلعم نے ابو بکر کو سورہ برات کی چند آیات دیکر مکہ کی طرف بھیجا، جب جحفہ

کے مقام پہنچے تو رسول اللہ صلعم نے اس کے پیچھے علیؑ کو روانہ کیا، علیؑ نے ابو بکر کو جالیا۔

ابو بکر نے پوچھا کہ کوئی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے، فرمایا آیات کا اعلان یا

خود نبی کرے یا وہ شخص جو نبیؐ سے ہو، علیؑ نے ابوبکر سے صحیفہ لے لیا۔ حج کے ایام میں لوگوں کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ آپ کیساتھ تلوار تھی، آپنے براۃ من اللہ و رسولہ والی آیت غیر معجزی اللہ تک پڑھی۔ اس سال کے بعد کوئی شخص خواہ مشرک ہو، برہنہ طواف نہیں کرے گا۔ ورنہ تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا، رسول اللہ صلعم نے آپ کو بتوں کو توڑنے کے لئے بھیجا تھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آیات کی تبلیغ یا میں خود کروں یا تم کرو۔"

جنگِ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا ——————

یا علیؑ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وانت خلیفتی فی اھلی وانہ لا یصلح الا انا وانت۔

"اے علیؑ! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے خلیفہ ہو، میرے اہل میں یہ بات مجھے یا تمہیں زیب دیتی ہے۔"

عن ابی عبد اللہ (ع)، قال کان الحسین مع اُمہ تحملہٗ فاخذہٗ النبیؐ (ص)، وَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللہ سالِبَک اھلک اللہ المتوازِرین علیکَ وَحکم اللّٰہُ بینی وَبَینَ مَن اَعَانَ عَلَیکَ قالت فاطمۃُ یا ابۃِ اَیُّ شیٍٔ تقولُ قَالَ یابنتاہُ ذکرتُ مَا یُصیبہ بَعدِی وَبَعدِکَ مِنَ الاَذیٰ وَالظُلمِ وَالبَغیِ وَھو یَومَئِذٍ فِی عَصبۃٍ کَاَنَّھُم نُجُومُ السَّمَاءِ۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہؑ حسینؑ کو اٹھائے ہوئے

تھی، آنحضرتؐ نے حسینؑ کو لے لیا اور فرمایا خدا تیرے قاتل اور تیرے لباس اتارنے والے پر لعنت کرے جو تیرے خلاف جمع ہو گئے ان کو ہلاک کرے۔ خدا میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کرے گا، جس نے تیرے خلاف دوسروں کی اعانت کی، "فاطمہؑ نے عرض کیا" بابا جان کیسی باتیں بیان فرما رہے ہیں۔ فرمایا میں وہ مصیبت بیان کر رہا ہوں۔ جو حسینؑ پر وارد ہو گی اس وقت نہ میں ہوں گا، نہ تم ہو گی، یہ مصیبت، ظلم، تکلیف، زیادتی کی شکل میں ہو گی، حسینؑ کیساتھ ایک جماعت ہو گی جو آسمان کے ستاروں کی طرح بلند مرتبہ ہو گی۔ یتھادون الی القتل جو قتل کے مشتاق ہونگے ہیں ان کے پڑاؤ، اترنے کی جگہ اور ان کی تربت کو دیکھ رہا ہوں۔ وکانی اَنظُرُ اِلَی مُعَسکَرِهِم وَاِلیٰ موضعِ رِحَالِهِم وَتُربَتِهِم قالت یا ابَۃ وَاَیُّ هٰذَا المَوضِعُ الَّذِی تَصِفُ۔ عرض کیا بابا یہ کونسی جگہ ہے جو آپ بتا رہے ہیں۔ قَالَ مَوضِعٌ یُقَالُ لَهٗ كَربَلَاء فرمایا اس جگہ کا نام کربلا ہے۔ وَهِیَ دَارُ كَربٍ وَبَلَاءٍ یہ مصیبت کا گھر ہے عَلَینَا وَعَلَی الاُمَّةِ ہم پر اور ہماری امت پر یخرج شِرَارُ اُمَّتی وَاِنَّ اَحَدَهُم لَو یَشفَعُ لَهٗ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرَضِینَ مَا تَشَفَّعُوا فِیهِ وَهُمُ المُخَلَّدُونَ فِی النَّارِ۔ میری امت کے اشرار خروج کریں گے، اگر تمام اہل آسمان اور زمین مل کر ان کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش منظور نہیں ہو گی وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، قالت یا اَبَهْ فَیُقتَلُ قَالَ نَعَم یا بُنَیَّتَاهُ وَمَا قُتِلَ قِتلَةً اَحَدٌ کَانَ قَبلَهٗ وَتَبکِیهِ السَّمٰوٰتُ وَالاَرَضُونَ وَالمَلَائِكَةُ وَ لنباتاتُ وَالجِبَالُ وَالبِحَارُ وَلَو یُؤذَنُ لَهُمَا مَا بَقِیَ عَلَی

الارضِ مُتَنَفِّسٌ۔ عرض کیا، بابا جان حسینؑ قتل کر دیئے جائیں گے، فرمایا بیٹی ضرور قتل ہوں گے، ایسا قتل پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ اہل آسمان، زمین، فرشتے نباتات پہاڑ اور سمندر حسینؑ کو روئیں گے، اگر ان کو رونے کی پوری اجازت دی جائے تو ایک جان دار بھی زندہ باقی نہیں رہے گا۔ وَیَاتِیہِ قَومٌ مِن مُحِبِّینَا لَیسَ فِی الارضِ اَعلَمُ بِاللّٰہِ وَلَا اَقوَمُ بِحَقِّنَا مِنھُم وَلَیسَ عَلٰی ظَھرِ الاَرضِ اَحَدٌ یَلتَفِتُ اِلَیہِ غَیرُھُم اُولٰئِکَ مَصَابِیحُ فِی ظُلُمَاتِ الاَرضِ وَھُم شُفَعَاءُ وَھُم وَارِدُونَ حَوضِی غَدًا اَعرِفُھُم اِذَا وَرَدُوا عَلَیَّ بِسِیمَاھُم وَکُلُّ اَھلِ دِینٍ یَطلُبُونَا وَلَا یَطلُبُونَ غَیرَنَا وَھُم قُوَّامُ الارضِ بِھِم یَنزِلُ الغَیثُ۔ حسینؑ کی زیارت کو وہ قوم آئے گی جو ہماری دوست ہوگی، دنیا میں ان جیسا اعلم باللہ اور ہمارے حق کا ساتھ دینے والا کوئی نہ ہوگا، ان کے سوا روئے زمین کا کوئی شخص حسینؑ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا، یہ لوگ تاریک زمین میں روشنی کا چراغ ہوں گے لوگوں کی سفارش کرنے والے یہی لوگ ہوں گے، یہی لوگ کل میرے حوض پر وارد ہوں گے، جب آئیں گے تو میں ان کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لوں گا۔ کل مذہب والا انہیں تلاش کرے گا اور کسی کو پوچھے گا نہیں، زمین ان کی وجہ سے قائم ہے، انہیں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ فَقَالَت فَاطِمَۃُ (ع) یَا اَبَتَہ اِنَّا لِلّٰہِ وَبَکَت عرض کیا بابا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون) اور رونے لگ گئیں۔ فَقَالَ یَا بُنَیَّتَاہ! اِنَّ اَھلَ الجَنَّۃِ ھُمُ الشُّھَدَاءُ فِی الدُّنیَا بَذَلُوا اَنفُسَھُم وَاَموَالَھُم بِاَنَّ لَھُمُ الجَنَّۃَ۔ یُقَاتِلُونَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَیَقتُلُونَ وَیُقتَلُونَ وَعدًا

عَلَيْهِ الحَقُّ فَمَا عِندَ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنيا وَمَا فِيهِ قِتْلَةٌ أَهْوَنُ مِن مِيتَةٍ مَن كُتِبَ عَلَيْهِ القَتْلُ خَرَجَ إِلَى مَضْجَعِهِ وَمَن لَم يُقْتَلْ فَسَوفَ يَمُوتُ يَا فَاطِمَةُ بِنتَ مُحَمَّدٍ أَمَا تُحِبِّينَ أَن تَأْمُرِينَ غَدًا يَامُرُ فَتُطَاعِينَ فِي هٰذَا الخَلْقِ عِندَ الحِسَابِ أَمَا تَرْضَيْنَ ان يَكُونَ ابنُكِ مِن حَمَلَةِ العَرْشِ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن يَكُونَ أَبُوكِ يَسألُونَهُ الشَّفَاعَةَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن يَكُونَ بَعْلُكِ يَذُودُ الخَلْقَ يَوْمَ العَطَشِ عَلَى الحَوْضِ فَيَسْقِي مِنْهُ أَوْلِيَائَهُ وَيَذُودُ عَنْهُ أَعْدَاءَهُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن يَكُونَ بَعْلُكِ قَسِيمُ الجَنَّةِ وَيَامُرُ النَّارَ فَتُطِيعُهُ وَيُخْرِجُ مِنْهَا مَن يَشَاءُ وَيَتْرُكُ مَن يَشَاءُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن تَنْظُرِينَ إِلَى المَلَائِكَةِ عَلَى أَرْجَاءِ السَّمَاءِ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْكِ وَإِلَى مَا تَامُرِينَ بِهِ وَيَنْظُرُونَ إِلَى بَعْلِكِ قَدخض الخَلَائِقَ وَهُوَ يُخَاصِمُهُمْ عِنْدَ اللهِ فَمَا تَرَيْنَ اللهَ صَانِعٌ بِقَاتِلِ وَلَدِكِ وَقَاتِلِيكِ إِذَا أَفْلَجَتْ حُجَّتُهُ عَلَى الخَلَائِقِ وَامِرَتِ النَّارُ أَن تُطِيعَهُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن تَكُونَ المَلَائِكَةُ تَبْكِي لِابْنِكِ وَيَاسَفُ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ أَمَا تَرْضَيْنَ أَن يَكُونَ مَنْ اتَاهُ زَائِرًا فِي ضَمَانِ اللهِ وَيَكُونُ مَنْ أَتَاهُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ حَجَّ إِلَى بَيْتِ الحَرَامِ وَاعْتَمَرَ وَلَمْ يَخْلُو مِنَ الرَّحْمَةِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَإِذَا مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا وَإِنْ بَقِيَ لَمْ تَزَلِ الحَفَظَةُ تَدْعُو لَهُ مَا بَقِيَ وَلَمْ يَزَلْ فِي حِفْظِ اللهِ وَأَمْنِهِ حَتَّى يُفَارِقَ الدُّنْيَا قَالَتْ يَا أَبَةِ سَلَّمْتُ وَرَضِيتُ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ فَمَسَحَ عَلَى قَلْبِهَا وَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ إِنِّي وَبَعْلَكِ

وَاَنتِ وَابنَیکِ فِی مَکانٍ تقرُ عَینَاکِ وَیَفرَحُ قَلبُکِ۔

" فرمایا بیٹی! اہلِ جنت وہ ہیں جو دُنیا میں شہید ہوئے، انہوں نے جان اور مال اس لئے خرچ کیا تاکہ جنت میں جائیں، خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور خود قتل ہوجاتے ہیں، خدا کا وعدہ سچا ہے خدا کے پاس جو کچھ ہے وہ دُنیا و مافیہا سے اچھا ہے (ان کے نزدیک) قتل ہونا، خود مرنے سے بہتر ہے جس کے لئے قتل ہونا واجب ہوچکا ہے وہ اپنے ٹھکانے کی طرف جائیگا، جو قتل نہیں ہوا عنقریب مرجائیگا، کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ روزِ حساب تمہاری مخلوق میں بات مانی جائے۔ کیا اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا فرزند حاملانِ عرش میں سے ہو، کیا اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تمہارے والد سے خدا سے سفارش کی درخواست کریں، کیا اس بات پر راضی نہیں ہو کہ پیاس کے روز تمہارا شوہر مخلوق کو ہٹائے گا حوضِ کوثر سے، اپنے دوستوں کو حوضِ کوثر کا پانی پلائے گا اور اپنے دشمنوں کو بھگائے گا۔ اس بات پہ راضی نہیں کہ تمہارا شوہر جنت کی تقسیم کرنے والا ہو، اور دوزخ کو حکم دے تو وہ اطاعت کرے، دوزخ میں جسکو چاہے گا نکالے گا اور جس کو چاہے گا رکھے گا۔ اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ تم آسمان کے گوشوں میں فرشتوں کو دیکھو اور وہ تیری طرف دیکھیں اور ان لوگوں کی طرف بھی جن کا تو ان کو حکم دے اور تیرے شوہر کو دیکھیں، وہ مخلوق میں آئیں گے اور خدا کی بارگاہ میں ان پہ مقدمہ دائر کریں گے، تو نہیں دیکھتی کہ خدا تمہارے اور تمہارے بیٹے کے قاتل کا کیا حشر کرے گا، جب مخلوق پہ حجت تمام ہوگی، خدا آگ کو حکم دے گا، وہ اس کا کہا مانے گی۔ تم اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ تیرے بیٹے پر فرشتے اور دُنیا کی کُل چیزیں روئے گی، اس بات پہ راضی نہیں ہے کہ جو شخص تیرے بیٹے کی

قبر کی زیارت کو آئے گا، وہ خدا کی حفاظت میں ہوگا، اس کو ثواب حج و عمرہ کرنے والے کے برابر ملے گا، ہر وقت اس پر خدا کی رحمت برستی رہتی ہے۔ اگر مرتا ہے تو شہید ہو کر مرتا ہے، جب تک زندہ رہتا ہے نگران فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں وہ خدا کی حفاظت اور امان میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ دنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے، —— عرض کیا بابا جان میں تسلیم کرتی ہوں، راضی ہوں خدا پر بھروسہ کرتی ہوں، آنحضرتؐ نے فاطمہؑ کے دل اور آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا، فرمایا، میں خود، تمہارا شوہر، تمہارے دونوں فرزند (جنت میں) ایک مکان میں ہوں گے تیرا دل خوش اور تیری دونوں آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ؛

ابن عباس سے روایت ہے کہ —— شیبہ بن عبدالدار اور عباس بن عبدالمطلب آپس میں فخر کر رہے تھے،

شیبہ نے کہا ہمارے ہاتھ میں خانہ کعبہ کی کنجیاں ہیں جب چاہتے ہیں کعبہ کو کھولتے اور بند کرتے ہیں، رسول اللہؐ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔

عباس نے کہا کہ ہمارے پاس حاجیوں کو پانی پلانا اور تعمیر مسجد حرام ہے، اس لئے رسول اللہ کے بعد ہم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

ان کے قریب سے علی علیہ السلام کا گزر ہوا، علیؑ نے فخر کرنے کا ارادہ کیا۔

شیبہ اور عباس —— اے ابوالحسنؑ! رسول اللہؐ کے بعد بہتر آدمی سے آپ کو آگاہ کریں۔

ابوالحسنؑ —— آگاہ کیجئے۔

شیبہ —— ہمارے پاس کعبہ کی چابیاں ہیں جب چاہتے ہیں کھولتے ہیں اور جب چاہتے ہیں بند کرتے ہیں۔ نبیؐ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

عباس ——— ہمارے ہاتھ حجاج کا پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد رکھنا ہے، لہٰذا ہم نبیؐ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔

ابوالحسنؑ ——— میں تم دونوں کو اس آدمی کے بارے میں آگاہ کروں، جو تم دونوں سے افضل ہو؟

شیبہ و عباس ——— وہ کون ہے؟

ابوالحسنؑ ——— وہ شخص جس نے تمہاری گوشمالی کر کے زبردستی تمہیں اسلام میں داخل کیا ہے۔

شیبہ و عباس ——— وہ کون ہے؟

ابوالحسنؑ ——— میں ہوں۔

عباس ناراض ہو کر شکایت کی غرض سے آتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں۔

رسول اللہؐ کوئی جواب نہیں دیتے، ——— جبرائیلؑ نازل ہو کر کہا محمدؐ، خداوند عالم بعد سلام کے کہتا ہے:۔

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ

رسول اللہؐ نے عباس کو بلا کر کہا ———

"یہاں سے چلے جایئے، یہ خدا کا ایلچی بیٹھا ہے اور علیؑ کے حق میں تجھ سے مخاصمہ کر رہا ہے۔"

جب اِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ نازل ہوئی، ابوسعید کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے کہا ———

رسول اللہؐ ——— یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے؟

اصحاب ——— ہمیں علم نہیں ہے۔

ابُوجانہ ——— ہم سب صادق ہیں، کیونکہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی،

رسول اللہ ——— ایسا نہیں ہے۔ یہ آیت میرے ابن عم کے حق میں خاص طور پہ نازل ہوئی ہے،

امام حسن علیہ السلام نے حمد و ثنا کے بعد اس آیت کو تلاوت کیا،

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ۔

جس طرح سابقین کو بعد میں آنے والوں پر فضیلت ہے اسی طرح میرے باپ حضرت علیؑ کو سابقین پر فضیلت ہے آیت ———

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

علیؑ نے ایمان لانے میں سبقت حاصل کی اور رسول اللہؐ کی دعوت کو قبول کیا شب ہجرت بستر رسولؐ پر سو کر قربانی کی بے نظیر مثال قائم کی۔ علیؑ کے بعد حمزہؓ کا مرتبہ ہے جنہوں نے کافی کفار کو رسول اللہؐ کی معیت میں قتل کیا۔ حمزہ سید الشہدا ہیں سید الشہدا رسول اللہؐ کی قرابت سے ہوئے۔ خدا نے جعفرؓ کو دو پر عنایت کئے، جن کے ذریعے وہ فرشتوں کیساتھ اڑتا ہے جہاں چاہتا ہے۔ دونوں کو یہ مرتبہ رسول اللہؐ کی قرابت کی وجہ سے حاصل ہوا، آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ میں ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھی، حالانکہ اور لوگ بھی حمزہؓ کے ساتھ شہید ہوئے تھے، رسول اللہؐ کی عورتوں کو اور عورتوں پر صرف رسولؐ کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے، مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار گنا زیادہ ملتا ہے اور مساجد کی نسبت بخلاف مسجد حرام کعبہ کے جس کو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا، یہ مرتبہ مسجد نبوی کو رسول اللہؐ کی وجہ سے ملا۔

رسول اللہؐ نے لوگوں کو درود پڑھنے کی تعلیم دی اور کہا کہو ———

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نماز فریضۂ واجبہ میں ہم پر درود پڑھے۔ مالِ غنیمت اللہ تعالےٰ نے رسول اللہؐ اور ہمارے لئے حلال کیا، صدقات کو جہاں رسول اللہ پر حرام کیا، وہاں ہمارے اوپر حرام کیا، یہ وہ بزرگی ہے، جس سے خدا نے ہمیں نوازا اور فضیلت دی۔

امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ۔

"تم سرداران کفر کو یہاں تک مارو کہ وہ باز آجائیں بے شک وہ ایسے ہیں جن کی قسم کوئی چیز نہیں"

رب کعبہ کی قسم وہ اہلِ صفین، بصرہ اور خوارج ہیں۔

خیثمہ جعفی کا بیان ہے کہ میں علیؑ بن جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا، کہا اے خیثمہ! ہمارے دوستوں کو سلام کرو اور انہیں آگاہ کرو، کہ عمل کے ذریعہ خدا سے قرب حاصل کر سکتے ہو ——— رسول اللہ نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمانؓ ہم اہلِ بیت سے ہے، اس نے ہماری معرفت اور ولایت کے اقرار سے یہ مرتبہ حاصل کیا، اس میں قولِ خدا ہے ———

آخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ آخَرَ
سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ۔

کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔ اور نیک عمل کو بد کیساتھ مخلوط کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔

یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
کلبی نے کہا بنو شیبہ اور بنو عباس نے آپس میں فخر کیا، خدا نے آیت اجعلتم السقایۃ الخ نازل کی، جابر بن حسن نے کہا کہ میں نے کلبی سے پوچھا کہ یہ آیت خاص علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے؟ کہا ہاں۔

سورۃ یونس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زید بن علیؑ نے کہا ——
وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا اور جس کو چاہتا ہے، سیدھے رستے کی ہدایت کرتا ہے،، (علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کی طرف)
امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۔
"تم کہہ دو ان کو خدا کے فضل اور رحمت سے خوش ہونا چاہیئے، جو کچھ

جمع کرتے ہیں اس سے یہ بات بہت بہتر ہے۔"

فضل خدا سے مراد نبی صلعم اور خدا کی رحمت سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمدؒ باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے۔

فرمایا ——— کون سی آیت ہے؟

میں نے کہا ———

وَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۔

"جو بات تم پر نازل ہوئی اگر اس میں شک ہے تو ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے" ——— ان سے مراد کون لوگ ہیں جن سے رسولؐ کو سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میں معراج میں آسمان پر گیا، چوتھے آسمان پر خدا نے انبیاء، صدیقین اور فرشتوں کو میری خاطر اکٹھا کیا۔ جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی، رسول اللہؐ نے سب کو نماز پڑھائی، جب نماز ختم ہوئی تو آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کس بات کی گواہی دیتے ہو؟ ——— انہوں نے کہا:

" خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ خدا کے رسولؐ ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں، ان لوگوں سے پوچھو، جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے اور یہی اس آیت کا مطلب ہے۔

عن ابی عبداللہ (ع) عن ابیہ عن جدہٖ قال خطب علیؑ (ع) علیٰ منبر الکوفۃ وکان فیما قال واللہ انی لدیان الناس یوم الدین وقسیم الجنۃ والنار لا یدخلھا

الوَاخِلِ الاَعلیٰ اَحَدٍ قسیمی وَاِنّی الفَارُوقُ الاَکبَرُ وَ اِنّی (ان) جمیع الرُسُلِ وَالملائکۃ وَالاَرواح خُلِقُوا لخلقنا

صادق آلِ محمدؐ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ نے مسجد کوفہ کے منبر پر خطبہ میں ارشاد فرمایا، میں قیامت کے روز لوگوں کو سزا و جزا دوں گا۔ میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں، میں فاروقِ اکبر ہوں، تمام رسول، فرشتے اور روحیں ہماری خلقت کی وجہ سے پیدا ہوئیں مجھے نو چیزیں خدا نے ایسی دیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، میں فصلِ خطاب کو جانتا ہوں، کتاب کے رستے کی مجھے بصیرت ہے، میں علم منایا ملایا اور قضایا جانتا ہوں، میری وجہ سے دین مکمل ہوا، میں وہ نعمت ہوں جس کو خدا نے مخلوق پر انعام کیا، یہ سب اللہ کا مجھ پر احسان ہے، ہم ہی سے ایک مخلوق پر نگران ہوتا ہے، نحن قسم اللہ ہم خدا کی قسم ہیں بندوں پر خدا کی حجت ہیں اللہ کہتا ہے ،

واتقوا اللہ الذی تسائلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبًا (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

ہم اہل بیت ہیں ——— خدا نے ہمیں محفوظ کیا ہے، فتنہ انگیزی، کذب، جادوگری اور دھوکا بازی سے، جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم اس میں سے ہیں۔ ہم اہل بیت ہیں، خدا نے ہمیں ہر نجاست سے پاک کیا ہے، ہم صادق ہیں، جب بولتے ہیں، ہم عالم ہیں جب سوال کئے جاتے ہیں، خدا نے ہمیں دس خوبیاں دی ہیں، جو ہم سے پہلے کسی کو نہیں ملیں، نہ وہ بعد میں آنے والوں کو ملیں گی، حلم، علم، عقل، نبوت، شجاعت، سخاوت، صبر، پاک دامنی اور طہارت، تقویٰ

کلمہ، سبیل ہدایت، مثل اعلیٰ، حجت عظمیٰ، مضبوط رسی، اور حق جسکا خدا نے اقرار لیا،

فَمَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ۔

"نہیں ہے حق کے بعد مگر گمراہی تم کہاں بھاگتے ہو"۔

زید بن ارقم نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ـــــــ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے حصہ میں ہم اہل بیت کی محبت قرار دی، وہ اس کے لئے بہتر ہے، ان کی اس سلطنت سے جس میں یہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی (ثابت بن دینار) نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے،

قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ ھٰذَآ اَوْ بَدِّلْہُ
قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَہٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ
اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ
عَظِیْمٍ۔

"جن لوگوں کو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں ہے وہ کہہ دیتے ہیں کہ ایک قرآن ایسا ہی اور لے آؤ یا اس کو بدل ڈالو، تم کہہ دو کہ مجھے کیا پڑی ہے کہ میں اس کو اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ـــــــ دشمنان خدا نے اللہ کے رسولؐ سے کہا کہ علیؑ کے علاوہ کسی اور کو امام بنایئے یا اس کو تبدیل کر دیجئے خدا نے ان کی بات رد کر دی قُلْ مَا یَکُوْنُ اَنْ اُبَدِّلَہٗ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ یعنی عَلِیًّا۔ ان سے کہہ دو کہ میں اس کو نہیں بدل

سکتا جو میرے نفس کے قائم مقام ہے یعنی علیؑ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ فِیْ عَلِیٍّ علیہ السّلام میں تو اس کی اتباع کروں گا، جس کی مجھے علیؑ کے بارے میں وحی ہوئی ہے،

ابو جعفر محمد بن علی علیہم السّلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہؐ سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے اور علیؑ پیدل چل رہے تھے، رسول اللہؐ نے فرمایا ——

"اے ابو الحسنؑ! —— یا سوار ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ، خدا نے حکم دیا ہے کہ میں سوار ہو جاؤں تو تم سوار ہو جاؤ، جب میں پیادہ چلوں تو تم پیادہ چلو، یہ خدا کے حدود ہیں ان پر کاربند رہنا ضروری ہے، خدا نے جو بزرگی مجھے دی، وہ تمہیں بھی دی، مجھے نبوت سے مخصوص کیا تو تمہیں میرا وصی بنایا، تاکہ تم مشکل کاموں میں میرا ساتھ دو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنایا، وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے تم سے کفر کیا، میرا اقرار نہیں کیا جس نے تیرا انکار کیا، تیرا منکر خدا پر ایمان نہیں لایا، تیری فضیلت میری فضیلت، میری فضیلت تیری بزرگی ہے، اس میں خدا کی آیت دلالت کرتی ہے ——

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

یا علیؑ! —— خدا کی قسم تمہیں معالم دین اور رستوں کی شناخت کے لئے پیدا کیا، جو تم سے بھٹک گیا وہ خدا سے بھٹک گیا، جس کو تمہارا رستہ نہ ملا اس کو خدا کا رستہ نہ ملا، اس میں خدا کی آیت ہے

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا الخ

میں توبہ کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے کو بخشش دیتا ہوں پھر

وہ تمہاری ولایت کی طرف راہ پاتا ہے —— ثم اهتدی الی ولایتک —— جو شخص مجھ پر ایمان لایا۔ اس پر تیرا حق فرض ہے جس طرح میرا حق اس پر فرض ہے۔ اگر تم نہ ہوتے خدا کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی۔ اگر تم نہ ہوتے تو دشمن خدا کی شناخت نہ ہو سکتی۔ اگر کسی کے پاس تیری ولایت نہیں ہے، تو اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ میری اتباع کرنے والے سے میرا مرتبہ بہت بلند ہے۔ خدا نے تمہارے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے۔

يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ
لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

"اے رسولؐ وہ بات پہنچا دو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی، اگر یہ کام نہیں کیا تو تم نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا؛ اگر میں وہ بات نہ پہنچاتا، جس کا مجھے حکم ہوا تھا تو میرا عمل باطل ہو جاتا، وہ دھمکی جو میں نے تم سے بیان کی ہے وہ میرے رب نے مجھ سے بیان کی ہے، جو بات میں نے بیان کی ہے وہ خدا کی جانب سے ہے، میں خدا سے شکایت کرتا ہوں کہ میری امت تمہارے خلاف ہو جائے گی، میرے بعد تیرے ساتھ میری امت جو سلوک کرے گی میں اس کی خدا سے شکایت کرتا ہوں۔ یا علیؑ! —— جو شخص تم سے لڑا اس نے میرے ساتھ لڑنے میں کوئی کسر نہیں رکھی، جس نے تم سے جنگ کی میری اس سے صلح نہیں، بے شک تم پیالوں والے ہو، بہترین مقامات پر عرش کے سایہ میں ٹھہرنے والے ہو، جب مجھے بلایا جائیگا، تمہیں بلایا جائے گا، جب میں زندہ کیا جاؤں گا، تم زندہ کئے جاؤ گے"۔ جب مجھے

لباس پہنایا جائیگا، تمہیں لباس پہنایا جائیگا، جو تمہارے بارے میں میری بات کی تصدیق نہیں کرے گا، اس پر عذاب واجب ہو چکا ہے، خدا کی رحمت اس کے لئے لازم ہو چکی ہے جو میری بات کی تصدیق کرے گا، جو مشکل مجھے پیش ہوئی وہ تمہیں پیش ہوئی، جس نے تم سے بغض رکھا تیری مخالفت کی وہ ابلیس کی گرفت میں ہے، جس نے تمہیں دوست رکھا اور تمہارے بعد آنے والے آئمہ کو دوست رکھا، وہ خدا کے گروہ میں سے ہے، خدا کا گروہ فلاح یافتہ ہے۔"

سورہ ہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زید ابن علیؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ ———

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ج وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ۔

"تم میں پہلے زمانوں میں ایسے دانش مند کیوں نہیں ہوئے جو زمین میں فساد کرنے سے باز رکھتے، گنتی کے لوگ ان میں سے ضرور ایسے تھے جن کو ہم نے نجات دی (علی العموم) ظالم ان نعمتوں کے پیچھے پڑ گئے جو ان کو دی گئیں تھیں اور وہ گنہ گار رہے۔"

زید ابن علیؑ نے فرمایا ——— ایک شخص ہم میں سے خروج کرے گا، کچھ ان میں سے قتل ہو جائیں گے۔ جو زندہ بچیں گے وہ اس امر کو ایک روز زندہ کریں گے۔

زید بن علیؑ نے کہا آیت فلولا کان من قبلکم الخ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے،

عمر بن ذاہب نے کہا کہ کسی شخص نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے دریافت کیا کہ آپ قائم آل محمدؐ پر امیرالمومنینؑ کہکر سلام کہتے ہیں؟

فرمایا، نہیں، پہلے اور بعد میں یہ بات صرف کافر کہے گا۔

عرض کیا، پھر کس طرح سلام کرتے ہیں؟

فرمایا کہو ——— اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللہِ

"سلام ہو تم پر اے خدا کے بقیہ"

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ———

بَقِیَّۃُ اللہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

"اگر تم مومن ہو تو خدا کی بقیہ چیز تمہارے لئے بہتر ہے"

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ

جو شخص اپنے رب کی طرف سے دلیل لیکر آئے اور اس کیساتھ ایک گواہ بھی آتا ہو جو اس کا جزو ہو" ——— زاذان نے کہا ——— کھلی دلیل سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ساتھ آنے والے گواہ سے مراد علیؑ ہیں۔

زاذان سے روایت ہے کہ ایک روز علی علیہ السلام نے فرمایا ———

"قریش کے ہر آدمی سے متعلق کوئی نہ کوئی آیت نازل ہوئی ہے جو اس کو جنت کی طرف لے جائیگی یا دوزخ کی طرف لے جائے گی۔ ایک شخص نے پوچھا آپ کے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے؟

فرمایا ——— تم نہیں دیکھتے کہ خداوند عالم فرماتا ہے اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ رسول اللہؐ خدا کی طرف

سے دلیل پر قائم ہیں اور میں گواہ ہوں جو ساتھ رہا۔

عبداللہ بن عطا نے کہا کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السلام کیساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا، عبداللہ بن سلام مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ——— کیا یہی وہ شخص ہے — عندہٗ علم الکتاب —، جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے؟

فرمایا ——— "نہیں وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں، یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ الخ

"نبی صلعم رب سے دلیل لے کر آئے اور گواہ اس پر علیؑ ہیں۔"

عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا — افمن کان علیٰ بینۃ الخ — سے مراد کون ہے؟

فرمایا ——— "قرآن قریش کے ہر آدمی سے متعلق کچھ نہ کچھ بیان کرتا ہے، نبیؐ امی کی زبان سے جو باتیں ہم لوگوں کے بارے میں بیان ہوئیں اگر ان کو لوگ جانتے تو میرے لئے یہ بات بہتر ہوتی اس سے کہ یہ لوگ اس صحن کو سونا اور چاندی سے میرے لئے بھر دیں، لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری مثال اس قوم میں کشتی نوحؑ کی اور بنو اسرائیل کے باب حطہ کی مانند ہے۔"

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— خدا نے کہا یا محمدؐ! علیؑ تیرے درجہ میں ہوں گے۔ میں نے اس کو افضل الوصیین، مومنین کے بہترین معتمد، امیر المومنین، امام المتقین، متوسمین کے نور کی روشنی، صراط المستقیم، سبیل الصالحین بنایا، جس نے اس سے دشمنی کی اس کے لئے دوزخ بنائی۔

وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ

"کیسی میرے اتارنے کی جگہ ہوگی جہاں اتریں گے۔"

ابن عباس نے کہا ————

انا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ۔

"ہم ان کا حصہ (عذاب) پورا، پورا پہنچا دیں گے"

کہ بنو ہاشم کو دنیا کی بادشاہت ضرور ملے گی جس کی مدت ایک سو ساٹھ سال ہے اللہ نے ان کے لئے مقرر کی ہے،

حسنؑ بن علی بن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ عمر بن خطاب کے پاس گیا۔ ان کے پاس کعب الاحبار بیٹھے ہوئے تھے، جس نے توریت اور کتب انبیاءؑ کو پڑھا ہوا تھا۔

عمر ———— کعب! بنو اسرائیل میں موسیٰؑ کے بعد کون شخص افضل تھا؟

کعب ———— یوشع بن نونؑ موسیٰؑ کا وصی۔

عمر ———— ہمارے نبی کا وصی کون ہے؟ ہمارے عالم تو ابوبکر ہیں، حضرت علیؑ خاموش تھے۔

کعب ———— اے عمر! اس بارے میں خاموشی بہتر ہے، ابوبکر وصی نہیں یہ تو مسلمانوں کے مشورہ سے خلیفہ بنے ہیں۔ موسیٰؑ نے وفات کے وقت یوشع بن نون کے حق میں وصیت کی تھی، بنو اسرائیل کے ایک گروہ نے وصیت کو قبول کیا، اور دوسرے گروہ نے انکار کیا، یہ بات قرآن میں مذکور ہے۔

قال الحواریون نحن انصار اللہ فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ۔

"حواریوں نے کہا ہم عیسیٰؑ کے مددگار ہیں، ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کیا"

ہر قوم میں اور ہر نبی کے دور میں نبی کے وصی کے بارے میں اس نبی کی قوم نے حسد

کیا اس کی فضیلت کا انکار کیا۔

عمرؓ ——— افسوس اے کعب ہمارے نبی کے وصی کون ہیں!

کعب ——— تمام کتب انبیاء اور آسمانی کتب میں تحریر ہے وہ علیؑ ہیں، جو نبی عربی کے بھائی ہوں گے، جو اپنے نبی کے حکم کے پابند ہوں گے، جو نبی کے در پے ہوگا، علیؑ اس کا مقابلہ کریں گے، ان کی ایک زوجہ مبارکہ ہوں گی، اس بیوی سے ان کے دو فرزند پیدا ہوں گے، جنکو نبی کی امت قتل کرے گی، اس کے وصی پر اس کی امت حسد کرے گی جس طرح گذشتہ زمانے میں انبیاءؑ کے اوصیاء پر حسد ہوتا آیا ہے، یہ سن کر عمرؓ خاموش ہو گئے۔

عمرؓ ——— اے کعب! کتاب خدا میں جو کچھ لکھا ہے اس میں تم نے تھوڑا سچ کہا اور بہت جھوٹ بولا ہے۔

کعب ——— بخدا میں ہرگز جھوٹا نہیں۔ آپ نے ایک بات پوچھی، جس کی تفسیر بیان کرنی میرے لئے ضروری ہو گئی تھی۔ اگر جواب چاہتے ہو تو یہ ہے کہ اس امت میں سب سے بڑا عالم علیؑ بن ابی طالب ہے۔ نبیؐ کے بعد میں علیؑ سے جو بات پوچھتا ہوں تو اس کی تصدیق توراۃ اور تمام کتب انبیاء میں موجود ہوتی ہے۔

عمرؓ ——— یہودیہ عورت کے بیٹے خاموش ہو جا۔ بخدا تو جھوٹ کا امام ہے،

کعب ——— میں نے سن رشد سے لیکر اب تک کبھی جھوٹ نہیں بولا، اگر آپ کو اپنے علم پر ناز ہے تو میں تم سے توراۃ کی چند باتیں پوچھتا ہوں، اگر آپ نے جواب دیدیا تو بے شک تم علیؑ سے زیادہ عالم ہوگے اور اگر تم جواب نہ دے سکے اور علیؑ نے جواب دے دیا تو علیؑ تم سے زیادہ عالم ہوں گے۔

عمرؓ ——— بعض خرافات بیان کرو۔

کعب ——— ذرا اس آیت کا مطلب بتاؤ۔

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ

" خدا کا عرش پانی پر تھا "

اس وقت زمین و آسمان اور مخلوق کہاں تھی؟

عمرؓ ——— ہمیں غیب کا علم نہیں ہمارے پاس تو اتنا علم ہے جتنا نبیؐ سے سُنا ہے۔

کعب ——— اگر میں ابوالحسنؑ (علیؑ) سے پوچھوں تو اس طرح بتائیں گے جس طرح تورات میں تحریر ہے۔

عمرؓ ——— اچھا، اس سے پوچھ لو۔ جب لوگ کافی جمع ہو جاتے ہیں، عمرؓ کے اصحاب آگئے انہوں نے علیؑ کو لوگوں کی نگاہوں میں گرانا چاہا ——— اس وقت کعب نے کہا ———

کعب ——— یا ابا الحسنؑ! اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

" خدا کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں زیادہ نیک عمل کون ہے۔"

علیؑ ——— "ہاں! خدا کا عرش پانی پر تھا۔ جب کہ نہ زمین کا فرش لگا ہوا تھا۔ نہ آسمان کا شامیانہ ایستادہ تھا، آواز نہیں سنی جاتی تھی: نہ کوئی چشمہ جاری تھا۔ ملک مقرب، نبی مرسل، ستارے، چاند اور سورج کا کوئی وجود نہیں تھا۔ خدا کا عرش پانی پر قائم تھا۔ خلق کی طرف مطمئن خدا جس طرح چاہتا بذاتِ خود اپنی بزرگی اور تقدیس بیان فرماتا۔ پھر مخلوق کو پیدا کرنا چاہا، سمندروں کی موجوں پر دستِ قدرت مارا، وہاں سے دھوئیں کی طرح غبار اُٹھا۔ اس سے آسمان بنا۔ پھر کعبہ کے مقام سے زمین کو شق کیا جو زمین کا وسط ہے.........

کعب ——— اے عمر! تمہارا علی علیہ السّلام کے برابر علم ہے؟

عمرؓ ——— نہیں۔

کعب ——— علیؑ وصی ہیں، محمدؐ خاتم الانبیاء اور علیؑ خاتم الاوصیاء ہیں، روئے زمین پر ہر شخص سے علیؑ زیادہ علم والے ہیں۔ خدا کی قسم تورات میں ہر جن، انس، آسمان، زمین اور فرشتوں کا ذکر موجود ہے۔

اس روز عمرؓ جس قدر ناراض ہوئے، ویسے کبھی ناراض نہیں ہوئے تھے،

زید بن سلام جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمدؑ باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا، خدا آپ کا بھلا کرے، خثیمہ جعفی نے آپ کے حوالے سے یہ آیت بیان کی ہے ———

”وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ“

”اس کے ساتھ تھوڑے آدمی ایمان لائے“۔

آپ نے اس کو بتایا کہ یہ آیت شیعان محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی۔ فرمایا بخدا خیثمہ نے سچ کہا میں نے اسی طرح اس سے بیان کیا تھا۔

یحییٰ بن مساور نے کہا کہ ایک شامی علی بن حسین علیہما السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا ———

شامی ——— آپ علیؑ بن حسینؑ ہیں؟

امامؑ ——— ہاں میں ہوں۔

شامی ——— آپ کے باپ نے مومنین کو قتل کیا؟

یہ سنکر علیؑ بن حسینؑ رو پڑے، اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

امامؑ ——— افسوس ہے کہ آپ نے میرے باپ پر مومنین کے قتل کا الزام عائد کیا ہے۔

شامی ——— خود آپ کے باپ کا قول ہے ———

اخواننا بغوا علینا فقاتلناھم علی بغیھم۔

"ہمارے بھائیوں نے بغاوت کی، اُن کی بغاوت کی وجہ سے اُن سے جہاد کیا۔"

امامؑ ——— قرآن نہیں پڑھتا!

شامی ——— پڑھتا ہوں۔

امامؑ ——— قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی ——— ؟

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا (پ۱۲ ع۴) وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا (پ۱۲ ع) وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا (پ۱۲ ع۵)

"ہم نے عاد کی طرف اس کے بھائی ہودؑ کو، مدین کی طرف اس کے بھائی شعیبؑ اور ثمود کی طرف اس کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔" (مراد یہ ہے کہ کافر کو بھی بھائی کہا گیا)

شامی ——— ہاں! پڑھی ہے۔

امامؑ ——— یہ لوگ قومی لحاظ سے بھائی تھے، یا دینی لحاظ سے

شامی ——— قوم کے لحاظ سے۔

امامؑ ——— تم نے میری تکلیف دُور کی (دینی بھائی نہیں تھے، ان سے جہاد جائز تھا۔ باغیوں سے جہاد ضروری ہے۔)

عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا (ع) یَقُوْلُ لَوْثُنِّتْ لِیَ الْوِسَادَۃُ فَجَلَسْتُ عَلَیْھَا لَحَکَمْتُ بَیْنَ اَھْلَ التَّوْرَاۃِ بِتَوْرَاتِھِمْ وَبَیْنَ اَھْلَ الْاِنْجِیْلِ بِاِنْجِیْلِھِمْ وَبَیْنَ اَھْلَ الزَّبُوْرِ

بِزَبُوْرِهِم وَبَيْنَ اَهْلِ الفُرْقَانِ بِفُرْقَانِهِم بِقَضَاءٍ يَزْهَرُ يصعد اِلَى اللّٰه واللّٰهِ مَانَزَلَتْ آيَةٌ فِي لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ وَلَاسَهْلٍ وَلَاجَبَلٍ وَلَا بَرٍّ وَلَابَحْرٍ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ وَفِيْمَنْ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ جَرٰى عَلَيْهِ المواسى اِلَّا وَقَدْ نَزَلَتْ فِيْهِ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰه تسوقه اِلٰى جَنَّةٍ اوتَقُوْدُهٗ اِلٰى نَارٍ قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ فِيمَا نَزَلَتْ فِيْكَ يَا اَمِيْرَالمؤمنين قَالَ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِنْهُ۔ فَمُحَمَّدٌ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ ربه وانا شاهِدٌ مِنْهُ۔ اَتْلُوْ اَثَارَهٗ۔

"زاذان سے روایت ہے، میں نے علیؑ کو فرماتے سُنا کہ اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں توراۃ والوں کا فیصلہ توراۃ سے، انجیل والوں کا انجیل سے، زبور والوں کا زبور سے اور قرآن والوں کا قرآن سے فیصلہ کروں گا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ کون سی آیت رات میں کونسی دن میں، کونسی سی میدان میں، کونسی پہاڑ پر، کونسی خشکی یا اور کون سی سمندر میں نازل ہوئی ہے، میں جانتا ہوں، کس کے حق میں کس وقت نازل ہوئی ہے قریش کے ہر آدمی کے حق میں قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے، جو اس کو بہشت یا دوزخ کی طرف لے جائے گی، سائل نے عرض کیا، یا امیرالمومنینؑ آپ کے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے، فرمایا اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ۔ محمدؐ رب سے دلیل لے کر آئے اور میں اس پر گواہ ہوں۔"

سورۂ یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جعفر بن محمد علیہما السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

"تم یہ کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں (بھی) اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی بصیرت پر ہیں۔"

خدا کی قسم اس سے مراد ہم اہلبیت کی ولایت ہے، اس کا منکر گمراہ ہوگا، علیؑ کی تنقیص صرف گمراہ کرے گا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مجھے میرے دادا کی شفاعت نصیب نہ ہوتی، اگر یہ آیت علیؑ کے حق میں خاص طور پر نازل نہ ہوتی۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

"تم یہ کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں (بھی) اور وہ (بھی) جس نے میری پیروی کی ہے، بصیرت پر ہیں، اللہ پاک ہے میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

ابو طفیل عامر بن واثلہؓ نے کہا کہ حسن بن علی علیہما السلام نے اپنے خطبہ میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا۔

من عرفنی فقد عرفنی، ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن محمد(ص)
ثُمَّ تلا هٰذِهِ الاٰیة وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ

وَيَعْقُوْبَ۔

جو شخص مجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے، جو شخص مجھے نہیں جانتا اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں حسنؑ بن محمدؐ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ یوسف علیہ السلام کا قول ہے کہ ـــــ میں اپنے باپ ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا فرزند ہوں۔" (کتاب خدا میں دادا کو باپ کہا گیا ہے)

پھر فرمایا انا ابن البشیر میں بشارت دینے والے کا بیٹا ہوں انا ابن النذیر میں ڈرانے والے کا فرزند ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کو خدا نے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ میں اہل بیت میں سے ہوں، جن سے خدا نے نجاست کو دور رکھا، میں ان اہل بیت سے ہوں جن کی مودت اور ولایت لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔ خدا نے محمد صلعم پر یہ آیت نازل کی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

"محمدؐ! ان سے کہہ دو میں اجر رسالت صرف یہ مانگتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔"

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

جو شخص نیکی کرے گا، ہم اس کی نیکی میں زیادتی کریں گے، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بڑا قدر دان ہے۔"

امام محمدؑ باقر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ام سلمہؓ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ جبرائیل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ چوتھے آسمان کے فرشتے ایک چیز کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، ان کا جھگڑا بڑھ گیا ہے وہ جن ہیں قوم ابلیس میں سے جس کے متعلق کتاب میں ہے ـــــ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ـــــ ابلیس جن میں سے تھا۔ جس نے حکم خدا کی عدولی کی، خدا نے ان

فرشتوں کی طرف وحی کی تمہارا جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے۔ کسی آدمی کے فیصلہ پر راضی ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم امت محمدؐ کے حکم پر راضی ہیں، خدا نے وحی کی کہ ان میں سے کس شخص کے حکم پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم علی بن ابی طالبؑ کے حکم پر راضی ہیں۔

ایک فرشتہ چادر اور تخت لیکر آسمان سے دُنیا پر اُترا وہاں سے محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو چیزیں لایا تھا، اُن سے محمدؐ کو آگاہ کیا، نبی صلعم نے علیؑ کو بلایا جو چادر تخت پر بچھی ہوئی تھی اس پر علیؑ کو بٹھایا، پھر آپ کے مُنہ میں لعاب دہن ڈالا، فرمایا:۔

"اے علیؑ! خدا تیرے دل کو ثابت رکھے"

علیؑ کو لیکر فرشتہ اُڑ کر آسمان کی طرف چلا گیا، پھر نازل ہو کر کہنے لگا:۔ ———

یا محمدؐ! خدا تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد کہتا ہے:۔

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔

"ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں، ہر علم والے کے اوپر ایک اور علم والا ہے"

فرات کوفی صاحب تفسیر سعید بن عمر قریشی سے وہ حسین بن عمر جعفی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں ہر سال حج کیا کرتا، علیؑ بن حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام عرض کرتا، ایک حج کے موقعہ پر صبح صبح علیؑ بن حسینؑ خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا ———

"آج رات رسول اللہؐ خواب میں میرے پاس تشریف لائے ہیں، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت میں لے جا کر ایک حور سے میری شادی کر دی ہے، میں نے اس سے ہم بستری کی ہے، وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ بلند آواز سے رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ بن حسینؑ اس بچہ کا نام زید رکھنا"

ہم لوگ علیؑ بن حسینؑ کی مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے، مختار بن ابی عبید نے علیؑ بن

حسینؑ کی خدمت میں زید کی ماں ہدیہ کے طور پر بھیجی، جسکو اس نے تیس ہزار میں خرید ا تھا دوسرے سال حج کے موقع پر حضرتؑ کی خدمت میں آیا، سلام عرض کیا، زید آپ کے بائیں شانے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت زید تین ماہ کے تھے، حضرت یہ آیت تلاوت کرتے اور زید کی طرف اشارہ فرماتے ————

هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا پ۱۳ ع۵

"یہ میرے خواب کی تعبیر ہے، جس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا"

زید بن علیؑ نے کہا ————

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ

"حتیٰ کہ خدا میرے لئے فیصلہ کرے گا" تلوار کے ذریعے"

ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ میں رسولؐ اللہ کیساتھ بقیع میں موجود تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا ————

"قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے جو تفسیر قرآن کی خاطر لوگوں سے جہاد کرے گا جس طرح میں نے قرآن کے نزول کے وقت مشرکین سے جہاد کیا تھا، مشرکین خدا کو مانتے تھے، بہت سے مشرک خدا کو مانتے تھے مگر شرک کیساتھ، علیؑ کا جہاد ان کو برا لگے گا۔ وہ خدا کے ولی کی عیب جوئی کریں گے، وہ آپ کے کام کو اس طرح اچھا نہیں سمجھیں گے، جس طرح موسیٰؑ نے کشتی کو شگاف کرنے لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار کو درست کرنے کے کام کو اچھا نہیں سمجھا تھا، کشتی میں شگاف کرنا۔ لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کے بنانے میں خدا کی رضامندی تھی لیکن موسیٰؑ اس بات پر ناراض تھا"

حسن بن زیدؓ سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں ضرب

گئی تو امام حسن علیہ السّلام نے خطبہ ارشاد فرمایا ———

"اے لوگو! آج رات اُس شخص پر حملہ ہوا ہے، جس کے علم کی نظیر اولین میں نہیں مل سکتی اور عمل میں اس کا ہم پلہ آخرین میں کوئی نہیں ہوگا، جسکے گھر میں سونا اور چاندی میں سوائے سات سو درہم کے کوئی چیز موجود نہیں تھی، یہ رقم بخشش کرنے سے بچ گئی تھی! اس سے گھر والوں کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے۔ رسول اللہؐ جنگ میں آپ ہی کی ذات کو آگے آگے اُٹھاتے۔ جبرائیل جن کی دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوتے تھے۔ آپ جنگ سے اس وقت واپس آتے، جب خداوند عالم آپ کے ہاتھ پر فتح دیتا تھا۔ جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے۔ جو نہیں جانتا اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں حسنؑ بن محمدؐ ہوں۔ میں اپنے آباء ابراہیمؑ یعقوبؑ اور اسحاقؑ کی ملت کا پیرو ہوں۔ کتاب خدا میں جد کو باپ کہا گیا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے کا فرزند ہوں۔ میں اس کا بیٹا ہوں جو خدا کی طرف دعوت دیتا تھا اس کے حکم سے۔ میں سراج منیر کا فرزند ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میں اس اہل بیت کا ایک فرد ہوں جس سے خدا نے نجاست کو دور رکھا ہے اور اس کو کما حقہ پاکیزہ بنایا گیا ہے۔ ہم لوگ وہ اہل بیت ہیں جن کے گھر میں جبرائیل نازل ہوتا تھا۔ اور انہیں کے گھر سے آسمان کی طرف جاتا تھا۔ ہم وہ اہل بیت ہیں جن کی مودت اور ولایت کو خدا نے فرض کیا اور کہا ہے،

قُل لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ
مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا۔

نیکی حاصل کرنے سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت اور مودت ہے۔"

سورہ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس سے مروی ہے کہ آیت —— طُوبیٰ لَھُم، ان کے لئے طوبیٰ ہے —— کے بارے میں رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا، جنت میں گیا، میں نے ایک درخت دیکھا جس کا صرف ایک پتہ تمام دُنیا پر چھا جائے، جو کپڑوں، زیوروں اور شراب اور تمام کھانوں کا حامل تھا، جنت کے ہر محل اور گھر میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں، محل والے ہوں خواہ گھر والے ان کا کھانا، دودھ اور لباس ان شاخوں پر موجود تھا، میں نے جبرائیل سے کہا کہ یہ درخت کیا چیز ہے، کہا اس کا نام طوبیٰ ہے اور یہ تیری ملکیت میں ہے، تیری امت کی تعداد سے اس کی تعداد بہت زیادہ ہے، میں نے پوچھا، اس کی جڑ کہاں ہے۔ کہا تیرے ابن عم علیؑ کے گھر میں موجود ہے۔

امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہؐ سے آیت ——

طُوبیٰ لَھُم وَحُسنُ مَآب

"ان کے لئے طوبیٰ خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے"

کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں تمام اہل جنت پر محیط ہیں۔

آپ سے دوسری مرتبہ پوچھا گیا تو فرمایا، طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے، جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں موجود ہے، اور اس کی شاخیں تمام اہل جنت پر پھیلی ہوئی ہیں، فرمایا میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے۔

ابو جعفر محمدؑ بن علی علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب میں آسمان پر گیا، آسمان دنیا پر پہنچا، پھر وہاں سے ساتویں آسمان پر گیا، میں نے

وہاں اتنا خوبصورت درخت دیکھا، اتنا خوب صورت اور بڑا درخت پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے جبرائیل سے کہا اے دوست یہ کون سا درخت ہے کہا میرے دوست یہ طوبیٰ ہے، میں نے کہا یہ بلند آواز کیسی ہے، کہا یہ طوبیٰ کی آواز ہے اور کہا ہے ——

واشوقاہ الیک یا علیؑ ابن ابی طالب

"اے علیؑ ابن ابی طالب میں تیری زیارت کا بیحد مشتاق ہوں۔"

امام جعفر صادقؑ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ ——

رسول اللہ نے فرمایا، طوبیٰ میرے گھر میں ایک درخت ہوگا اور اس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں ہوں گی —— دوسری مرتبہ فرمایا، طوبیٰ علیؑ کے گھر میں ایک درخت ہوگا اور اس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں پھیلی ہوئی ہوں گی، عمر بن خطاب نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ کل تو آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ کا درخت میرے گھر میں ہوگا؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے،

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ——

رسول اللہؐ کی بعض عورتوں نے کہا یا رسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ فاطمہؑ کو بہت چاہتے ہیں، اپنے اہل بیت میں ایسی محبت اور کسی سے نہیں کرتے، فرمایا میں معراج کے موقعہ پر آسمان پر گیا، جبرائیل مجھے ایک ایسے درخت طوبیٰ کے قریب لے گئے، اس کے پھل کو توڑ کر مجھے کھلایا، میرے شانوں کے درمیان ہاتھ پھیرا اور کہا ——

"اے محمدؐ! خدا آپ کو خوشخبری دیتا ہے کہ خدیجہؓ سے آپ کی بیٹی فاطمہؑ پیدا ہوگی۔" —— میں زمین پر واپس آیا، خدیجہؓ سے فاطمہؑ پیدا ہوئی جب جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہؑ میں جنت کی خوشبو پاتا ہوں، یہ انسان کی شکل میں حور ہے۔"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ——

"جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام طوبیٰ ہے، ہر گھر میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ شہد سے زیادہ میٹھا، مکھن سے زیادہ نرم ہے، اس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی فرع علیؑ کے گھر میں ہے۔"

عیسیٰ بن مہران امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت —— طوبیٰ لہم وحسن مآب، ان کے لئے طوبیٰ ہے اور ان کا ٹھکانا اچھا ہے —— نازل ہوئی تو مقداد بن اسود کندی نے کہا یا رسول اللہؐ طوبیٰ کیا چیز ہے؟ فرمایا —— "جنت کا ایک درخت ہے اگر گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تو اس کے ایک پتہ کے برابر راہ طے نہیں کر سکے گا۔ اس کے پھول پیلے، اس کی ٹہنیاں سندس اور استبراق کی ہیں۔ اس کے پھل سبز پوشاکیں ہیں اس کا ذائقہ سونٹھ اور شہد، اس کے سنگریزے یاقوت سرخ، اور سبز زمرد، اس کی مٹی مشک اور عنبر ہے، —— اس کی جڑ سے سلسبیل اور مشک کے چشمے جاری ہیں۔ اس کا سایہ شیعان علیؑ کے بیٹھنے کی جگہ ہے ....

ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں معراج کے موقعہ پر آسمان دنیا پہ پہنچا وہاں سے چھٹے آسمان پر گیا، وہاں میں نے ایسا خوب صورت اور بڑا درخت دیکھا، جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا، اس درخت کا کیا نام ہے، عرض کیا اس کو طوبیٰ کہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ بلند آواز کیسی ہے؟ کہا یہ طوبیٰ کی آواز ہے، مجھے میں کہا یہ کیا کہتا ہے، کہا یہ کہتا ہے:۔

"اے علی بن ابی طالبؑ! میں آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام سے روایت کرتے ہیں کہ ——

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طوبیٰ ایک درخت ہے جو (جنت میں)

میرے گھر میں ہوگا۔ اس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں ہوں گی۔ پھر فرمایا طوبیٰ علیؑ کے گھر میں ہوگا۔ جس کی شاخیں میرے اہل بیت کے گھروں میں ہونگی ......

عمرؓ بن خطاب نے کہا کل تو آپ نے فرمایا تھا کہ طوبیٰ آپکے گھر میں ہوگا؟

فرمایا ——— "کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہے"

زید بن علیؓ سے روایت ہے کہ ———

"ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ عرض کیا ———

پہلا شخص ——— یارسولؐ اللہ طوبیٰ کہاں ہے؟

آنحضرتؐ ——— جنت میں میرے گھر میں۔

دوسرا شخص ——— یارسولؐ اللہ طوبیٰ کہاں ہے؟

آنحضرتؐ ——— جنت میں علیؑ کے گھر میں۔

پہلا شخص ——— یارسول اللہؐ میں نے ابھی پوچھا تو آپ نے فرمایا میرے گھر میں ہے۔ جب دوسرے شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا علیؑ کے گھر میں ہے؟

آنحضرتؐ ——— دَارِی وَدَارُہٗ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ فِی مَکَانٍ وَاحِدٍ۔

میرا اور علیؑ کا گھر، دُنیا اور آخرت میں ایک جگہ ہے"۔

ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جانتے ہو یہ آیت ———

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

"جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل ذکرِ خُدا سے مطمئن ہیں، یاد رکھو کہ ذکرِ خُدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں"

کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے!

عرض کیا خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔ فرمایا ——

فیمن صدق بی و آمن بی واحبک وعترتک من بعدک
وسلم الامر لک وللائمۃ من بعدک۔

جس نے میری تصدیق کی، میرے ساتھ ایمان لایا۔ تیرے بعد تمہیں اور تمہاری عترت کو اور ان ائمہ کو دوست رکھا جو تمہارے بعد ہوں گے۔"

ابن عباس رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ ——

طُوْبٰی لَہُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ —— فرمایا جنت میں طوبیٰ ایک درخت ہے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا، اس میں اپنی روح پھونکی، جس سے زیورات، پوشاکیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں جو اہل جنت کے مونہوں کے سامنے لٹکے ہوئے ہوتے، اس کی شاخیں جنت کی دیوار کے باہر کھڑے ہو کر دیکھی جا سکتی ہیں، وہ علیؑ کے گھر میں ہیں، آپ کا دوست اس سے محروم نہیں ہوگا۔ آپ کا دشمن اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔"

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَہُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (پ۱۳ ع)

کے بارے میں ابن عباس نے کہا کہ ——

شجرۃ واصلہا فی دارِ علیٍ فی الجنۃِ وفی کل دارِ
مؤمنٍ منہا غصن۔"

"ایک درخت ہے، جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں ہے، اور ہر مومن کے گھر میں اس کی شاخیں ہیں۔"

ابو جوازہ نے کہا کہ یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ صلعم کے حق میں نازل ہوئی ہے

لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ
اَمْرِ اللّٰہِ (پ۱۳ ع۸)

"اُس کے لئے پہرے دار مقرر ہیں جو خدا کے حکم سے آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف سے حفاظت کرتے ہیں"

عبداللہ بن عطا کہتا ہے کہ ——————

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ ۱۳، ع)

"تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کا ایک ہدایت کرنے والا ہوتا ہے"۔ —— منذر ڈرانے والے نبیؐ ہیں اور علیؑ کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

عبداللہ بن ولید، ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہاں کے رہنے والے ہو؟ —— عرض کیا کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

فرمایا —— "کوفہ میں ہر شہر اور ہر جگہ سے زیادہ ہمارے محب رہتے ہیں۔ خدا نے تمہیں ہدایت کی تم نے ہمیں دوست رکھا، لوگوں نے ہم سے بغض رکھا، تم نے ہماری تصدیق کی اور لوگوں نے ہماری تکذیب کی، تم نے ہمارا اتباع کیا، لوگوں نے مخالفت کی، خدا تمہارا جینا مرنا ہم جیسا بنائے، میں اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ اور تمہیں چاہنے والا جب اس کی رُوح حلق کے پاس ہوگی وہ چیز (امام) دیکھے گا۔ جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، خداوند عالم قرآن میں کہتا ہے:۔ ——————

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۔ (پ ۱۳، ع ۱۲)

"بیشک ہم نے تم سے پہلے کچھ رسول بھیجے تھے ان کے لئے ازواج بھی مقرر تھیں اور اولاد بھی"۔

فَمِنْ ذُرِّيَّةِ رسول اللہ (ص) هُمْ رسول اللہ صلعم کی اولاد ہیں۔

ابو حمزہ ثمالیؒ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہؐ نے پانی طلب فرمایا۔ طہارت کرنے کے بعد علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا ـــــ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ تم ڈرانے والے ہو، پھر علیؑ کے ہاتھ کو سینہ پر رکھا۔ فرمایا ـــــ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا ـــــ یا علیؑ انت اصل الدین ومنار الایمان وغایۃ الهدیٰ وامیر الغر المحجلین اشهد لك بذلك

اے علیؑ! تم دین کی اصل ہو، ایمان کا مینار ہو، ہدایت کی غایت ہو (قیامت کے روز) جن کی پیشانیاں روشن ہونگی، ان کے امیر ہو، میں تمہارے لئے اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ رعد ع

کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طوبیٰ ایک درخت ہے جو علیؑ کے گھر میں قائم ہے یہ علیؑ اور علیؑ کے شیعوں کے لئے ہے۔ اس درخت پر صندوق ہیں جن میں ریشم و حریر کے کپڑے موجود ہیں۔ ہر بندے کے ایک لاکھ صندوق موجود ہیں اور ہر صندوق میں ایک لاکھ جوڑے موجود ہیں۔ ایک جوڑا دوسرے جوڑے سے مختلف ہے۔ رنگ ان کا سبز سندسی اور استبراق۔ یہ سب چیزیں درخت کے اوپر والے حصہ میں موجود ہیں، درمیان والا حصہ جنتیوں پر سایہ فگن ہوگا۔ سوار ایک سو سال اس کے سایہ کے نیچے چلتا رہے پھر طے نہیں کر سکے گا۔ نچلا حصہ میوہ جات سے لدا ہوا ہے جو اہل جنت کے گھر میں لٹکے ہوئے ہیں، ایک لاکھ قسم کے پھل اس میں موجود ہیں جو نہ تم نے اس سے پہلے کبھی دیکھے اور نہ سنے ہوں گے، اگر ایک پھل جنتی آدمی توڑ کر کھا لیتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لگ جاتا ہے۔

خداوند عالم کہتا ہے ــــــــــ

لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ پ ۲۷ ع ۱۴

نہ ختم ہوگا نہ روکا جائے گا۔

اس درخت کا نام طوبیٰ ہے۔ اس درخت کی جڑ کے نیچے سے ایک نہر نکلتی ہے اور جنت عدن کو سیراب کرتی ہے۔ جنت عدن ایک محل ہے جو ایک موتی کا بنا ہوا ہے اس میں کوئی شگاف یا جوڑ نہیں ہے۔ اگر تمام اہل اسلام اکٹھے ہو کر اس کے اندر چلے جائیں تو اس میں آرام سے رہ سکتے ہیں۔ اس کے ایک لاکھ دروازے ہیں جو زبرجد اور یاقوت کے بنے ہوئے ہیں۔ اس کا عرض بارہ میل ہے۔ اس میں صرف نبی، صدیق، شہید، خدا کا دوست یا کمزور مومنین رہیں گے۔ وہاں ان کے گھر ہوں گے یہی جنت عدن ہے۔

علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

"یا علیؑ! مجھے جبرائیل نے آگاہ کیا ہے کہ میری اُمت میرے بعد تم سے بے وفائی کرے گی۔ ان کے لئے ویل پھر ویل ہو، تین دفعہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ویل کیا ہے —— فرمایا۔ دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے۔ اس میں رہنے والے اکثر وہ لوگ ہوں گے۔ جو تیرے دشمن، تیری اولاد کے قاتل اور تیری بیعت کو توڑنے والے ہوں گے۔

طوبیٰ پھر طوبیٰ ان کے لئے ہوگا۔ جو تمہیں دوست رکھے گا۔ اور تیرے ساتھ وفا کرے گا۔ میں نے عرض کیا۔ طوبیٰ کیا چیز ہے۔ فرمایا جنت میں تیرے گھر میں ایک درخت ہوگا، تیرے ہر شیعہ کے گھر میں جو جنت میں ہوں گے، ایک شاخ ہوگی۔ وہ جس چیز کی خواہش کرے گا۔ وہ پیش کرے گی۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں شب معراج آسمان پر گیا تو میرے اور میرے رب کے درمیان کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل نہیں تھا۔ میں نے جو چیز مانگی خداوند عالم نے اس سے اچھی عطا کی۔ میرے کان میں یہ آواز پڑی:——

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

عرض کیا پالنے والے میں ڈرانے والا ہوں، ہادی کون ہے؟ فرمایا، یا محمدؐ! وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں، جو ہدایت پانے والوں کا مقصود، امام المتقین، قائد الغر المحجلین ہیں، میری رحمت سے تیری اُمت کو جنّت کی طرف ہدایت کریں گے۔

سورۂ ابراہیمؑ

عمرو بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔

"کیا تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ خدا نے پاک کلمے کی شان کیسی بیان کی ہے پاک کلمہ کی مثال پاک درخت کی مانند ہے اس کی جڑ زمین میں قائم ہے اور شاخ آسمان پر پہنچی ہوئی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ——— خدا کی قسم میں اس درخت کی جڑ ہوں۔ امیر المومنین علیہ السلام اس کی فرع ہیں اور علیؑ کے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں۔"

فرمایا، اب کوئی چیز بچ گئی، میں نے عرض کیا، کچھ نہیں۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ،

جو ایمان لائے ہیں۔ زندگی، دُنیا اور آخرت میں اُن کو تو اللہ پکی بات پر قائم رکھے گا۔

ابن عباس نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ

کی ولایت ہے ۔

ابو جعفر محمد بن علی علیہم السلام سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے رب سے دعا کی کہ

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۔

"اے میرے پروردگار اس شہر کو امن وامان والا قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔

خداوند عالم نے ابراہیمؑ کی دعا رسول اللہ صلعم کی صورت میں قبول کی آپ کو نبوت سے سرفراز کیا اور علیؑ کی صورت میں مقبولیت کا شرف عطا کیا کہ آپ کو خدا نے وصایت اور امامت کے منصب پر فائز کیا، خدا نے ابراہیمؑ سے کہا۔

اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

"میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں"

ابراہیمؑ نے عرض کیا، میری اولاد سے بنائے گا۔ فرمایا —— لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ —— میرا مرتبہ امامت ظالم نہیں پائے گا۔ فرمایا ظالم وہ ہے جس نے کسی کو خدا کا شریک ٹھہرایا اور بتوں کے لئے ذبیحہ قربان کیا، رسول اللہ صلعم سے پہلے تمام قریش نے بتوں کو خدا کا شریک قرار دیا اور بتوں کی پوجا کی اور ان کی خاطر جانور ذبح کئے، صرف علیؑ کی ذات گرامی وہ ہے جو ان تمام باتوں سے پاک ہے، شرک باللہ بتوں کے نام قربان کرنے والا امام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے۔

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ
"منصب امامت پر ظالم فائز نہیں ہوگا"

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: ——

کَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ

کا کیا مطلب ہے فرمایا نبیؐ اس درخت کی جڑ ہیں اور امیرالمومنین اس کی شاخ ہیں اور باقی آئمہ جو دونوں کی اولاد سے ہیں۔ اس کی ٹہنیاں ہیں، آئمہ کا علم اس کا پھل ہیں۔ آئمہ کے شیعہ اس کے پتے ہیں، فرمایا کیا تم نے اس میں کوئی اور چیز دیکھی، میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے، جب مومن پیدا ہوتا ہے تو اس کا ایک پتہ پیدا ہو جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ ——

تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا

"وہ خدا کے حکم سے ہر زمانہ میں پھل دیتا رہتا ہے"

کا کیا مطلب ہے فرمایا جب لوگ امام سے سوال کرتے ہیں تو امام کا علم لوگوں کے پاس وارد ہوتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم بالوں کے خیمہ میں تقریباً ۵۰ آدمی موجود تھے، امامؑ نے خود فرمایا کہ خاموش کیوں ہو بولتے کیوں نہیں، کیا یہ تصور کرتے ہو کہ میں نبی ہوں، خدا کی قسم میں ایسا نہیں ہوں۔ مجھے رسول اللہؐ سے قریبی قرابت ہے۔ ہم رسول اللہؐ کی اولاد ہیں۔ جو ہم سے بنا تا ہے جو ہماری عزت کرتا ہے اللہ اس کی عزت کرتا ہے جو ہم سے جدائی کرتا ہے، خدا اس سے جدائی کرتا ہے"

فرمایا —— جانتے ہو زمین کا کون سا ٹکڑا مرتبہ کے لحاظ سے افضل ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا، خود فرمایا۔ مکہ الحرام —— جسکو خدا نے اپنی ذات کے لئے حرم قرار دیا جس نے ا[illegible] بنایا۔

پھر فرمایا جانتے ہو کہ ہیں حرمت کے لحاظ سے زمین کا کون سا ٹکڑا بہتر ہے۔

سب خاموش رہے، کسی نے جواب نہ دیا، حضرت نے خود جواب دیا، وہ مسجد حرام ہے، پھر فرمایا جانتے ہو مسجد حرام میں عزت کے لحاظ سے زمین کا کونسا ٹکڑا افضل ہے خدا کے نزدیک۔

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ خود فرمایا ———

رُکن اسود باب کعبہ کی طرف وہ حطیم اسماعیلؑ ہے جس میں وہ خود نماز پڑھتے تھے بخدا اگر کوئی بندہ دونوں قدم جما کر اس مقام پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے حتیٰ کہ دن نکل آئے دن سے شروع کرے تو رات آجائے۔ اگر وہ ہمارے حق سے ناشناس ہے اور ہماری عزت سے بے خبر ہے، ہمیشہ کے لئے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ اس سے قبول نہیں کرے گا۔ ہمارے باپ ابراہیمؑ نے خدا پر ایک شرط رکھی تھی ———

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ

"پس آدمیوں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل و گرویدہ کر دیجیو"

تمام لوگوں کے متعلق نہیں کہا تھا تم اس کے دوست ہو۔ خدا تم لوگوں پر رحم کرے دُنیا میں تمہاری مثال سیاہ بال کی ہے جو سفید بیل میں موجود ہو، یا سفید بال کی ہے جو سیاہ بیل میں موجود ہو، لوگوں پر واجب ہے کہ اس گھر (اہل بیت) کو دوست رکھیں اس کی تعظیم کریں، کیونکہ خدا اس گھر کی تعظیم کرتا ہے، لوگ ہمارا دامن پکڑیں، کیونکہ ہم لوگ ہی خدا کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے ابراہیمؑ کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ———

رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

"اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے پاس ایسے جنگل میں جس میں کھیتی باڑی کچھ نہیں ہے، آباد کر دیا ہے۔"

امامؑ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی طرف نہیں۔ بلکہ اپنی اولاد کی طرف لوگوں

کے دل موڑ دینے کو کہا ہے ۔ لوگ جھوٹ بکتے ہیں کہ خدا نے ان پتھروں کے پاس آنا اُن پر فرض کیا ہے ، لیکن اہل بیت کی محبت رکھنے کا ان سے سوال ہوگا ۔ خدا کی قسم ہماری محبت کے سوا اور کچھ فرض نہیں کیا ۔

ابو سکین سراج کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن حسن سے اس آیت

اَصْلُهَا ثَابِتٌ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

کے بارے میں پوچھا فرمایا وہ لوگ ہم ہیں ، میں نے عرض کیا ——————

تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا

کا کیا مطلب ہے فرمایا ، کچھ مدت کے بعد جب کوئی چیز اس درخت سے نکلتی ہے تو کاٹ دی جاتی ہے ۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے آلِ ابراہیمؑ سے متعلق فرمایا ——————

اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا

" ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو بڑا ملک عطا کیا " —————— ملکِ عظیم یہ ہے کہ ان میں سے آئمہ کو پیدا کیا —————— من اطاعهم اطاع الله ومن عصاهم عصى الله فهذا الملك العظيم —————— جس نے ان کی اطاعت کی ، اس نے خدا کی اطاعت کی ، جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ، یہی ملکِ عظیم ہے

وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ

" لوگوں کے دل آلِ ابراہیمؑ کی طرف موڑ دے " ۔

ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے دل ہماری محبت کی طرف موڑ دے ۔

سورۃ الحجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام بن مستنیر نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں، مجھے یہ بات شاق گزرتی ہے کہ میں آپ کو کوئی تکلیف دوں، اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں ——— فرمایا جو چاہو پوچھو، عرض کیا قرآن سے متعلق پوچھوں گا ——— فرمایا بسم اللہ۔

میں نے عرض کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے!

هَٰذَا صِرَاطٌ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ

"یہ علیؑ کا راستہ سیدھا ہے"

فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کا راستہ سیدھا ہے۔ عرض کیا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا راستہ سیدھا ہے۔

سالمہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ۔

اور بے شک ہم نے آپ کو (باربار) دہرائے کی سات آیتیں اور عظمت والا قرآن عطا کیا"

فرمایا سجدا سبع مثانی ہم ہیں، وجہ اللہ ہم ہیں۔ تمہارے درمیان نازل ہوئے ہیں جو شخص ہم کو جانتا ہے ہم اس کو جانتے ہیں، جو شخص ہم سے ناواقف ہے، اس کو موت آنے والی ہے (پھر اسے پتہ چلے گا)

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ——— ایک عورت مسجد کوفہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی، حضرت نے اس کے شوہر کے حق میں فیصلہ

کیا۔ —— اُس نے ناراض ہوکر کہا ——

اے امیرالمومنینؑ آپ نے حق فیصلہ نہیں کیا، رعایا میں عدل اور انصاف سے کام نہیں لیا۔ خدا کی مرضی کا فیصلہ نہیں کیا۔

تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد فرمایا اے بذیہ۔ اے سلفع یا فرمایا اے سیبع، تُو تو وہ عورت ہے جس کو وہاں سے حیض نہیں آتا۔ جہاں سے عام عورتوں کو حیض آتا ہے۔ یہ کہتی ہوئی بھاگ کھڑی ہوئی کہ ابن ابی طالبؑ نے میرا پردہ چاک کر دیا۔

عمرو بن حریث نے کہا کہ —— علیؑ کی بات سُن کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ کہنے لگی، خدا کی قسم علیؑ نے حق کہا۔ میں یہ بات اپنے شوہر سے چھپاتی تھی۔

عمرو نے امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا ——

”یا امیرالمومنینؑ! آپ نے علم کہانت سے معلوم کرلیا تھا؟“

فرمایا یہ کہانت نہیں ہے بلکہ —— وَلٰكِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَبْدَانِ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا رَكَّبَ الْاَرْوَاحَ فِيْ اَبْدَانِهَا كَتَبَ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَمَا هُمْ مُبْتَلِيْنَ فِيْ قَدْرِ اُذُنِ فَارَةٍ۔ —— خدا نے روحوں کو جسموں کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ جب روحوں کو بدنوں میں داخل کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان مومن اور کافر اور چوہیا کے کان کے برابر جو واقعہ انہیں پیش ہوگا لکھ دیا ہے۔ پھر خداوندِ عالم نے قرآن نازل کیا اور کہا ——

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ

”اس میں سمجھنے والے کے لئے نشانیاں ہیں۔“

رسول اللہؐ سمجھنے والے ہیں اور آپ کے بعد میں ہوں، جب میں نے اس

عورت کے بارے میں غور کیا، یہ بات اس کی پیشانی پر تحریر تھی:

عبداللہ بن ابی اوفی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد مدینہ میں تشریف لاکر حمد وثنا کے بعد فرمانے لگے، کہ میں تمہیں ایک حدیث سے آگاہ کرتا ہوں اس کو حفظ کرنا اور اچھی طرح یاد رکھنا۔ اور تمہارے بعد آنے والوں کو بھی بتائی جائے، خدا نے اپنی رسالت کیلئے مخلوق کو چنا اور انہیں پیدا کیا، چنانچہ خدا کا فرمان ہے ———

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ

خدا نے فرشتوں اور انسانوں سے بعض کو بطور رسول برگزیدہ کیا۔ ان کو جنت میں ٹھہرایا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ——— میں نے تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کیا، جن کو میں دوست رکھتا ہوں اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جس طرح خدا نے فرشتوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، مختصر یہ کہ حضرت علیؑ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت سے میری کمر ٹوٹ گئی اور میری روح نے جواب دے دیا، جب سے آپ نے اپنے اصحاب کیساتھ بھائی چارہ قائم کیا۔ اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا، کیا یہ ناراض ہونے کی وجہ سے ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبیؐ و رسولؐ بنا کر بھیجا، تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، جو چیز میں نے اپنی ذات کے لئے پسند کی وہ تمہارے لئے پسند کی، تم میرے بھائی اور وارث ہو، علیؑ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ کا ترکہ میراث میں لونگا ——— فرمایا، انبیاء نے کونسی چیز میراث چھوڑی ہے؟ عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا چیز میراث میں پائی؟

فرمایا —— کتاب خدا اور اپنے نبی کی سُنّت، اے علیؑ فاطمہؑ میری بیٹی کیساتھ جنّت میں تم میرے محل میں قیام فرما ہوگے، تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔

"جنت میں بھائی بھائی ہوں گے، آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے برائے خدا ایک دوسرے سے محبت کرتے اور آپس میں دیکھتے ہوں گے۔"

حنان بن صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر بن محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کیا، فرزندِ رسولؐ! خدا آپ اہل بیت کی محبت پر آپ کے شیعوں کو قائم نہیں رکھے گا۔ فرمایا —— تمہارا دل مطمئن ہے؟ عرض کیا ہاں، میرا دل خوش ہے۔ پھر نوکر سے فرمایا، سفید انڈا لاؤ، اس کو آگ پر رکھا، جب پک گیا تو اس کے چھلکے اتار کر آگ میں پھینک دیئے، فرمایا ——

مجھے میرے والد نے میرے دادا کے حوالے سے آگاہ کیا تھا کہ جب قیامت کا روز ہوگا، خداوند عالم ہمارے دشمنوں کو اس طرح آگ میں ڈالے گا۔ —— پھر انڈے سے زردی نکالی، دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھکر فرمایا، بخدا ہمیں خدا نے اس طرح منتخب کیا ہے، جس طرح میں نے انڈے سے زردی کو الگ کیا —— پھر حضرت نے نوکر سے چاندی منگوائی، زردی کو سفیدی میں اور سفیدی کو زردی میں مخلوط کر دیا پھر فرمایا مجھے میرے باپ نے اپنے آباء کے حوالے سے وہ میرے جد سے وہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا، تو ہمارے شیعہ اس طرح مخلوط ہو جائیں گے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

پیوست کر دیں، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ———

اِخْوَاناً عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ

آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

سلیمان دیلمی سے روایت ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اسی دوران میں ابو بصیرؓ تشریف لائے جو ضیق النفس میں مبتلا تھے۔

امامؑ ——— ابو محمدؒ! لمبا سانس کیوں لے رہے ہو؟

ابو بصیرؓ ——— میں آپ پر قربان جاؤں فرزندِ رسولؐ! عمر بڑی ہو گئی ہے، حالت خستہ ہو گئی، یہ معلوم نہیں کہ میرا آخرت میں کیا انجام ہوگا۔

امامؑ ——— ابو محمدؒ! تم ایسی باتیں کہتے ہو؟

ابو بصیرؓ ——— مولا! ایسا کیوں نہ کہوں۔

امامؑ ——— اے ابو محمدؒ! آپ حضرات کا خدا نے کتاب میں ذکر کیا ———

اِخْوَاناً عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ

اس سے خدا نے آپ حضرات کو مراد لیا ہے، اے ابو محمدؒ! کیا خوش ہو گئے ہو؟

ابو بصیرؓ ——— میری زندگی آپ پر فدا ہو، مزید وضاحت فرمائیے۔

امامؑ ——— خدا نے آپ حضرات کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ

"(اے ابلیس) میرے بندوں پر تمہارا بس نہیں چلے گا۔"

بخدا اس سے مراد آئمہ اور ان کے شیعہ ہیں (جن پر ابلیس) کا داؤ نہیں چلتا) کیا میں نے تم کو خوش کر دیا؟!"

سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُوْنَ

وہ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے ۔

راوی کا بیان ہے کہ علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے اصبغ مجھ سے اس آیت کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا ، میں نے رسول اللہؐ سے اس طرح پوچھا تھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے ، آنحضرتؐ نے فرمایا ، میں نے جبرائیلؑ سے اس بارے میں پوچھا تھا ، اس نے کہا ——

" یا محمدؐ ! —— جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوندِ عالم تم کو تمہارے اہل بیتؑ کو ، تمہارے دوستوں کو اور تمہارے شیعوں کو جمع کرے گا ۔ خدا کے سامنے پیش ہوں گے ۔ وہ ان کے ضروری پوشیدہ ہونے والے مقامات کی ستر پوشی کرے گا ۔ ان کو بڑی گھبراہٹ سے مامون کرے گا ۔ چونکہ وہ تم کو اور تمہارے اہل بیتؑ کو اور علی ابن ابی طالبؑ کو دوست رکھتے ہیں ۔

اے علیؑ ! —— تمہارے شیعہ خدا کی قسم امن میں ہوں گے ، خوش ہوں گے لوگوں کی خدا کے حضور سفارش کریں گے ۔ ان کی سفارش قبول کرلی جائیگی

پھر آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ——

فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ ۔

" اس روز کوئی نسب باقی نہیں رہے گا اور نہ یہ بات کسی سے پوچھی جائیگی ۔ "

فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

" صاحبانِ ذکر سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں ہے "

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— صاحبانِ ذکر ہم لوگ ہیں ۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ۔

" خداوندِ عالم انصاف کرنے، نیکی کرنے، ذی القربیٰ کو دینے، بے حیائی، بدی اور بغاوت سے منع کرنے کا حکم دیتا ہے"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— عدل سے مراد رسول اللہؐ، احسان سے علیؑ، ذی القربیٰ کو دینے سے مراد فاطمہؑ اور اولادِ فاطمہؑ ہیں۔

زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ —— قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا وہ لوگ کہاں ہیں، جن کی روحیں فرشتوں نے پاک حالت میں قبض کیں۔ وہ کہیں گے۔ تم پر سلامتی ہو، سفید چہروں والے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائیگا تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم امیر المومنین کو دوست رکھنے والے ہیں، ان سے کہا جائیگا —— تم ان کو دوست کیوں رکھتے تھے۔ وہ جواب دیں گے، پالنے والے تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت کی وجہ سے —— اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے سچ کہا ——

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اپنے عمل کی وجہ سے تم جنت میں چلے جاؤ

فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا —— اہل ذکر آلِ محمدؐ ہیں۔

محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ —— میں نے اس آیت کے بارے میں ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا۔ ——

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ

تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

امامؑ ـــــــ نحل سے مراد اوصیا ہیں۔

محمدؒ ـــــــ اَنِ اتَّخِذِی مِنَ الجِبَالِ بُیُوتاً

تو پہاڑوں میں گھر بنا لے۔

امامؑ ـــــــ قریش (مراد ہیں)

محمدؒ ـــــــ وَمِنَ الشَّجَرِ ـــــــ درخت سے مراد

امامؑ ـــــــ عذاب ہے۔

محمدؒ ـــــــ وممّا یعرشون ، اونچے چھتوں میں جو لوگ بناتے ہیں۔

امامؑ ـــــــ ـــــــ غلام (مراد ہیں)

محمدؒ ـــــــ فاسلکی سبل ربک ذللاً پروردگار کے راستوں پر

عجز و انکسار سے چلی جا۔

امامؑ ـــــــ دین کا وہ راستہ جس پر ہم قائم ہیں۔

محمدؒ ـــــــ فیہ شفاءٌ للناس ، اس میں آدمیوں کے لئے شفا ہے۔

امامؑ ـــــــ علم علیؑ مراد ہے جو جاری ہوتا ہے (لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، جس طرح

خداوندِ عالم فرماتا ہے۔

شفاءٌ لما فی الصدور، وعلاماتٍ وبالنجم ھم یھتدون

پہاڑوں اور ستاروں کے ذریعے وہ راہ پاتے ہیں۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ـــــــ نجم ستارہ سے مراد رسول اللہؐ ہیں

اور علامات پہاڑ سے مراد وصی ہے، جس کے ذریعے وہ لوگ راہ پاتے ہیں۔

خیثمہ بن جعفی کہتا ہے، کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا "اے خیثمہ! ہمارے دوستوں کو سلام کہنا، انہیں آگاہ کرنا کہ عمل کے بغیر خدا سے کچھ نہیں ملتا۔ ہماری ولایت پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے، اے خیثمہ!

ہماری ولایت اور ہم اہل بیت کی معرفت دل میں نہ ہو تو کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا
خدا کی قسم دابہ ضرور نکلے گا۔ لوگوں سے بات چیت کرے گا۔ خانہ کعبہ سے نکلے گا
مسلمان مومن اس کے پاس نہیں جائیں گے۔ کیونکہ ہماری ولایت کا انہوں نے انکار
کیا ہوگا۔ اس پر ان کو یقین نہیں ہوگا۔ اے خثیمہ! وہ ہماری آیات کا اقرار
نہیں کریں گے اے خثیمہ! اللہ کا نام ایمان ہے۔ وہ خود کہتا ہے ——
المؤمن المھیمن —— ایمان کا مرکز اور مسکن ہم ہیں۔ ہم سے نسل
ایمان نکلتی ہے۔ ہم ایمان کی چوٹی ہیں، ہم خود سلام ہیں۔ ہم سے اسلام
کے طریقے جاری ہوتے ہیں، ہم سے سلام کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جس نے
ایمان کو جانا اور اس سے اتصال رکھا، اس کو گناہ ناپاک نہیں کر سکتے، جس
طرح چراغ روشن ہوتا ہے اور روشنی پھیلاتا ہے۔ اس کی روشنی میں
کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح جس نے ہمیں جانا اور ہماری ولایت
کا اقرار کیا، خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"

فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

کے بارے میں زید بن علی علیہ السلام نے فرمایا کہ —— رسولؐ کا نام خدا نے قرآن
میں ذکر کر رکھا ہے۔ فرمایا ہے۔ ——

وَاَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا

"ہم نے تمہارے پاس رسول کو بھیجا جس کا نام ذکر ہے۔" خدا نے کہا

فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"ذکر والوں سے پوچھو، اگر تم نہیں جانتے (اہل ذکر سے مراد اہل بیت ہیں)
ابو حمزہ ثمالیؒ، جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے محمدؐ پر اس آیت
کو یوں پڑھا تھا ——

اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ مَاذَآ اَنۡزَلَ رَبُّکُمۡ فِیۡ عَلِیٍّ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا وہ کہتے ہیں گذشتہ لوگوں کے قصے ۔

سورۃ بنواسرائیل

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیمؒ

عمرو بن شمر راوی ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد علیہم السلام سے پوچھا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو، جب اپنی قوم میں امارت کے فرائض انجام دیتا ہوں تو جہر سے پڑھتا ہوں. فرمایا —— ٹھیک کرتے ہو. رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہر سے پڑھتے تھے. پھر فرمایا —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، قرآن کو اچھی طرح پڑھتے تھے. رات کو نماز پڑھتے، ابوجہل اور مشرک آتے، آپ کی قرأت سنتے. جب آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے، تو وہ کانوں میں انگلیاں ڈالتے اور بھاگ کھڑے ہوتے جب آنحضرتؐ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ختم کر لیتے تو پھر آکر قرآن سنتے ......

ابوجہل کہتا تھا کہ —— "ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہؐ) بار بار خدا کے نام کو دہراتے ہیں. تاکہ اللہ ان سے محبت کرے۔"

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ —— ابوجہل نے سچ کہا اگرچہ پہلے درجہ کا جھوٹا ہے. اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:-

وَاِذَا ذَکَرۡتَ رَبَّکَ فِی الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَہٗ وَلَّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِہِمۡ نُفُوۡرًا

جب تم قرآن میں خدا کے واحد ہونے کا ذکر کرتے ہو وہ پیٹھ دبا کر نفرت کر کے بھاگ جاتے ہیں —— اس سے مراد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے:

ابو مریم نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آیت ———

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

"اپنے رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو"

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کو بلا کر فدک عطا کر دیا ابان بن تغلب نے کہا۔ فاطمہؑ کو رسول اللہؐ نے فدک دیا۔ یہ سنکر ابو جعفر علیہ السلام ناراض ہوئے فرمایا ——— خدا نے فاطمہؑ کو فدک دیا تھا:

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ———

جب آیت ——— وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ——— نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلا کر فدک دے دیا:

عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے فاطمہ بنت حسین علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بتایئے جس کے ذریعے میں لوگوں کو لاجواب کر دوں۔ کہنے لگیں کہ

"میرے باپ نے مجھے آگاہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ تم منبر پر جا کر لوگوں کو اپنی طرف دعوت دو۔ حضرت نے ممبر پر جا کر کہا ——— اے لوگو! جس شخص نے مزدور کی مزدوری کم کر دی اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے جس نے اپنے آقا کو چھوڑ کر دوسرے کو آقا بنایا، اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے جس شخص نے اپنے والدین سے انتقام لیا۔ اس کو اپنا مقام جہنم میں بنانا چاہیئے۔ ——— ایک شخص نے کہا اے ابوالحسنؑ۔ اس کی کوئی اور وضاحت بھی ہے۔ فرمایا خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔ علیؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے آنحضرت کو آپ نے آگاہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ——— اس کی وضاحت میں قریش کی ہلاکت مخفی ہے۔ آنحضرت

نے یہ قول تین دفعہ دہرایا، فرمایا —— علیؑ! جاؤ اور ان کو آگاہ کر دو کہ میں مزدور ہوں جس کی مودت خدا نے واجب کی ہے. میں اور تم مومنین کے آقا ہیں. میں اور آپ مومنین کے والدین ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے جب قریش اور مہاجر جمع ہو چکے تو فرمایا علیؑ سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے زیادہ مضبوطی سے قائم رہے۔ سب سے زیادہ عہدِ خداوندی کو نبھانے والے ہیں۔ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنیوالے برابر تقسیم کرنے والے، رعایا پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے، خدا کے نزدیک زیادہ عزت والے. پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت ابھی مٹی میں تھی، میرے سامنے پیش کی گئی. جس طرح آدمؑ کو تمام نام بتا دیئے گئے تھے. اسی طرح مجھے ان کے ناموں سے آگاہ کیا گیا اصحاب رایات، جھنڈے والے کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں نے علیؑ اور اس کے شیعوں کے لئے مغفرت مانگی. میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ میرے بعد میری امت علیؑ کے حق میں ٹھیک رہے، میرے رب نے میری اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا، خدا جس کو چاہے گا، وہ گمراہ ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے علیؑ کی سات خصوصیات بتائیں۔

۱ —— میرے بعد سب سے پہلے قبر سے باہر آئیں گے۔

۲ —— میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح بھگائیں گے. جس طرح چرواہے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتے ہیں۔

۳ —— علیؑ کے غریب شیعہ امت کے لوگوں کی شفاعت مضر اور ربیعہ کے قبیلوں کے برابر کریں گے۔

۴ —— سب سے پہلے میرے ساتھ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

۵ ـــــ بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے۔

۶ ـــــ سب سے پہلے میرے ساتھ علیین میں قیام کریں گے۔

۷ ـــــ سب سے پہلے رحیق مختوم سے سیراب ہوں گے۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے کہا ـــــ

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا۔

یقیناً ہم نے قرآن میں بار بار دلیلیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں یعنی ہم نے علیؑ کا ذکر ہر آیت میں کیا، مگر لوگوں نے ناپسند کیا۔ ولایتِ علیؑ کا انکار کیا ان کی نفرت بڑھتی گئی۔

ابوحمزہ ثمالیؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ـــــ

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا

ہم نے قرآن میں بار بار دلیلیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں یعنی ـــــ ہم نے علیؑ کا ذکر کل قرآن میں کیا ہے۔ علیؑ ذکر ہیں۔ لوگوں کی نفرت اور انکار بڑھتا گیا۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اونٹ کے برابر ایک اژدھا نظر پڑا۔ علیؑ نے عصا سے اس کو مارنا چاہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ـــــ

"یہ ابلیس ہے۔ میں نے اس سے کچھ شرائط طے کی ہیں۔ یہ تم سے بغض رکھنے والے کی ماں کے رحم میں شریک ہوتا ہے۔ خداوندِ عالم فرماتا ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ـــــ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا۔

سورۃ الکہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید بن علی بن ابی طالبؑ نے

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ
تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔

دیوار بستی میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی تھی۔ اس کے نیچے ان کا خزانہ پوشیدہ تھا۔ اور ان دونوں کا باپ نیک انسان تھا، چونکہ ان دو لڑکوں کا باپ صالح تھا اس لئے خداوندِ عالم نے ان کے مال کی حفاظت کی، اگر آبا و اجداد کی نیکی کام آسکتی ہے تو ہم سے زیادہ اس کا اور کون مستحق ہو سکتا ہے رسول اللہ ہم سے تھے جو ہمارے جد تھے، آنحضرتؐ کا ابن عم (علیؑ) مومن اور مہاجر تھا۔ وہ ہمارا باپ تھا، آنحضرتؐ کی بیٹی ہماری ماں تھی، آنحضرتؐ کی عورتوں سے آپ کی اچھی اور افضل بیوی (خدیجہؓ) ہماری جدہ تھیں، قرآن کی رُو سے کون لوگ تم پر زیادہ حق رکھتا ہے۔ پھر مزید یہ کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کی امت میں داخل ہیں۔ اور آپ کے مذہب پر قائم ہیں، ہم لوگ تم کو سنتِ رسولؐ اور کتاب خدا پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ وہ کتاب جس کو رسول اللہ خدا کی جانب سے لائے ہیں اور تمہیں یہی کہتے ہیں کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیز کو تم حلال کرو۔ اور اس کی حرام کی ہوئی چیز کو تم حرام سمجھو اور جب لوگ اختلاف میں پڑ جائیں تو ان کو عقل کی باتیں بتاؤ۔

زید بن علی علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت فرمایا —— وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا —— کہ ان دونوں بچوں کا باپ نیک تھا۔ خدا نے ان کے مال کی حفاظت ان کے باپ کے نیک ہونے کی وجہ سے کی تو پھر ہم تو اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ امتِ رسولؐ ہم سے مودت کرے۔ کیونکہ اَبُوْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ص)

ہمارے باپ رسول اللہؐ ہیں۔ ہماری دادی خدیجہؓ ہیں۔ ہماری ماں فاطمہ زہراؑ ہیں اور ہمارے باپ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

ابوامامہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ علیؑ بن ابی طالب تشریف لائے۔ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ علیؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گئے۔

آنحضرتؐ ـــــ ابوطالب کے بیٹے میں کیوں بیٹھ گیا!

علیؑ ـــــ معلوم نہیں۔

آنحضرتؐ ـــــ میں نے انبیاء کے آنے کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ تم خاتم الاوصیاء ہو۔ خدا نے موسیٰ ابن عمرانؑ کو کھڑا کیا۔ وہیں یوشع بن نون کو کھڑا کیا۔ جہاں میں کھڑا ہونگا۔ وہاں تم کھڑے ہو گے۔ میں سوال کروں گا تم سوال کئے جاؤ گے۔ اے ابوطالب کے فرزند جواب کے لئے تیار ہو جاؤ۔

فانما انت عضو من اعضائی تنزل اینما نزلت

تم میرا بازو ہو۔ جہاں میں اتروں گا۔ وہاں تم اترو گے۔

علیؑ ـــــ یارسول اللہؐ پہلے ہدایت کرو مجھ سے پھر سوال کرو۔

آنحضرتؐ ـــــ جسے خدا ہدایت کرتا ہے۔ اسے کوئی گمراہ نہیں کرتا۔ جسے خدا گمراہ کرتا ہے اسے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا تمہارا۔ تمہارے دوست داروں کا اور تمہارے شیعوں کا جو قیامت تک ہوں گے۔ میثاق لیا ہوا ہے۔ میں تم لوگوں کے متعلق شفاعت کروں گا۔ پھر رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَاب

صاحبانِ عقل نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ـــــ اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی تو

رسول اللہ کی شفاعت ہمارے حق میں نہ ہوگی

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ
اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

سورۃ مریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا۔"

ابن عباس نے اس آیت کے بارے میں کہا کہ ——— محبت مومنین کے دلوں میں قرار دی گئی ہے اور یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا

ابن حنیفہ نے کہا کہ ——— کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جس وقت تک اس کے دل میں علیؑ اور اہل بیت کی محبت نہ ہوگی۔

ابن حنیفہ نے کہا ——— سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ——— کا مطلب یہ ہے کہ جب تک علیؑ اور اولادِ علیؑ کی محبت نہ ہوگی، کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا، یا علیؑ! کہو ——— اے معبود، میرے لئے اپنے نزدیک عہد کو قائم رکھ، مومنین کے دلوں میں میرے لئے محبت ڈال۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

"وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا۔"

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی ابن ابی طالبؑ سے کہا اے علیؑ کہو ـــــ پالنے والے وَاجعل لی عندک عہداً ـــــ اپنا عہد میرے لئے باقی رکھ، میرے ساتھ اپنی محبت قائم رکھ، مومنین کے دلوں میں میری محبت ڈال۔ ـــــ جبرائیل یہ آیت لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

کہا، یہ آیت علی ابن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی۔"

جعفر بن محمدؑ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسول اللہؐ ـــــ اے علیؑ! کیسے صبح کی، اے علیؑ خدا تم سے راضی، مومن اور مومنات قیامت تک ہونے والے تم سے راضی۔

علیؑ ـــــ یا رسول اللہؐ، اس سے معلوم ہوتا ہے، آپ نے اپنی موت کی خبر دی ہے۔ کاش کہ میں آپ سے پہلے مر جاتا۔

رسول اللہؐ ـــــ خدا یہ نہیں چاہتا۔

علیؑ ـــــ خدا سے دعا فرمائیے کہ آپ کی وفات کے بعد جو مصائب مجھے پیش ہوں، ان پر ثابت قدم رہوں۔

رسول اللہؐ ـــــ اپنے حق میں جو دعا پسند کرتے ہو، کرو۔ میں آمین کہوں گا، میرا آمین کہنا رد نہیں ہوگا۔

علیؑ ـــــ پالنے والے! قیامت تک میری محبت مومنین اور مومنات کے

دلوں میں قائم رکھ۔

رسولؐ اللہ ـــــ آمین۔ اے علیؑ! کہا اے علیؑ دعا مانگ، علیؑ نے دعا مانگی کہ مومنین کے دلوں میں آپ کی محبت تاقیامت قائم رہے۔ حضرت نے تین مرتبہ دعا مانگی ہر مرتبہ آمین کہتے جاتے تھے۔ جبرائیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ
وُدًّا فَاِنَّمَا یَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ
وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے عنقریب خدا ان کے لئے محبت بنائے گا۔ اس کو تیری زبان کے ذریعے آسان کر دیا تاکہ تو متقین کو بشارت دے اور جھگڑالو قوم کو اس سے ڈرائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ـــــ متقین سے مراد علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ کہو ـــــ پالنے والے مجھے وہ چیز دے جسکا تو نے عہد کیا تھا۔ اپنی محبت میرے لئے قائم رکھ، مومنین کے دلوں میں میری محبت ثابت فرما۔ یہ آیت اتری۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

فرمایا جس مومن سے بھی تو ملے گا۔ اس کے دل میں علیؑ کی محبت ہوگی۔

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ کو پکڑ کر ثبیر میں لائے، چار رکعت نماز پڑھی۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند فرمائے کہا ـــــ

" اے معبود! موسیٰ بن عمرانؑ نے تجھ سے سوال کیا تھا۔ میں محمدؐ تیرا نبی تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تو میرے سینے کو کھول دے۔ میرا کام آسان کر دے میری

زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں، میرے اہل سے میرا وزیر علیؑ کو قرار دے، جو میرا بھائی ہے، میرا بازو اس سے مضبوط کر تاکہ وہ میرا شریک کار ہو۔“

ابن عباس نے کہا میں نے ایک آواز دینے والے کو آواز دیتے ہوئے سنا اے احمدؐ تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ —— نبیؐ نے علیؑ سے کہا کہ اے ابوالحسنؑ ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا مانگ۔ تمہاری دعا قبول ہو گی۔ علیؑ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور کہا ——

“اے معبود! میرے لئے جو عہد کیا تھا، اس کو پورا کر۔ میری محبت اپنے نزدیک قائم رکھ۔“ —— خدا نے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ —— آنحضرتؐ نے یہ آیت اپنے اصحاب پر تلاوت فرمائی وہ سنکر بہت حیران ہوئے۔ فرمایا کیوں حیران ہوتے ہو۔ خدا نے قرآن کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک خاص حصہ ہم اہل بیت کے حق میں، دوسرا حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں، تیسرا حصہ حلال وحرام میں، چوتھا حصہ فرائض واحکام میں اور قرآن کا بہترین حصہ خدا نے علیؑ کی شان میں نازل کیا ہے۔“

ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئے قریش آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب علیؑ کو آتے ہوئے دیکھا تو خاموش ہو گئے۔ یہ بات حضرت علیؑ کو ناگوار گزری، رسول اللہؐ سے اس بات کی شکایت کی کہ —— یا رسول اللہ میں نے حضورؐ کی موجودگی میں کس بے جگری سے ستر آدمیوں کو قتل کیا، جن کو حضور نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا، اور اسی وہ آدمی قتل کئے، جنہوں نے مجھے للکارا۔ قریش اور سرداران عرب کے دلوں میں میرے متعلق ناراضگی پائی جاتی ہے۔ خداوند عالم سے دعا کیجئے کہ وہ مومنین کے دل میں میرے لئے محبت قائم کرے، یہ سنکر رسول اللہ چپ ہو گئے۔

حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ـــــ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ـــــ فرمایا اے علیؑ! خدا نے اپنی کتاب میں تیرے بارے میں ایک آیت نازل کی ہے. تیرے لئے ہر دل میں مودت اور ہر مومن میں تیرے لئے محبت قرار دی ہے۔

اصبغ بن نباتہ حنظلی سے مروی ہے کہ ـــــ جب مروان مدینہ میں تھا تو اس نے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں ناسزا الفاظ کہے، جب مروان منبر سے اُترا تو امام حسین علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کے حق میں مروان نے ناسزا باتیں کی ہیں

فرمایا ـــــ کیا حسن علیہ السلام مسجد میں موجود نہیں تھے؟

لوگوں نے کہا موجود تھے، پھر آپ نے کچھ نہ کہا۔

لوگوں نے عرض کیا، آپ نے کچھ نہیں کہا۔

امام حسینؑ ناراضگی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے اور مروان کے پاس آکر فرمانے لگے

یابن الزرقاء ویا ابن اکلۃ القمل ـــــ او نیلی آنکھوں والی کے بیٹے او کھٹمل کھانے والی کے بیٹے. تم نے امیر المومنینؑ کے بارے میں گستاخی کی،

مروان نے کہا، ابھی آپ میں عقل نہیں ابھی آپ بچے ہیں۔

فرمایا ـــــ کیا میں تمہیں آگاہ کردوں کہ تمہاری اور تمہارے اصحاب کی کیا وقعت ہے اور علیؑ کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے ـــــ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ـــــ یہ محبت علیؑ اور علیؑ کے شیعوں کے لئے ہے۔ ـــــ اِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ ـــــ نبیؐ نے علیؑ کو اس بات کی بشارت دی ہے۔"

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ـــــ میں نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا جو کہہ رہا تھا۔ اے اللہ میں علیؑ سے بیزار ہوں۔ ابن عباس نے کہا تیری ماں تیرا ماتم کرے تو یہ کیوں کہتا ہے، علیؑ کی ایسی فضیلتیں ہیں، اگر ان میں سے ایک کو بھی تمام

کائنات پر تقسیم کر دیا جائے تو تب بھی وہ فضیلت زیادہ ہوگی، اس نے کہا مجھے ان سے آگاہ کیجئے ——— ابن عباس نے کہا پہلی فضیلت یہ ہے کہ علیؑ نے دونوں قبلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ ہجرت کی ہے۔ بتوں کی پوجا کبھی نہیں کی۔

اس نے کہا عباس کے فرزند اور وضاحت فرمایئے۔ میں توبہ کرتا ہوں۔

جب مکہ فتح ہوا۔ آنحضرتؐ مکہ میں تشریف لائے۔ کعبہ کی چھت پر بُت پڑے تھے، علیؑ نے نبیؐ سے کہا میں بیٹھ جاتا ہوں آپ میرے اوپر چڑھ جایئے۔ نبیؐ نے فرمایا اگر میری تمام امت بھی مجھے اٹھائے تو وحی کے بار کی وجہ سے مجھے نہیں اٹھا سکتی، میں تمہیں اٹھاتا ہوں، تم میرے اوپر سوار ہو جاؤ، نبیؐ نے علیؑ کو اٹھا لیا، علیؑ نے بُت کو اٹھا کر صفا پہاڑ پر دے مارا، جو گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، پھر زمین پر چھلانگ لگا دی اور ہنسنے لگے۔ رسولؐ نے پوچھا کیوں ہنستے ہو؟ عرض کی حیران ہوں کہ گرنے کے باوجود مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ فرمایا تجھے کس طرح تکلیف ہوتی، تمہیں محمدؐ اٹھانے والا تھا۔ اور جبرائیل اتارنے والے تھے،

محمد بن حرب نے کہا مجھے ابراہیم بن محمد تیمی نے اس پر یہ زیادتی کی ہے وہ اس بات کو عبداللہ بن داؤد کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ علیؑ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس روز اس قدر بلند کیا تھا۔ اگر میں چاہتا کہ آسمان کو ہاتھ لگاؤں تو لگا سکتا تھا

اس شخص نے ابن عباس سے کہا کہ اور بیان فرمایئے میں تائب ہوں۔

ابن عباس نے کہا کہ آنحضرتؐ میرا اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر پہاڑ کے اوپر آئے اور علیؑ کے ہاتھ کو بلند کر کے فرمایا کہ پالنے والے میرے لئے میرے اہل سے علیؑ کو میرا وزیر بنا اس سے میرا بازو مضبوط کر، ابن عباس نے کہا میں نے آسمان سے ایک آواز دینے والے کو یہ کہتے ہوئے سُنا ———

"اے محمدؐ! تمہاری دُعا مقبول ہو گئی ہے۔"

نبیؐ نے علیؑ سے کہا دُعا مانگو۔ علیؑ نے کہا —— اے معبود! میرے لئے ایک عہد بنا، میرے لئے محبت قرار دے، خدا نے یہ آیت نازل کی،

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا۔ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا۔

وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کیے، عنقریب خدا ان کے لئے ایک محبت قرار دے گا، —— قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوش خبری سناؤ اور اسی کے ذریعہ سے جھگڑالو لوگوں کو ڈراؤ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبی کے پاس آپ کے چند اصحاب تھے، جن میں علی ابن ابی طالبؑ بھی موجود تھے۔ قیامت کے روز جب خداوند عالم لوگوں کو اٹھائے گا تو قبروں سے ایسے لوگ بھی اٹھیں گے، جن کے چہرے برف کی مانند سفید ہوں گے، ان کے کپڑے مکھن کی طرح سفید، ان کی جوتیاں سونے کی جھلکے تسمے نور کے ہوں گے، جو چمکتے ہوں گے، نور کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے، جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے، جو زبرجد اور یاقوت کے جڑے ہونگے ان کی مہاریں سونے کی زنجیروں کی ہوں گی، وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے اور جنت میں تشریف لائیں گے، باقی لوگ حساب دے رہے ہوں گے، کچھ ان میں غم اور رنج میں مبتلا ہوں گے، وہ لوگ کھا پی رہے ہوں گے۔

علی علیہ السلام نے عرض کیا وہ کون لوگ ہوں گے؟

فرمایا —— وہ تمہارے شیعہ ہوں گے اور تو اُن کا امام ہوگا: اس بارے میں خداوند عالم کا فرمان ہے:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ـــــ، جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے حضور میں بحیثیت مہمان بلائیں گے ـــــ فرمایا، اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔

سورۃ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں ـــــ

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

"میں بخشنے والا ہوں جو توبہ کرتا ہے۔ ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، پھر ہدایت پر بھی ہو" ـــــ فرمایا، ہماری ولایت کی طرف ہدایت یافتہ ہو۔

سعد بن طریف نے کہا کہ میں ابوجعفر محمد بن علی علیہم السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ عمرو بن عبید آیا اور عرض کرنے لگا کہ مجھے خدا کے اس کلام کے مطلب سے آگاہ فرمائیے

وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ۔

"اس بارے میں سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا، جس پر میرا غضب نازل ہوگا وہ یقینی ہلاک ہو جائے گا۔ میں اس کے لئے جو توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے اور ہدایت یافتہ بھی ہو، ضرور بخشنے والا ہوں"

امام نے فرمایا ـــــ توبہ، ایمان اور نیک عمل نہیں قبول ہوتے مگر ہدایت یافتہ ہونے کے ساتھ۔ توبہ اللہ کا شریک کرنے سے ہو، ایمان اللہ کو ایک ماننا ہے عمل

صالح فرائض کی ادائیگی کا نام ہے، ہدایت یافتہ ہونا یہ ہے کہ اس کے مالکان یعنی حقیقی خلفاء کو مانتا ہے —— وُلَاۃُ الْاَمْرِ ہم لوگ ہیں —— فَمَنْ یَّحْلُلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر واجب یہ ہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھیں جس طرح نازل ہوا تھا، جب قرآن کی تفسیر کی ان کو ضرورت ہو تو ہمارے ہاں ہدایت حاصل کریں، ہمارے پاس آئیں اے عمرو۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ ثبیر کی طرف اور پشت حری کی طرف تھی اور فرماتے تھے: ——

”اے معبود! میں وہ بات کہتا ہوں جو عبد صالح موسیٰؑ نے کہی تھی اے پالنے والے میرے سینے کو کھول دے، میرے امر کو آسان کر دے۔ میرے اہل میں میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا دے۔ اس سے میرے بازو کو مضبوط بنا اس کو میرے امر میں شریک کر تاکہ تیری تسبیح اور تیرا ذکر زیادہ کریں اور تو ہمارے حال سے آگاہ ہے“

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ——

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی

”سمجھداروں کے لئے اس میں نشانیاں موجود ہیں“

کی تفسیر میں فرمایا —— خدا کی قسم سمجھدار لوگ ہم ہیں، ہم خدا کی طرف سے مخلوق پر قوام ہیں، اس کے دین کے خازن ہیں، اس کو ذخیرہ کرتے، چھپاتے اور پوشیدہ رکھتے ہیں، اپنے دشمن سے جس طرح رسول اللہ دین کو پوشیدہ رکھتے تھے، آخر کار اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت اور مشرکین سے لڑنے کا حکم دیا، ہم رسول اللہ صلعم کے پیرو ہیں ایک وقت آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ اپنے دین کے اظہار کا حکم تلوار کے ذریعے دے گا ہم لوگوں کو دین کی دعوت دیں گے، ہم ان کو دوبارہ دین میں داخل کرنے کے لئے

اس طرح جہاد کریں گے، جس طرح رسول اللہ نے دین کے شروع میں جہاد کیا تھا"

ابو جعفر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ——— "خداوند عالم کا ایک سرخ رنگ کا عصا ہے، جسے خدا نے اپنی قدرت سے خلق فرمایا ہے، پھر اسے زمین کی طرف بھیج دیا ہے۔ خدا نے اپنی ذات پر قسم کھا رکھی ہے کہ عصا کو وہ شخص حاصل کرے گا، جو محمدؐ وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوگا۔ پھر فرمایا ——— جو شخص ہمارے ولی کا انتظار کرے گا، خدا اس کا ٹھکانہ جنت میں اور جو ہمارے دشمن کا انتظار کرے گا، اس کا مقام دوزخ میں بنائے گا۔

پھر علی ابن ابی طالبؑ کی طرف ہاتھ کا اشارہ فرما کر کہا ——— اس کے دوست خدا کے دوست ہیں، اس کے دشمن خدا کے دشمن ہیں، یہ وہ احسان ہے جو خدا کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا۔

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

"افترا کرنے والا ناکام ہوا"

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا، قیامت کے روز خداوند عالم اوّلین اور آخرین کو برہنہ جسم و پاؤں محشر کے راستے پر جمع کرے گا، اس حالت میں ان کو سخت پسینہ آئے گا۔ جس سے ان کی سانس چڑھ جائے گی، پچاس سال کھڑے رہیں گے۔ راوی نے کہا کہ ——— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——— فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔ تم کو کچھ کھسر پھسر سنائی دے گی۔ فرمایا، پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا یہ اعلان کرے گا ———

"نبیؐ امی کہاں ہیں؟"

لوگ کہیں گے اُن کا نام بتایئے، اعلان ہوگا ———

"نبی رحمت محمد بن عبداللہ صلعم کہاں ہیں"

رسول اللہ لوگوں کے سامنے آئیں گے۔ حتیٰ کہ حوض کوثر کے پاس آئیں گے جو ایلہ
اور صنعا کے درمیان واقع ہے۔ پھر ٹھہر جائیں گے ۔۔۔۔۔۔۔

ابو جعفرؑ نے کہا کہ اس روز لوگ حوض کوثر پر وارد ہوں گے یا وہاں سے ہٹائے جائیں گے
رسول اللہ ﷺ حوض کوثر سے ہٹائے جانے والے ان لوگوں کو دیکھ کر رو پڑیں گے جو ہمارے محب
ہوں گے، فرمائیں گے پالنے والے یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔ خدا محمدؐ کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا
جو جا کر کہے گا، محمدؐ کیوں روتے ہو۔ فرمائیں گے، میں اس لئے روتا ہوں کہ علیؑ کے شیعہ اصحاب
دوزخ کی طرف جا رہے ہیں اور انہیں حوض کوثر سے منع کیا گیا ہے ـــــ فرشتہ کہے
گا، خداوند عالم کہتا ہے کہ میں نے ان کو آپ کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ میں نے تیری وجہ
سے ان کے گناہ معاف کر دیئے ہیں، تیرے ساتھ ان کو ملا دیا ہے۔ تمہارے گروہ میں شامل
کر دیا ہے، تمہارے حوض پر وارد کر دیا ہے،

ابو جعفرؑ نے کہا کہ ـــــ اس روز بہت سے رونے والے یا محمدؐ! پکاریں گے
اس روز ہمیں دوست رکھنے والا، ہماری ولایت کا قائل، ہمارے دشمن سے بیزاری کرنے
والا اور ان سے بغض رکھنے والا ہمارے گروہ میں ہوگا اور ہمارے حوض پر آئیگا[1]۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے ـــــ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ـــــ کی تفسیر میں فرمایا خدا کی قسم اگر اس نے توبہ کی، ایمان لایا
اور نیک کام کئے اور ہماری ولایت اور مودت اس کے دل میں نہیں ہے اور ہماری
فضیلت کا قائل نہیں ہے، تو اس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔"

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ
نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی۔

---

[1] ہماری کتاب بصائر الدرجات سے اس سلسلہ میں ضرور ملاحظہ کریں۔

" جو میری وصیت سے روگرداں رہے گا۔ اس کی زندگی تنگی میں بسر ہوگی۔ ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے "

اگر علیؑ کی ولایت چھوڑ دی، تو خداوند عالم اس کو اندھا اور آواز نہ سننے والا بہرہ بنائے گا۔ ذکری، میرا ذکر کرنے، رسولؐ کی زبان سے علیؑ بن ابی طالب مراد ہیں؛

جابر بن یزید سے مروی ہے کہ میں اور ابو ورد امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے کہا خدا آپ پر رحم کرے خدا کی افضل عبادت بتائیے۔

فرمایا ——— لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ صلعم کا اقرار، باقاعدہ پانچ وقت نماز ادا کرنا۔ خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری۔ ماہِ صیام کے روزے رکھنا۔ حج ادا کرنا۔ والدین کیساتھ نیکی کرنا، صلۂ رحمی کرنا۔ خدا کا ذکر کثرت سے کرنا۔ محارمِ خدا سے بچنا۔ مصیبت پر صبر کرنا۔ قرآن کی تلاوت کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دینا۔ اچھی باتوں کے علاوہ باقی باتوں سے زبان کو روکنا۔ آنکھ (محرمات سے) بند کرنا۔ اے ابو ورد! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دین کی راہ میں جہاد کرنا پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنا ہے۔ گناہ کے چھوڑنے پر صبر کرنا ہے۔ اے ابو ورد۔ اے جابر! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کافر کو قیامت تک علیؑ سے بغض رکھتا ہوا پاؤ گے۔ خدا نے یہ فیصلہ علیؑ کے لئے رسول اللہ کی زبان سے کیا ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ علیؑ مومن تم سے بغض نہیں رکھے گا اور کافر یا منافق تم سے دوستی نہیں کرے گا۔ ناکام وہ ہوا جس نے ظلم کیا۔ ہم سے صحیح محبت کرو ہدایت اور فلاح پاؤ گے ہم سے اسلام کی محبت میں محبت کرو "

" علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں " ملاحظہ کریں، بے نظیر تالیف ہے ؍
مکتبہ الساجد ۸۵ شمس آباد ملتان

ابوذر غفاریؓ نے ـــــــ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ـــــــ کی تفسیر میں فرمایا، جو چیز محمدؐ لایا اس پر ایمان لایا ہو، نیک عمل کئے ہوں سے مراد، فرائض ادا کئے ہوں. پھر ہدایت یافتہ بھی ہو یعنی آلِ محمدؐ سے محبت کرتا ہو. میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ

" قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا نبیؐ بنا کر بھیجا، آدمی کو تین باتیں اس وقت تک فائدہ نہیں دیں گی، جب تک وہ چوتھی بات پر عمل نہ کرتا ہو انسان اس پر عمل کرنے یا انکار کرے. ہم منازلِ ہدایت ہیں، ائمہ ہدایت ہیں. ہمارے وسیلے سے دُعا قبول ہوتی ہے، اور مصیبت دُور ہوتی ہے، وَبِنَا یُنَزِّلُ الْغَیْثُ مِنَ السَّمَآءِ ـــــــ ہماری وجہ سے آسمان سے بارش ہوتی ہے، جس عالم کے پاس ہمارا علم نہیں ہے. وہ اٹکل پچو مارتا ہے. ہم لوگ بابِ حطہ اور کشتیٔ نوحؑ ہیں. ہم لوگ جنب اللہ ہیں. جس نے ہمارے بارے میں کوتاہی کی وہ قیامت کے روز حسرت اور ندامت میں غرق ہوگا. ہم خدا کی مضبوط رسی ہیں، جس نے اس کو پکڑا اس نے صراطِ مستقیم کو معلوم کرلیا. ہمارے محب کو لگاتار جلا وطن کیا جائے گا، اذیت دی جائیگی. اکیلا ہوگا. مارا جائیگا. بھگایا جائے گا. جھٹلایا جائے گا. غمگین آنکھ سے آنسو بہانے والا. کبیدہ خاطر اور اسی حالت میں مرجائے گا:

وذلك فی الله قليل .

سورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے آباء واجداد طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

خداوند عالم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت آسمان اور زمین پر بسنے والوں پر پیش کی۔ یونس بن متیٰ کے سوا سب نے قبول کیا، خداوند عالم نے اس کو سزا کے طور پر مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، جب تک اس نے علیؑ کی ولایت کو قبول نہ کیا وہ وہیں رہا۔ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی میں۔

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

توہی معبود ہے، پاک ہے تو۔ میں ظالموں میں سے ہوں، علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کے انکار کی وجہ سے ——— ابو عبداللہ نے کہا کہ میں نے حدیث کو ماننے سے انکار کر دیا، اور اس حدیث سے عبداللہ بن سلیمان مدنی کو آگاہ کیا۔ کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں کہ کوفہ میں علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ ——— "یونس اگر علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔"

فلاں بن فلاں نے کھڑے ہو کر کہا یا امیر المومنینؑ ہم نے خدا کے کلام میں پڑھا ہے کہ اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔

فرمایا ——— "اے بکار بیٹھ جا فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُقِرِّیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔ ——— اگر وہ اقرار نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے اندر رہتا۔"

علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

"یا علیؑ! خدا نے تمہیں مساکین اور کمزوروں کی محبت عطا کی ہے، تو اس بات سے راضی ہے کہ وہ تیرے بھائی ہیں اور تیرے امام ہونے پر راضی ہیں، اس کے لئے خوشخبری ہے جو تم سے محبت کرتا ہے، تیرے بارے میں تصدیق کی، اس کے لئے ہلاکت ہے جس نے تم سے بغض رکھا اور تیرے ۔

خلاف بہتان باندھا، یا علیؑ! تو اس امت کا علم ہے۔ جس نے تم سے محبت
کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے تم سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا، یا علیؑ!
میں علم کا شہر ہوں، تو اس کا دروازہ ہے۔ شہر میں دروازے سے آنا پڑتا ہے
اگر میں خدا کی قسم کھا کر کہوں تو میری قسم بالکل سچی ہوگی، اے علیؑ! تیرا بھائی
تیری خاطر کسی سے دوستی کرے گا۔ اور تیری خاطر کسی سے بغض رکھے گا۔
بندوں کے نزدیک حقیر ہوگا، مگر خدا کے نزدیک بڑی منزلت والا ہوگا، اے
علیؑ! تیرے دوست دارالقدس میں خدا کے مہمان ہوں گے، دنیا میں
چھوڑی ہوئی چیز پر افسوس نہیں کریں گے، اے علیؑ! میں اس کا دوست
ہوں، جس نے تم کو دوست رکھا، اس کا دشمن ہوں جس نے تم کو دشمن رکھا
اے علیؑ! جس نے تم کو دوست رکھا، اس نے مجھے دوست رکھا، جس
نے تم سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اے علیؑ! تیرے بھائی
سوکھے ہونٹ والے ہوں گے، ان کے چہروں سے رہبانیت ٹپکتی ہوگی، تیرے
بھائی تین مقامات پر خوش ہوں گے، موت کے وقت، روح نکلنے کے
وقت، میں اور تم، قبور میں جب ان سے پوچھا جائے گا، موجود ہوں گے،
(خدا کے) پیش ہونے، حساب وکتاب کے وقت، پل صراط سے گزرنے
کے وقت، جب مخلوق سے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تو وہ جواب
نہیں دے سکے گی، اے علیؑ! تیری صلح، میری صلح۔ تیری جنگ، میری جنگ
تیرا گروہ، میرا گروہ، میرا گروہ خدا کا گروہ ہے۔ اے علیؑ! اپنے بھائیوں
کو کہہ دو، خدا ان سے راضی ہے۔ تو قائد کے لحاظ سے ان سے راضی ہے،
وہ تیرے ولی ہونے پر راضی ہیں۔ اے علیؑ! تم امیر المومنین ہو، قائد
ہو۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ منتخب ہیں، اگر تم اور تمہارے

شیعہ نہ ہوں تو خدا کا دین قائم نہیں رہ سکتا، اگر ان میں سے کوئی بھی دُنیا میں نہ رہے تو آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش کا نہیں برسے گا۔ اے علیؑ! تمہارے لیے جنّت میں ایک کان ہوگی، تمہارے شیعہ خدا کے گروہ کے نام سے مشہور ہوں گے۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ انصاف پہ قائم ہوں گے، خدا کی بہترین مخلوق ہوں گے، اے علیؑ! میں پہلا شخص ہوں گا جو اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا۔ اور تم میرے ساتھ ہوگے، بعد میں اور مخلوق اُٹھے گی۔ اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ حوض پر ہوں گے، جن سے تم راضی ہوگے، ان کو پانی پلاؤ گے، جن کو نہیں جانتے ہوگے ان کو پانی نہیں پلاؤ گے۔ جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی، اس وقت تم عرش کے سایہ میں امن سے ہوگے، تمام مخلوق ڈر اور گھبراہٹ میں ہوگی، اور تم لوگ بے خوف ہوگے، لوگ رنج وغم میں مبتلا ہونگے اور تمہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔ اور انہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ——— وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے، خدا نے ان کے بارے میں کہا

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

جن لوگوں کے حق میں ہماری طرف سے پہلے نیکی طے ہو چکی ہے وہ اس سے دُور رہیں گے ——— تین مرتبہ فرمایا، اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ موقف میں تلاش کئے جائیں گے اور جنت میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اے علیؑ! فرشتے اور حوریں تم لوگوں کی مشتاق ہیں۔ حاملانِ عرش اور فرشتے تم لوگوں کو خاص طور پر دُعا کرتے ہیں اور تمہیں دوست رکھنے والوں کو بھی لمبی مسافرت کے بعد آنے والوں کے لئے جس طرح لوگ خوش ہوتے ہیں، اسی طرح جب تم میں سے کوئی شخص اس وقت

کے بعد، ان کے پاس جاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اے علیؑ! تمہارے شیعہ وہ ہیں جو قابلِ رشک درجات پر فائز ہوں گے، جب خدا سے ملاقات کریں گے تو اُن پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ —— یَا عَلِیُّ اِنَّ اَعْمَالُ شیعتکَ سَتُعْرَضُ عَلَیَّ فی جُمُعَۃٍ افرحُ لِصَلَاحِ مَا یَبلغنی مِن اعمالِهِم وَاستغفرُ لِسیّئاتِهِم —— اے علیؑ! تیرے شیعہ کے اعمال جمعہ کے روز میرے پاس پیش ہوتے ہیں۔ ان کے اچھے اعمال سے خوش ہوتا ہوں اور برے اعمال پر ان کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں —— یَا عَلِیُّ ذِکْرُکَ فِی التَّوراۃِ وَ ذِکرُ شیعتِکَ قَبلَ اَن یُخلَقُوا بِکُلِّ خَیرٍ وَ کَذٰلِکَ فِی الاِنجیلِ وَاَھلَ الکِتَابِ عَن اِلیَّا یُخبِرُونکَ مَعَ عِلمِکَ بِالتَّوراۃِ وَالاِنجیلِ وَمَا اَعطَاکَ اللّٰہُ مِن عِلمِ الکِتَابِ وَاِنَّ اَھلَ الاِنجِیلِ یُعَظِّمُونَ اِلیَّا —— اے علیؑ! تیرا ذکر تورات میں موجود ہے تیرے شیعوں کا ذکر پیدائش سے پہلے ہر بھلائی میں مذکور ہے، اسی طرح (تیرا ذکر) انجیل اور اہلِ کتاب میں الیاؑ کے نام سے مذکور ہے (صاحبانِ کتاب) تورات اور انجیل کے تیرے علم کی تجھے اطلاع دیں گے اور اس کی بھی جو تمہیں خدا نے کتاب کا علم دیا، اہلِ انجیل الیا (علیؑ) کی عزت کرتے ہیں۔ —— وَمَا یَعرِفُونَہٗ یُخبِرُونَہٗ فی کُتُبِهِم، —— جو کچھ اپنی کتب میں جانتے ہیں، اس کی خبر دیتے ہیں —— یَا عَلِیُّ اَعلَمُ اَصحَابِکَ اِنَّ ذِکرَهُم فِی السَّمَاءِ اَکثَرُ وَ اَعظَمُ مِن ذِکرِهِم فِی الاَرضِ —— اے علیؑ تیرے بہت جاننے والے اصحاب کا ذکر آسمان میں بہت اور بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے انکی

اور بھلائی کیساتھ زمین کی نسبت لَهُم بِالخَیرِ فَلیَفرَحُوا بِذٰلِکَ وَ یَزدَادُوا اِجتِهَاداً ـــــ اہلِ ایمان اس سے خوش ہوتے ہیں اور زیادہ کوشش کرتے ہیں ـــــ یَا عَلِیُّ! اِنَّ اَروَاحَ شِیعَتِکَ لَیَصعَدُ اِلَی السَّمَاءِ فِی رُقَادِهِم فَیَنظُرُ المَلَائِکَۃُ اِلَیهِم کَمَا یَنظُرُ النَّاسُ اِلَی الهِلَالِ شَوقَ اِلَیهِم وَمَا یَرَونَ مَنَازِلَهُم عِندَ اللّٰهِ ـــــ اے علیؑ! تیرے شیعوں کی روحیں نیند کی حالت میں آسمان پر جاتی ہیں۔ بنگاہِ شوق فرشتے ان کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں، جس طرح لوگ پہلی کے چاند کو دیکھتے ہیں، خدا کے نزدیک ان کے منازل دیکھنے کی وجہ سے ـــــ یَا عَلِیُّ! قُل لِاَصحَابِکَ العَارِفِینَ بِکَ یَتَنَزَّهُونَ عَنِ الاَعمَالِ الَّتِی یُقَارِفُهَا عَدُوُّهُم فَمَا مِن یَومٍ وَلَیلَۃٍ اِلَّا وَرَحمَۃُ اللّٰهِ تَغشَاهُم فلیجتنبوا الدنس ـــــ اے علیؑ! اپنے اصحاب سے کہدو، جو تمہاری معرفت رکھتے ہیں جو ان باتوں سے پاک ہیں، جن میں ان کے دشمن گرفتار ہیں، ہر دن اور ہر رات، خدا کی رحمت نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے ـــــ یَا عَلِیُّ! اِشتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَی مَن قَلَاهُم اے علیؑ! خدا کی بہت ناراضگی ان پر عائد ہوتی ہے، جو لوگ ان سے دشمنی کرتے ہیں ـــــ وَبَرِئَ مِنکَ وَاستَبدَلَ بِکَ وَبِهِم ـــــ تم سے بیزاری کرتے ہیں، تمہیں اور ان کو چھوڑ کر اوروں کا دامن پکڑ لیا ہے، ـــــ وَمَالَ اِلَی غَیرِکَ وَتَرَکَکَ وَشِیعَتَکَ وَاختَارَ الضَّلَالَۃَ وَنَصَبَ الحَربَ لَکَ وَلِشِیعَتِکَ وَاَبغَضَنَا اَهلَ البَیتِ وَاَبغَضَ مَن وَالَاکَ وَنَصَرَکَ وَبَذَلَ مُهجَتَهُ

وَمَالَهُ فِينَا ـــــ تمہیں اور تیرے شیعوں کو چھوڑ دیا ہے۔ گمراہی کو اختیار کیا۔ تیرے اور تیرے شیعوں سے جنگ کی، ہم اہلِ بیت سے بغض رکھا اور اس سے بھی جس نے تم کو دوست رکھا اور تیری مدد کی اور جس نے اپنی جان اور مال ہماری خاطر قربان کیا ـــــ یَا عَلِیُّ اقْرَأْ مِنِّی السَّلَامُ اے علیؑ! میرا ان لوگوں کو سلام پہنچا دو ـــــ مَنْ لَمْ أَرَهُ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ يَرَنِي فَأَعْلِمْهُمْ إِنَّهُمْ إِخْوَانِي ـــــ جن کو میں نے نہیں دیکھا اور جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا ان کو بتا دو کہ وہ میرے بھائی ہیں ـــــ وَاشْتَاقٌ إِنِّي رُؤْيَتِهِمْ ـــــ میں ان کے دیکھنے کا مشتاق ہوں ـــــ اَلَّذِينَ يَتَمَسَّكُونَ بِحَبْلِ اللهِ ـــــ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی رسی کو پکڑا ہوا ہے، ان کو اس سے منسلک رہنا چاہیئے، عمل میں کوشش کرنی چاہیئے۔ میں کبھی بھی ان کو ہدایت کی طرف سے نکال کر گمراہی کی طرف نہیں لے جاؤں گا۔ ان کو بتا دے کہ خدا ان سے راضی ہے، ان کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ ـــــ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِرَحْمَتِهِ ـــــ ہر جمعہ کو ان کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ـــــ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ـــــ فرشتے ان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، جو لوگ ان کے پاس جائیں ان کی مدد سے دریغ نہیں کرتے یا کسی کے دکھ کو سنیں، تب بھی پیچھے نہیں رہتے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرتے ہیں، تیری معرفت کی وجہ سے بارگاہِ خداوندی میں جھک گئے۔ خلوصِ دل سے تیری مودت پر قائم ہیں، ماں، باپ اور اولاد سے تم کو ترجیح دیتے ہیں، تیرے راستے پر چلتے ہیں۔ ہماری خاطر تکالیف اٹھاتے

ہیں، ہماری مدد کی ہے۔ ہماری خاطر جان قربان کی ہے۔ تکلیف اور دکھ اٹھا کر، ان پر تو مہربان ہو جا۔ ان کو اپنا سمجھ، خدا نے اپنے علم سے ان کو مخلوق سے ہمارے لئے منتخب کیا ہے ـــــ خَلَقَتهُم مِن طِينَتِنَا ـــــ ان کو ہماری مٹی سے پیدا کیا۔ ان میں ہمارا راز ودیعت کیا۔ ہمارے حق کی معرفت ان کے دلوں میں جاگزیں کی۔ ان کے دلوں کو کشادہ کیا، وہ ہماری رسّی کو پکڑتے ہیں، ہمارے مخالف کو ہم پر ترجیح نہیں دیتے.....

تیرے شیعہ منہاج حق پر قائم ہیں، اپنے مخالف سے نہیں گھبراتے، ان میں ریاکاری نہیں ہے وہ نہ ہی ریا کے بندے ہیں ـــــ اولئک مصابیح الدجی ـــــ وہ تاریکی میں روشن چراغ کا کام دیتے ہیں۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء اور تمام اولیا ـــــ وَعِلْمُ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَن تَقُومَ السَّاعَةُ ـــــ اور قیامت تک ہونے والا علم عطا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، خداوندِ عالم اپنے نبیؐ سے کہتا ہے ـــــ

هٰذا ذکر من معی وَذکر من قبلی

صادق آلِ محمدؐ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِن بُطْنَانِ الْعَرْشِ
يَا معشر الْخَلَائِقِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ بِنت حبيب الله
إِلَى قصرِهَا فَتَمُرُّ ابْنَتِي فَاطِمَةُ عَلَيهَا رِيطتان خضروانِ
حَوَالَيهَا سَبعُونَ اَلفَ حوراء فَاِذَا بَلَغَت بَابَ قصرِهَا
وَجَدَت الحسنُ قائمًا وَالحُسَينُ نائمًا مقطوعُ الرَّاسِ

فتقولُ للحسن مَن هٰذا فيقولُ هٰذا أخي إنَّ أمّةَ أبيكَ قتلوهُ وقطعوا رأسهُ فيأتيها النداءُ من عند الله يا بنتَ حبيب الله إنّي إنّما أريتُكِ ما فعلت به أمّةُ أبيك إنّي ادّخرتُ لكِ عندي تعزيةً لمصيبتكِ فيه وإنّي جعلتُ تعزيتكِ اليومَ إنّي لا أنظرُ في محاسبةِ العباد حتّى تدخلي الجنّةَ أنتِ وذرّيّتكِ وشيعتكِ ومن أولاكم معروفاً ممّن ليس هو من شيعتكِ قبلَ أن أنظرَ في محاسبةِ العباد فتدخلُ فاطمة (ع) ابنتي الجنّةَ وذرّيّتها وشيعتها ومن أولاها معروفاً ممّن ليس من شيعتها فهو قولُ الله عزّ وجلّ ولا يحزنهم الفزعُ الأكبرُ وتتلقّاهم الملائكةُ هٰذا يومكم الّذي كنتم توعدون۔ قالَ هو يوم القيامة وهم فيما اشتهت أنفسهم خالدون هي والله فاطمةُ وذرّيّتها وشيعتها ومن أولاها معروفاً ليس هو من شيعتها۔

’’ جب قیامت کا روز ہوگا، عرش کے کونے سے منادی والا ندا دے گا۔ اے لوگو! ——— اپنی آنکھیں بند کر لو، حبیب خدا کی بیٹی اپنے محل میں تشریف لے جائیں۔ فاطمہؑ اس شان سے تشریف لے جائیں گی، آپ دو سبز چادریں پہنے ہوئے ہونگی، آپ کے گرد ستر ہزار حوریں ہوں گی، اپنے محل کے دروازے پر جائیں گی تو امام حسنؑ کو کھڑا ہوا اور امام حسینؑ کو سر بریدہ حالت میں سویا ہوا، پائیں گی، امام حسنؑ سے دریافت فرمائیں گی یہ کون ہے؟ عرض کریں گے یہ میرے بھائی ہیں۔ آپ کے باپ کی امت نے آپ کو شہید کر کے سر کاٹ لیا ہے، خدا کی طرف سے آواز آئے گی، میرے حبیب

کی بیٹی! میں آپ کو دکھلانا چاہتا تھا کہ آپ کے باپ کی امت نے حسینؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ میں نے تمہاری مصیبت کے لئے تعزیت کا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تک تو خود تیری اولاد، تیرے شیعہ اور وہ لوگ جو تمہارے شیعہ تو نہ ہوں، مگر تمہارے ساتھ نیکی کی ہو، جنت میں داخل نہ ہو جائیں، اس وقت تک کسی بندے کا حساب نہیں لوں گا۔ میری بیٹی فاطمہؑ، آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور ان سے نیک سلوک کرنے والے اگرچہ شیعہ نہ ہوں، جنت میں چلے جائیں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے ——— "قیامت کا بڑا بھاری خوف ان کو کوئی رنج نہ دے گا، اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے اور کہیں گے، آج وہی دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ———" وہ قیامت کا دن ہو گا، ان کو ہر وہ چیز ملے گی جس کو نفس چاہتا ہو گا۔ وہ بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"، خدا کی قسم اے فاطمہؑ! آپ کی اولاد، آپ کے شیعہ اور آپ سے نیکی کرنے والے دوست دار ہوں گے۔"

ابوعبداللہ علیہ السلام نے ———

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ

"ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر سلامتی کیساتھ ٹھنڈی ہو جا"

کی تفسیر میں فرمایا ——— کہ سب سے پہلے دنیا میں جو منجنیق تیار ہوئی، وہ منجنیق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے تیار ہوئی، کوفہ شہر کی دیوار کے پاس ایک نہر میں جسکا نام کوثی تھا اور بستی کا نام قنطانا تھا۔ شیطان نے منجنیق تیار کی، اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بٹھایا گیا۔ لوگوں نے چاہا کہ آپ کو آگ میں ڈال دیں جبرائیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے کہا ——— اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ

وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، کیا کوئی حاجت ہے، فرمایا ——— تجھ سے کوئی حاجت نہیں ہے، خداوندِ عالم نے فرمایا ———

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰۤی اِبْرَاھِیْمَ

"ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا، مگر سلامتی کیساتھ۔"

سُورۃ الحج

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیمؕ

بریدہ نے کہا کہ میں ابوجعفر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے اس ایت کے بارے میں حضرت سے پوچھا ———

یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ
وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

"اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو، تم رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

فرمایا ——— اس سے ہمیں مراد لیا گیا ہے، منتخب لوگ ہم ہیں، ہم پر دین میں تنگی اور تکلیف پیدا نہیں کی، جس طرح تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت میں تھی، اس میں خاص ہمیں مراد لیا گیا ہے، اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا، ہمارا نام مسلمان رکھا، گذشتہ کتب اور قرآن میں بھی، تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں، رسولؐ ہم پہ بھی گواہ ہوں، اس چیز پہ جو خدا کی طرف سے ہمیں پہنچی، اور ہم لوگوں پر گواہ ہیں، جس نے قیامت کے روز رسولؐ کی تصدیق کی ہم اس کی تصدیق کریں گے، قیامت میں جس کی رسولؐ نے تکذیب کی ہم اس کی تکذیب کریں گے۔"

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

وہ لوگ اگر ہم ان کو زمین میں تمکین دیں۔ تو وہ باقاعدہ نمازیں پڑھیں گے۔ اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم دیں گے اور بدی سے مانع ہوں گے۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم یہ آیت ہم ہی نازل ہوئی ہے۔

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ———

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ

"کتنے کنوئیں بے کار پڑے ہیں اور مضبوط محل"

قصر سے مراد رسول اللہ ہیں، بیٔر معطل سے مراد علیؑ ہیں۔

ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت امیرالمومنین علیہ السلام کی خد مسجدِ کوفہ میں اپنے شوہر کے خلاف شکایت لے کر آئی، امیرالمومنینؑ نے شوہر کے حق میں فیصلہ کر دیا ——— کہنے لگی، خدا کی قسم آپ نے حق فیصلہ نہیں کیا، رعایا میں انصاف سے کام نہیں لیا، خدا کی مرضی کا فیصلہ نہیں کیا۔ امیرالمومنینؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا ———

"اے جریہ۔ اے بذیہ۔ اے سلع۔ اے سلنع! تو وہ ہے جس کو اس جگہ سے حیض نہیں آتا، جہاں سے عام عورتوں کو حیض آتا ہے۔"

یہ کہتی ہوئی بھاگ کھڑی ہوئی ——— ! نے ہیں ہلاک ہوگئی، ابوطالب کے فرزند نے میرا پردہ چاک کر دیا۔

عمرو بن حریث نے اس سے پوچھا تو کہا ——— علیؑ نے سچ کہا، میں جو بات اپنے شوہر سے پوشیدہ رکھتی تھی، علیؑ نے اس کو ظاہر کر دیا۔

عمرو بن حریث نے تمام بات سے حضرت علیؑ کو آگاہ کیا اور عرض کیا، یاامیرالمومنین کیا یہ بات آپ نے کہانت سے معلوم کی ہے —— فرمایا اے عمرو تمہیں ہلاکت ہو، یہ بات کہانت سے معلوم نہیں کی، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے ارواح کو اجسام میں خلقت سے پہلے پیدا کیا۔ دو ہزار سال پہلے جب ارواح کو اجسام میں داخل کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا کہ یہ مومن اور یہ کافر، چوہیا کے کان کے برابر جس چیز میں وہ مبتلا ہوں گے وہ لکھا ہوا ہے۔ پھر خداوند عالم نے یہ بات قرآن میں بھی نازل فرمائی کہ ——

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ

اس میں پہچاننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں

رسول اللہ متوسم تھے، آنحضرتؐ کے بعد میں ہوں، میرے بعد میری اولاد میں جو حضرات امام ہوں گے وہ متوسم ہیں، میں نے جب اس عورت کو غور سے دیکھا تو اس کی پیشانی پر یہ بات تحریر تھی۔"

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

لوگوں کو حج کے لئے اعلان کر دو وہ تمہارے پاس پیدل آئیں تمام دور کے راستوں سے دبلے دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آئیں۔"

ابن عباسؓ نے کہا —— اس آواز کو باپ کی پشت اور ماں کے رحم میں جو لوگ قیامت تک آنے والے تھے، سب نے سنا، اس کا جواب ہر اس شخص نے دیا جو ایمان لایا اور جس کے مقدر میں حج کرنا لکھا ہوا تھا،

لبیک اللھم لبیک

حاضر ہوں پالنے والے حاضر ہوں

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ——

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

"وہ لوگ جو اپنے ملک سے ناحق صرف اتنی سی بات پر نکالے گئے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے" —— اس سے مراد علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، حمزہؓ اور جعفرؓ ہیں۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ۔

"اے آدمیو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، اس کو غور سے سن لو"

صادق آلِ محمدؐ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ——

اِنَّ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

"جو لوگ خدا کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں، وہ تو مکھی تک کو پیدا نہیں کر سکتے"

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

(ترجمہ گزر چکا ہے) —— ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت علی امیر المومنینؑ جعفرؓ، حمزہؓ کے حق میں نازل ہوئی، حسین بن علی علیہما السلام کے حق میں بھی لاگو ہوتی ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا اِلٰی مَکَّةَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ بَعِیْدًا رَاَیْتُ عَمْیَاءَ عَلٰی ظَهْرِ الطَّرِیْقِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ قَالَ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ قَوْلِهَا وَقُلْتُ لَهَا اَیُّ حَقٍّ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ عَلَی اللّٰهِ اِنَّمَا الْحَقُّ لَهٗ عَلَیْهِمْ فَقَالَتْ لَهٗ مَهْ یَا لَکُمْ وَاللّٰهِ مَا ارْتَضٰی هُوَ حَتّٰی حَلَفَ بِحَقِّهِمْ فَلَوْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ عَلَیْهِ حَقٌّ مَا حَلَفَ بِهٖ قَالَ قُلْتُ وَاَیُّ مَوْضِعٍ حَلَفَ قَالَ قَوْلُهٗ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ وَالْعَمْرُ فِی

كَلَامِ الْعَرَبِ الْجِيْرَةُ نَقَيفتُ حَجَّتِي ثُمَّ رَجَعتُ فَاِذَا بِهَا مُبصِرَةٌ فِي مَوضِعِهَا وَهِيَ تَقُولُ اَيُّهَا النَّاسُ اَحِبُّوا عَلِيًّا (ع) فَحُبُّهُ يُنجِيكُم مِنَ النَّارِ قَالَ فَسَلَّمتُ عَلَيهَا وَقُلتُ اَلَستِ الْعَميَاءَ بِالْاَمسِ تَقُولِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ رُدَّ عَلَيَّ بَصَرِی قَالَت بَلٰی قُلتُ حَدِّثِینِی بِقِصَّتِكَ قَالَت وَاللّٰهِ مَاجُزتَنِي اِذ وَقَفَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ لِي اِن رَأَيتِ مُحَمَّدًا وَآلِهٖ عَلَيهِمُ السَّلَامُ لَعِرفِينَّهٗ قُلتُ لَا وَلٰكِن بِالوِلَاءِ اَلَّتِي جَاءَتنَا فَبَنَا هُوَ يُخَاطِبُنِي اِذ اَتٰی رَجُلٌ آخَرُ، مُتَوَكِّئًا عَلٰی رَجُلَینِ فَقَالَ مَا نَبَأُكِ مَعَهُمَا قَالَ اِنَّهُمَا تَسأَلُ رَبَّهَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ عَلَيهِمُ السَّلَامُ اَن يَرُدَّ عَلَيهِمَا بَصَرَهَا۔ فَادعُ اللّٰهَ لَهُمَا فَدَعَا رَبَّهٗ وَمَسَحَ عَلٰی عَینِي بِيَدِهٖ فَاَبصَرتُ فَقُلتُ مَن اَنتُم قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَد رَدَّ اللّٰهُ عَلَيكِ بَصَرَكِ اُقعُدِي فِي مَوضِعِكِ حَتّٰی يَرجِعَ النَّاسُ وَاَعلِمِيهِم اِنَّ حُبَّ عَلِيٍّ (ع) يُنجِيهِم مِنَ النَّارِ۔

" اعمش سے روایت ہے میں حج کے لئے مکہ کو روانہ ہوا۔ جب بہت دور جا چکا تو ایک اندھی عورت کو راستہ پر بیٹھا ہوا دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی کہ پروردگار محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی واپس لوٹا دے۔ میں سُنکر بہت حیران ہوا، اور اس سے کہا محمدؐ و آل محمدؐ کا خدا پر کیا حق ہے بلکہ خدا کا ان پر حق ہے۔ یہ سُنکر کہنے لگی کہ او بے وقوف خاموش ہو جا، خدا کی قسم خدا تو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے نام کی قسمیں کھاتا ہے، اگر محمدؐ کا خدا پر حق نہ ہوتا تو وہ محمدؐ کے نام کی قسم کیوں کھاتا۔ میں نے کہا یہ بات

کہاں لکھی ہوئی ہے، اس نے کہا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمدؐ! تیری زندگی کی قسم وہ لوگ اپنے نشے میں سرگرداں ہیں. عُمر کے معنی کلام عرب میں زندگی کے ہیں۔ ——— میں حج کر کے واپس آیا وہ عورت اس جگہ موجود تھی، اس کی بینائی ٹھیک ہو چکی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اے لوگو! علیؑ کو دوست رکھو تاکہ آگ سے نجات پاؤ. میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ آپ وہی عورت ہیں جو کل نابینا تھی اور کہتی تھی کہ پروردگار محمدؐ اور آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی واپس کر دے، کہنے لگی ہاں وہی عورت ہوں، میں نے کہا ذرا اپنا واقعہ تو سنائیے، کہنے لگیں مجھے اور تو کوئی پتہ نہیں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو دیکھا ہے، میں نے جواب دیا، میں نے نہیں دیکھا صرف اُن سے دل سے محبت کرتی ہوں اس دوران میں ایک اور آدمی آگیا جو دو اور آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے تھا۔ اس نے کہا اس عورت کے پاس تُو کیوں ٹھہرا ہوا ہے اس نے کہا یہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ میری بینائی واپس کر دے، اس نے کہا پھر اس کے لئے رب سے دُعا کر، اس نے دُعا کی اور میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا، بس میں ٹھیک ہو گئی، میں نے پوچھا آپ کون لوگ ہیں؟ فرمایا میں محمدؐ ہوں اور یہ علیؑ ہیں۔ خدا نے تیری بینائی واپس کر دی ہے، اس جگہ بیٹھی رہ جو یہاں سے گزرے اُس سے کہتی رہنا کہ علیؑ سے محبت کرنا دوزخ سے نجات کا باعث ہے:

عن زید بن علیؑ إذا قام القائم من آل محمدؐ يقول يا ايها الناس نحن الذين وعدكم الله في كتابه الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة وامروا

بالمعروف ونھوا عن المنکر واللہ عاقبۃ الامور

"زید بن علیؑ سے روایت ہے کہ جب قائمؑ آلِ محمدؐ تشریف
لائیں گے تو فرمائیں گے، اے لوگو! ہم وہ لوگ ہیں، جسکا وعدہ خدا نے
اپنی کتاب میں کیا ہے (آپ اس آیت کو پڑھیں گے، جسکا ترجمہ پہلے
گزر چکا ہے)۔

سورۃ المؤمنون

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

عَنْ اَبِی الجارود قَالَ سَأَلت اَبَا جَعْفَرٍ (ع) عَنْ قَوْلِ اللہِ
سُبحانہٗ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی
رَبِّھِمْ رَاجِعُوْنَ یَقُوْلُ یُعْطُوْنَ مَا اَعْطَوْا وَقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ
اُولٰئِکَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَھُمْ لَھَا سَابِقُوْنَ علی
بن ابی طالب (ع) لم یسبقہ۔

ابو جارود کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس
آیت کا مطلب پوچھا۔ ــــــ " وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے
ہیں۔ اس حال میں کہ ان کے دل اس سے ڈرے ہوئے ہوتے
ہیں کہ ہم اپنے پروردگار کی حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں" ــــــ
فرمایا۔ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں
وہی نیکیوں میں جلدی کیا کرتے ہیں۔ وہی ان میں سب سے زیادہ بڑھ جانے
والے ہیں۔ اس سے مراد علیؑ ہیں، آپ سے نیکی میں کسی نے سبقت

نہیں کی۔

عَنْ اَبِی الجَارُودِ فِی تَفسِیرِ قَولِ اللّٰہِ سُبحَانَہٗ وَالَّذِینَ ھُم مِن خَشیَۃِ رَبِّھِم لَا یُشرِکُونَ وَالَّذِینَ یُؤتُونَ مَا اٰتَوا وَقُلُوبُھُم وَجِلَۃٌ اَنَّھُم اِلیٰ رَبِّھِم رَاجِعُونَ اُولٰئِکَ یُسَارِعُونَ فِی الخَیرَاتِ وَھُم لَھَا سَابِقُونَ نَزَلَت فِی عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِب (ع)

ابوجارود نے اس آیت کی تفسیر میں کہا۔ جو لوگ خدا سے ڈرنے والے ہیں۔ اور وہ جو خدا کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو خدا کا کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور وہ لوگ جو دیتے ہیں۔ جو کچھ بھی دیتے ہیں اس حال میں ان کے دل ڈرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ہم خدا کی حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں۔ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں، وہی سب سے بڑھ جانے والے ہیں، یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الخُدرِی قَالَ فِی قَولِہٖ ھَب لَنَا مِن اَزوَاجِنَا وَذُرِّیَّتِنَا قُرَّۃَ اَعیُنٍ وَاجعَلنَا لِلمُتَّقِینَ اِمَامًا قَالَ عَلِی بنِ اَبِی طَالِب (ع) وَقَالَ النَّبِیُّ (ص)

نبی علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا ———

آنحضرتؐ —— ازواجنا سے کون مراد ہے؟

جبرائیل —— خدیجہؓ

آنحضرتؐ —— ومن ذریتنا، ہماری اولاد سے کون مراد ہے؟

جبرائیل —— فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

آنحضرتؐ —— ومن قرۃ اعین آنکھوں کی ٹھنڈک سے کون مراد ہیں۔

جبرائیل —— حسنؑ اور حسینؑ

آنحضرتؐ ـــــ واجعلنا للمتقین اماما۔ پرہیزگاروں کا امام بنانے سے کون مراد ہے۔

جبرائیلؑ ـــــ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔

جابر ابن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ جبرائیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت اختلاف میں پڑ جائیگی، خدا نے نبیؐ کی طرف وحی کی ـــــ

قُلْ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

کہدو، اے میرے رب جس عذاب کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے وہ مجھے دکھلا دے، مجھے نافرمان لوگوں کے پاس نہ رکھیو"۔

جابرؓ نے کہا کہ ظالمین سے مراد جمل والے ہیں، جب آنحضرتؐ نے یہ کہا تو خدا نے آپ پر یہ آیت نازل کی ـــــ

وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ

ضرور ہم اس بات پر قدرت رکھتے ہیں، جس بات کا اُن سے وعدہ کیا ہے وہ تمہیں دکھلا دیں (ان پر تمہاری موجودگی میں عذاب نازل کریں گے)

جابرؓ کا بیان ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرتؐ کو اس بات کا شک نہ رہا، یہ بات انہیں ضرور دکھلائی جائے گی،

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نبی کریمؐ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا، منیٰ کے مقام پر آنحضرتؐ نے حمد و ثنا کے بعد کہا ـــــ

"اے لوگو! کیا میں نے تم کو تبلیغ نہیں کی۔

انہوں نے کہا ـــــ ہاں تبلیغ کی ہے۔

فرمایا ـــــ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے، ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ گے

اگر تم نے یہ کام کیا تو مجھے ایک ایسے گروہ میں پاؤ گے، جو تمہارے چہروں پر تلوار ماریں گے ——— آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوتے فرمایا، وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں خدا نے یہ آیت نازل کی۔

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ
وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ۔

اگر ہم تم کو لیجائیں گے، تو ہم اُن سے بھی ضرور ہی بدلہ لینے والے ہیں یا ہم تم کو وہ دکھلادیں گے جسکا ہم نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ان پر پورا پورا اختیار رکھنے والے ہیں

یہ آیت واقعہ جمل کے متعلق ہے۔

صادق آل محمد علیہم السلام نے آیت ———

يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

"اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ۔"

کی تفسیر میں فرمایا، اس سے رزق حلال مراد ہیں۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، وہ سیدھے راستہ سے منحرف ہیں۔

علی علیہ السلام نے فرمایا وہ میری ولایت سے منحرف ہوجاتے ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری حج کے موقع پر منیٰ میں ارشاد فرمایا، ایک یا دو آدمیوں نے یہ بات رسول اللہؐ سے سُنی فرمایا ——— "میرے بعد کافر ہوجانا، جس میں ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے پھرو۔ خدا کی قسم یہ کام تم ضرور کروگے، اگر تم نے یہ کام کیا تو تم مجھے ایک ایسے گروہ میں پاؤ گے، جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ وہ علیؑ بن ابی طالب ہوں گے

یہ آیت نازل ہوئی۔ ———

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
وَاِنَّا عَلٰۤی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُھُمْ لَقٰدِرُوْنَ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سورۃ النّور

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ
یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ
یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ
یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

" اللہ آسمانوں کو اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، اس کے نور کی مثال اس روشندان کی ہے، جس میں ایک زبردست چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو۔ وہ قندیل ایسی ہو جیسے ایک چمکتا ہوا تارا زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن ہو، جو شرقی ہے نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خودبخود روشن ہو جائے، گو آگ اس کو نہ چھوئے، وہ نور بالائے نور ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے "

امام محمد باقر علیہ السّلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ۔ خدا کے نور کی مثال اس طرح ہے، جس طرح چراغ فانوس میں ہو فرمایا فانوس سے مراد علم ہے جو نبیؐ کے سینہ میں ہے فِیْ زُجَاجَۃٍ

شیشے میں کے شیشے سے نبیؐ کا سینہ مراد ہے، نبیؐ کے سینے سے علم علیؑ کے سینہ میں رسولؐ کی تعلیم سے منتقل ہوا۔

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ تُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

وہ قندیل ایسی ہو جیسا چمکتا ہوا تارا۔ زیتون کے مبارک درخت سے روشن ہو ——— اس سے نور العلم مراد ہے، جو نہ شرقی ہے اور نہ ہی غربی، یعنی نہ نصرانیت ہے اور نہ ہی یہودیت۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے، آگ اس کو نہ چھوئے وہ نور بالائے نور ہے۔ ——— فرمایا آلِ محمدؐ کا علم سوال کرنے سے پہلے بولنے لگ جاتا ہے،

صادق آلِ محمد علیہ السلام نے اس آیت کی یوں تفسیر فرمائی ———.

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ سے مراد امام حسنؑ ہیں، فِی زجاجۃ سے حسینؑ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاطمہؑ ہیں، جو کائنات کی عورتوں میں کوکب دری ہیں توقد من شجرۃ مبارکۃ سے مراد ابراہیمؑ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ سے مراد یہودیت اور نصرانیت کی نفی ہے، يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ سے مراد ہے کہ درخت مبارکہ سے علم کا چشمہ پھوٹتا ہے۔

ابنِ عباس نے کہا کہ ———

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ الی اخرہ

اللہ نے وعدہ کیا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔

یہ آیت آلِ محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے (زمین کے اصل وارث محمدؐ و آلِ محمدؐ ہیں۔

ابن عباس نے کہا یہ آیت علیؑ کی شان میں اتری ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اور اس کی (مخالفت سے)
پس ایسے لوگ ہی تو کامیاب ہونے والے ہیں۔"

امام محمدؑ باقر علیہ السّلام نے فرمایا حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، جہاں تک بات ہم تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ ——— اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ میں نور سے مراد محمدؐ ہیں۔ کمشکوٰۃ، مشکوٰۃ نبیؐ کا سینہ ہے فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ مِصْبَاحٌ سے مراد علم ہے، فِيْ زُجَاجَةٍ سے مراد امیر المومنینؑ ہیں علم رسول اللہ (ص) عِنْدَهٗ رسول کا علم علیؑ کے پاس ہے۔ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ سے یہودیت اور نصرانیت کی نفی مراد ہے، يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ يَكَادُ ذٰلِكَ الْعِلْمُ يَتَكَلَّمُ فِيْكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْطِقَ بِهِ الرَّجُلُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ——— ممکن ہے وہ علم کسی شخص کے بولنے سے پہلے تم میں بولنے لگ جائے اگر آگ اس کو نہ چھوئے تو وہ نورِ علیؑ کا نور ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ
فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔

(یہ چراغ) ایسے گھر میں ہے، جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے، ان میں صبح و شام اس کی پاکیزگی ایسے لوگ بیان کرتے ہیں۔

لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

، جن کو تجارت اور بیع ذکرِ خدا سے نہیں روکتی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ——— ھِیَ بُیُوتُ الْاَنْبِیَاءِ وَبَیْتُ عَلِیٍّ مِنْھَا گھروں سے مراد انبیاء کے گھر اور علیؑ کا گھر ان میں شامل ہے،

حسین بن عبداللہ بن جندب سے روایت ہے کہ میرے باپ نے علی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا ——— میں کمزور، عاجز اور بوڑھا ہو چکا ہوں۔ میرے جسم کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے ہیں، مجھے ایسا کلام تعلیم فرمائیے جو مجھے رب سے قریب کر دے، میرے علم اور فہم میں اضافہ کرے۔

علی علیہ السلام نے خط لکھا کہ اس کو پڑھو اور سمجھو اس میں شفا طلب کرنے والے کے لئے شفا اور ہدایت طلب کرنے والے کے لئے ہدایت ہے۔ خدا کا ذکر زیادہ کیا کرو

خط یہ ہے:- ———

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ——— اس خط کو صفوان اور آدم کو بھی پڑھ کر سنانا۔ (ابوطاہر نے کہا آدم صفوان کا ساتھی تھا) علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا ——— خدا کی زمین میں محمدؐ امین تھے۔ آپ کے انتقال کے بعد ہم اہل بیت خدا کی زمین میں امین ہیں۔ علم بلایا، منایا، انساب عرب اور مولد الاسلام کا علم ہم لوگوں کے پاس ہے۔ جب ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت کو جان جاتے ہیں۔ کہ مومن ہے یا منافق۔ ہمارے شیعوں کے نام ہمارے پاس ان کی ولدیت کیساتھ تحریر ہیں۔ خدا نے ہم سے اور ان سے وعدہ لیا تھا۔ جہاں ہم جائیں گے، وہاں وہ جائیں گے ابراہیم خلیلؑ کے مذہب پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں۔ قیامت کے روز ہم اپنے نبیؐ کے حجزے کو تھامے ہوں گے، ہمارے نبیؐ خدا کے حجزے کو پکڑے ہوں گے، حجزہ نور کا بنا ہوا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو

پکڑے ہوں گے۔ جس نے ہم کو چھوڑا ہلاک ہوا۔ ہماری اتباع کرنے والا نجات پاگیا۔ ہمیں چھوڑنے والا اور ہم سے جھگڑا کرنے والا کافر ہے، ہمارے شیعہ، ہماری ولایت کے تابع مومن ہیں۔ کافر ہمیں دوست نہیں رکھے گا، مومن ہم سے بغض نہیں کرے گا۔ جو شخص ہماری محبت میں مرگیا۔ خدا پر فرض ہے کہ اس کو ہمارے ساتھ اُٹھائے۔ جو ہمارا اتباع کرے ہم اس کے لئے نور ہیں جو ہمارا اقتدار کرے اُس کے لئے بھی نور ہیں۔ جو ہم سے پھر گیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو ہم میں سے نہیں ہے اُس کا اسلام لانا بے کار ہے خدا نے دین کو ہم سے شروع کیا اور ہم پر ختم کرے گا۔ ہماری وجہ سے خدا تمہیں زمین کی خوراک کھلاتا ہے۔ ہماری وجہ سے بارش برساتا ہے، ہماری وجہ سے تمہیں سمندر میں غرق ہونے اور زمین میں دھنس جانے سے بچاتا ہے تمہیں زندگی میں، قبر میں، محشر میں، پُل صراط سے گزرتے وقت، میزان کے وقت اور جنت میں داخل ہوتے وقت ہماری وجہ سے فائدہ دے گا۔

ہماری مثل کتاب خدا میں مشکوٰۃ جیسی ہے۔ مشکوٰۃ قندیل کو کہتے ہیں، ہم مشکوٰۃ ہیں۔ جس میں چراغ ہے۔ چراغ محمدؐ ہیں چراغ شیشے میں ہے۔ وہ شیشہ ہم ہیں۔ گویا کہ وہ شیشہ چمکتا ہوا موتی ہے۔ جو درخت مبارک سے روشن کیا گیا ہے۔ جو نہ شرقی ہے نہ غربی، یعنی نہ منکر ہے اور نہ ہی مدعی قریب ہے کہ اس کا تیل یعنی نور روشن ہو وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ گرچہ اس کو آگ نہ چھوئے۔ قرآن کا نور نور پر نور ہے۔ اس نور کی جس کو چاہتا ہے خدا ہدایت دیتا ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ جس کو ہماری ولایت کی ہدایت دیتا ہے۔ پھر خدا پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہمارے دوست کو روشن چہرے والا بنا کر قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ہمارا دشمن قیامت

ہیں سیاہ چہرے کیساتھ محشور ہوگا۔ ہمارے دوست کو خدا انبیاءؑ، صدیقینؑ، شہداءؑ، اور صالحینؑ کا ساتھی بنائے گا۔ یہ لوگ اچھے ساتھی ہوں گے۔ خدا ہمارے دشمنوں کو شیاطین اور کافروں کا ساتھی بنائے گا، یہ بُرے ساتھی ہوں گے۔ ہمارے شہید کو اور شہداء پر دس درجے زیادہ فضیلت ہے، ہمارے شیعہ شہید کو ہمارے غیر شیعہ شہید پر سات درجے فضیلت ہے۔ ہم نجباء ہیں افراطِ انبیاءؑ اور اولادِ اوصیاءؑ ہیں، خلفاء زمین ہیں، خدا کے نزدیک اور لوگوں سے افضل ہیں، کتابِ خدا میں ہمارا خاص مقام ہے، خدا کے دین میں ہمارا مقام ممتاز ہے، ہم سے خدا نے دین کی ابتداء کی کہا ——— اے محمدؐ! ہم نے دین کو شروع کیا، جس کی نوحؑ کو وصیت کی اور تمہیں اس کی وحی کی۔ جس طرح ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور یعقوبؑ کو وصیت کی ہے ——— ہمیں دین کی تعلیم دی گئی۔ ہم نے اس کو لوگوں تک پہنچایا۔ انبیاءؑ کا علم ہمیں ودیعت کیا گیا، انبیاءؑ کے وارث ہم ہیں۔ صاحبانِ علم کی اولاد ہم ہیں ——— اے آلِ محمدؐ! دین کو قائم کرو، اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اپنی جماعت کیساتھ رہو۔ یہ بات مشرکین کو ناگوار گزرتی ہے وہ مشرک جو علیؑ کی ولایت میں کسی غیر کو شریک کرتے ہیں۔ علیؑ کی ولایت کی طرف تم بُلاتے ہو تو یہ بات اُن کو ناگوار لگتی ہے۔ خدا علیؑ کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اسکو ہدایت دیتا ہے جو اس سے رجوع کرتا ہے۔"

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیلؑ نے آگاہ کیا ہے" کہ تم خدا کے نور سے، علیؑ تیرے نور سے اور اُمت علیؑ کے نور سے پُل صراط عبور کرے گی، علیؑ کا نور تیرے نور سے ہے۔ خدا نے علیؑ کے نور کیساتھ

کوئی اور نور نہیں بنایا، اس کے نور کا کیا کہنا:

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جندب نے علی بن ابی طالبؑ کی طرف خط لکھا کہ میں کمزور ہو چکا ہوں، مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے، جس سے میں مضبوط ہو جاؤں۔ ———— حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسنؑ کو خط تحریر کرنے کا حکم دیا۔ امام حسنؑ نے یوں خط لکھا ————

إن محمداً كان امين الله في ارضه فلما قبض محمدٌ (ص) كنا اهل بيته غل امنا اللهِ في ارضه عندنا علم المنايا والبلايا وانا لنعرف الرجل إذا رايناه بحقيقة الايمان وحقيقة النفاقِ وإنَّ شيعتنا لمعروفونَ باسمائهم وانسابهم۔

" محمدؐ زمین میں اللہ کے امین ہیں آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کے اہلِ بیت امنا اللہ ہیں، موت کا علم، مصائب واقع ہونے کا علم ہمارے پاس موجود ہے، آدمی کو دیکھتے ہی ہم پہچان جاتے ہیں۔ کہ یہ مومن ہے یا منافق ہے، ہمارے شیعہ نسب اور نام سے مشہور ہیں، ہم سے اور ان سے خدا نے میثاق لیا ہے، جہاں ہم وارد ہونگے یا ٹھہریں گے۔ وہاں وہ وارد ہونگے ٹھہریں گے۔ لیس علیٰ ملۃ ابینا ابراھیم غیرنا وغیرھم ہمارے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں انا یوم القیامۃ اخذین بحجزۃِ نبینا قیامت کے دن ہم نبیؐ کے حجزہ کو ہمارے نبیؐ اپنے رب کے حجزہ کو (حجزہ نور کو کہتے ہیں) ہمارے شیعہ ہمارے حجزہ کو پکڑے ہوتے ہوں گے جو ہم سے الگ ہوا، ہلاک ہوا، جس نے اتباع کی وہ ساتھ رہا، ہماری ولایت کا چھوڑنے والا کافر، ہماری ولایت

کا پیرو مومن، کافر ہم سے دوستی نہیں کرے گا۔ مومن ہم سے بغض نہیں کر سکے گا۔ جو ہماری محبت میں مرا، اللہ اس کو ہمارے ساتھ اُٹھائے گا۔ ہم نور ہیں جس نے ہماری اقتدار کی، جس نے ہمارا اتباع کیا، اس کے لئے ہدایت، ہمارا منکر ہم سے نہیں، جو ہم سے نہیں اس میں اسلام کا شائبہ تک نہیں۔ ہمارے آنے سے دین جاری ہوا۔ ہمارے نہ رہنے سے ختم ہو جائے گا۔ ہماری وجہ سے زمین کی نعمتیں کھاتے ہو۔ ہماری وجہ سے دُنیا میں، محشر میں، قبر میں، پُل صراط پر۔ اعمال کے میزان کے وقت، اور جنت کے وارد ہونے کے وقت کامیاب ہو گے۔ کتاب خدا میں ہماری مثال مشکوٰۃ سی ہے۔ مشکوٰۃ قندیل کو کہتے ہیں۔ ہم مشکوٰۃ ہیں۔ ہمارے اندر مصباح رکھی ہوئی ہے۔ مصباح (چراغ) محمدؐ ہیں۔ مصباح شیشے کے اندر ہیں۔ ہم شیشہ ہیں۔ شیشہ چمکتا ہوا موتی ہے۔ جو مبارک درخت سے جلایا گیا ہے۔ مبارک درخت علیؑ ہیں جو نہ مشرقی نہ مغربی مشہور و معروف ہیں۔ نہ یہودیت اور نہ نصرانیت کے قریب ہے۔ تیل اس کو روشن کرے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ اگرچہ آگ اس کو نہ چھوئے۔ نورٌ بالائے نور ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ خدا قیامت میں ہمارے دوست کو چمکتے ہوئے چہرے کیساتھ لائے گا۔ اس کی برہان بڑی ہے اور خدا کے نزدیک حجت بھی۔ ہمارا دوست، انبیاءؑ، شہداءؑ اور صالحینؑ کا اچھا ساتھی ہو گا ہمارے دشمن اور منکر کو شیاطین اور کافروں کا ساتھی بنائے گا۔ یہ بُرے ساتھی ہوں گے۔ ہمارا شہید اور شہداء سے دس درجے، ہمارا شیعہ شہید اور شہداء سے سات درجے افضل ہو گا۔ ہم نجباء، افراط انبیاءؑ، ہم زمین پر خلفاء، کتاب خدا میں مخصوص، خدا کے نبیؐ کے نزدیک اور لوگوں سے افضل دُنیا

ہیں ہم آئے تو دین کا سلسلہ شروع ہوا۔ کتاب خدا میں ہے شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَفَرَّقُوْا ——— تمہارے لئے دین جاری کیا جس کی نوحؑ کو وصیت کی اور تمہیں وحی کی۔ اور ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی کہ دین کو قائم رکھنا۔ اس میں اختلاف نہ کرنا۔ کُوْنوا علیٰ جماعۃِ محمد (ص) کبر علی المشرکین۔ محمدؐ کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ مشرکین کو یہ بات ناگوار لگی۔

سُورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

"وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اپنی ازواج کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت کر۔ ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا دے"

ابان بن تغلب کہتا ہے کہ میں نے اس آیت کے بارے میں صادقؑ آلِ محمدؐ سے پوچھا فرمایا۔ اس سے مراد ہم اہلِ بیت ہیں۔

اس آیت کے بارے میں ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلؑ سے پوچھا: ———

آنحضرتؐ —— یا جبرائیل ازواج سے کون مراد ہے!
جبرائیلؑ —— خدیجہؓ
آنحضرتؐ —— ذرّیت اولاد سے!
جبرائیلؑ —— فاطمہؑ
آنحضرتؐ —— قرۃ العین، آنکھ کی ٹھنڈک سے!
جبرائیلؑ —— حسنؑ اور حسینؑ۔
آنحضرتؐ —— مجھے متّقین کا امام بنائے!
جبرائیلؑ —— علی ابن ابی طالب علیہ السلام

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ
عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ اَنْ ثَبَّتْنَاكَ
لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا۔ بنی اسرائیل پ۱۵ ع۸

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر علی بن ابی طالب علیہ السلام میں پوری ہے۔ —— (اے محمدؐ) تمہیں اس بات سے روک دیں، جس کی تم سے علیؑ کے بارے میں وحی کی ہے۔ خدا نے رسولؐ کو علیؑ کی ولایت کا اعلان کرنے کا حکم دیا تھا۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام عن ابیہ عن آبائہ (ع)
قال قال رسول اللہ (ص) یا علیؑ انت وشیعتک علی
الحوض تسقون من امیتم و تمنعون من کرھتم وانتم الآمنون
یوم الفزع الاکبر فی ظل العرش یفزع الناس ولا تفزعون
ویحزن الناس ولا تحزنون وفیکم نزلت ھذہ
الآیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ

www.shiat-e-mustaqeem.net

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ تُوْعَدُوْنَ وَھِیَ ثَلَاثُ آیَاتٍ یاعَلِیُّ انت وشِیعَتکَ لطلبون فی الموقف وانتم فی الجنان متنعمون۔

ابوعبداللہ علیہ السلام اپنے باپ سے اور وہ اپنے ابائے طاہرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ حوضِ کوثر پر ہوں گے۔ جس سے محبت کرو گے اس کو پانی پلاؤ گے اور جس سے نفرت کرو گے اس کو پانی نہیں دو گے (قیامت کے) دن بڑے خوف سے امن میں ہو گے۔ عرش کے سایہ میں ہو گے، لوگ خوف زدہ ہوں گے تمہیں کوئی خوف نہیں ہو گا۔ لوگ غمگین ہوں گے، تم کو کوئی غم نہیں ہو گا۔ تمہارے حق میں یہ آیت نازل ہوئی —— جن لوگوں کے حق میں ہماری طرف سے نیکی پہلے مقدر ہو چکی ہے وہ برائی سے بہت دور ہیں —— اے علیؑ! تمہیں اور تمہارے شیعوں کو موقف میں تلاش کیا جائے گا۔ اور تم لوگ جنتوں میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہو گے۔

عن ابی جعفر (ع) قال سمعت ابی لیقول نزل جبرائیل علی النبی (ص) بھذہ الایۃ ھکذا قال اَلظّٰالِمُوْنَ آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے سنا کہ جبرائیل اس آیت کو اس طرح لیکر نازل ہوئے۔ جو لوگ آلِ محمدؐ کا حق کھا گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم مسحور آدمی کا اتباع کرتے ہو۔ دیکھو تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں، گمراہ ہو گئے۔ راستے پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یعنی علیؑ کی ولایت قبول نہیں کرتے، راستہ سے

مراد علیؑ ہیں۔

سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؑ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جب سلمانؓ نے علیؑ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا ——— "مجھے رسول اللہؐ نے خود اس بات سے آگاہ کیا تھا، فرمایا تھا — اے علیؑ! خدا نے تمہیں علم، حلم اور غرفہ سے مخصوص کیا ہے۔ خداوندِ عالم نے کہا ———

أُوْلٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۔

——— "ان ہی کو ان کے صبر کرنے کے معاوضے میں اونچا مقام دیا جائیگا اور اس میں ہر طرف سے ان کو مبارک باد دی جائیگی اور سلام کیا جائے گا"۔

خدا کی قسم! یہ ایسا غرفہ بالاخانہ ہے، جس میں اب تک کوئی داخل نہیں ہوا اور نہ آئندہ کبھی کوئی اس میں داخل ہوگا۔ حتیٰ کہ آپ خدا کے حضورؐ میں جائیں گے، ستر ہزار فرشتے روزانہ اس غرفہ کی اصلاح اور مرمت میں لگے رہتے ہیں، تم اس میں داخل ہوگے، پھر تمہارے اہل بیتؑ داخل ہوں گے۔ اے علیؑ! اس میں ایک سونے کی چارپائی ہے، وہ اس قدر خوب صورت ہے کہ آج تک کسی فرشتے نے اس کی طرف نظر نہیں کی، وہ صرف تمہارے بیٹھنے کے لئے ہے یا علیؑ! جب آپ اس نور کی چارپائی پر بیٹھ جائیں گے۔ تو خداوندِ عالم تمام فرشتوں کو جمع کرے گا۔ وہ تمہیں خدا کی طرف سے سلام کہیں گے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا۔

ابن عباس نے اس کی تفسیر میں کہا کہ خدا نے ایک سفید نطفہ پیدا کیا، جسے صلب آدمؑ میں رکھا، وہاں سے صلب شیثؑ میں پھر انوشؑ میں، انوشؑ سے قینان میں منتقل کیا۔ لگاتار وہ اصلاب کریمہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ خداوند کریم نے اس

کو صلب عبد المطلب میں دو ٹکڑے کر دیا۔ نصف صلب عبداللہ میں نصف صلب ابوطالب میں قرار دیا، عبداللہ سے محمدؐ اور ابوطالب سے علیؑ پیدا ہوئے، یہی اس آیت کا مطلب ہے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا

"وہ وہی ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اس کو بیٹا (بیٹی اور بہو) داماد بنایا"

فاطمہؑ بنت محمدؐ کا عقد خدا نے علیؑ سے کیا۔ علیؑ محمدؐ سے ہیں اور محمدؐ علیؑ سے ہیں فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ نسب ہیں اور علیؑ صہر داماد ہیں۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیت ————

الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

وہ لوگ جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں ———— حَسُنَتْ مُقَامًا

تک تیرہ آیات ہیں ———— کی تفسیر میں فرمایا، وہ اوصیا ہیں جو آرام سے زمین پر چلتے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضرت تشریف لانے میں تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔ میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا، اپنی انگلیاں، میری انگلیوں میں پیوست کر دیں۔

امیرالمومنینؑ ———— اے اصبغ

اصبغؓ ———— یا امیرالمومنینؑ حاضر ہوں

امیرالمومنینؑ ———— ہمارا دوست، اللہ کا دوست ہے، جب مرتا ہے تو وہ رفیق اعلیٰ کے پاس چلا جاتا ہے، وہ اس کو نہر سے سیراب کرے گا۔ جسکا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

اصبغؓ ———— یا امیرالمومنین اگرچہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔

امیرالمومنینؑ ہاں! کیا تم نے کتاب خدا کی یہ آیت نہیں پڑھی

اُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ

خدا ان کی برائیاں نیکیوں میں بدل دے گا۔

وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

خدا غفور اور رحیم ہے۔

سُورۃ الشعرا

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے اور شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ــــــــ

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

"ہمارا نہ کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی دل سوز دوست اگر ہم کو واپس جانا ملتا تو مومنوں میں سے ہو جاتے"

خداوند عالم ہمیں اور ہمارے شیعوں کو بزرگی عطا کرے گا (قیامت کے روز) جب ہم کسی کی شفاعت کریں گے۔ تو وہ بھی شفاعت کریں گے۔ جب غیر شیعہ شیعوں کو شفاعت کرتے ہوئے دیکھیں گے تو وہ کہیں گے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ــــــــ

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ

خدا وہ ہے جو تمہیں اس وقت دیکھتا رہا ہے۔ جب تم نبوت پر قائم ہوئے سجدہ کرنے والوں (صلب و رحم) میں تمہارے منتقل ہونے کو (بھی دیکھتا رہا ہے): ——— یعنی انبیاء کے اصلاب میں، ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی صلب میں منتقل ہوتے دیکھتا رہا۔

علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت ———

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

"اپنے بہت قریب کے کنبے والوں کو ڈراؤ اور مومنین میں سے جو تمہارے پیرو ہیں، ان سے تواضع پیش آؤ:"

رسول اللہ پر نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا ——— میں نے سوچا کہ اگر میں یہ کام کروں تو میری قوم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوگی۔ یہ دیکھکر میں خاموش رہا۔ جبرائیل نازل ہوئے اور کہا ———

"اگر تم نے خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی تو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا:"

علی علیہ السّلام نے فرمایا، مجھے رسول اللہ نے بلایا، فرمایا کہ ——— مجھے خدا نے حکم دیا ہے، کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ میں اس لئے خاموش رہا کہ اس کا جواب تلخ ملے گا۔ آخر کار جبرائیلؑ نے آکر کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر یہ کام نہ کیا تو وہ تمہیں عذاب دے گا۔

علی علیہ السلام نے فرمایا ——— مجھے رسول اللہ نے بلایا اور کہا کہ ——— خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ میں نے پوچھا، اگر میں نے ان کو (اسلام کی) دعوت دی تو ان سے ناگوار باتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اس